سے کہنے لگا۔ بنی اسرائیل کا ایک گروہ اوس کے ساتھ ہوگیا اللہ جل شانہٗ کے حکم سے زمین
پہٹ گئی اور کل مخالفین موسیٰؑ اوس مین دہنس گئے۔ بعدہٗ بنی اسرائیل نے دشمنون
کے طرف بڑہنے کا قصد کیا موسیٰؑ نے اونکو روکا مگر وہ اپنے ارادہ سے باز نہ آئے عمالقہ
کے پہاڑون پر چڑہ گئے۔ فریقین مین لڑائی ہوئی انہون نے اونکو قتل کیا، ہزیمت دی
موسیٰؑ بنی اسرائیل کے لئے استغفار کرتے رہے۔ پھر ملک ادوم سے ارض مقدسہ مین
جانیکی اوسی کے ملک سے ہوکر اجازت طلب کی اوس نے راستہ دینے سے انکار کیا
اور ارض مقدسہ تک نہ جانے دیا بعد ازان ہارونؑ کا ایکسو تیئس برس کی عمر مین یوم خروج
مصر سے چالیسوین برس مین انتقال ہوا۔ بنی اسرائیل کو انکے انتقال کا سخت صدمہ ہوا
کیونکہ ہارونؑ انپر کمال عنایت کرتے تھے اور انسے بہت محبت رکھتے تھے۔ ہارونؑ کے
انتقال کے بعد انکے لڑکے عیزار اون کے قایمقام ہوئے۔

پھر بنی اسرائیل۔ کنعانیون کے بعض ملوک سے ہم نبرد ہوئے اور اونکو سخت ہزیمت

بنی اسرائیل کے سردارون سے افضل کہتے ہو نہ تمنے ہمکو انگور کے باغ اور سبز کہیت میراث
مین دیدیا اور نہ ہمکو وہان لانے کہ جہان شہد اور دودھ کا دریا بہتا ہو تم ہمکو اوس زمین سے نکال لائے
ہو جہان دودھ اور شہد کا دریا بہتا تھا (یعنی مصر سے) تاکہ اس بیابان مین ہم سب کو ہلاک کر ڈالو اور
اوس پر طرہ یہ ہے کہ اپنے کو افضل بھی کہتے ہو (توریت)

سلہ بعد انتقال ہارونؑ۔ بنی اسرائیل یہ رنگ لائے اور یہ کہنے لگے کہ موسیٰؑ نے اپنے بھائی ہارونؑ
کو رشک کی وجہ سے مار ڈالا ہے موسیٰؑ کو یہ سنکر سخت رنج و غصہ پیدا ہوا آپ نے جناب باری سے
التجا کی۔ خدا نے آپ کی دعا قبول فرمائی ہارونؑ کا تابوت مابین السماء والارض دکہائی دیا۔ ہارونؑ
بحکم خدا متکلم ہوئے کہ مجھ کو موسیٰؑ نے نہین مارا مین اپنے موت سے مرا ہون
تب کہین بنی اسرائیل نے موسیٰؑ کی جان چھوڑی اور اُن کی تصدیق کی
(ابن اثیر)

سـباب اور کچھ اونکے ساتھ حالوٹ لیا او سیحون بادشاہ عموریین

ــ ـمان سے ہو کر اوس مقدس جا کی اجازت طلب کی سیحون سے اس سے

ر اپنی قوم کو مجتمع کرکے بنی اسرائیل سے لڑا بنی اسرائیل نے اوس کو بھی

ــ کے ملک پر حد و د بنی عمون تک قبضہ کر لیا اور وہین جا اُترے یہ

ــ سے انپر کسی زمانہ مین سیحون متصرف ہو گیا تھا۔ بعد ازان یہ لوگ کنعان

ـسے ایک سرپر اور وہ شخص عوج[1] بن عوق اور اوس کی قوم سے لڑے اُوسکو اور اوس کی

اولاد کو قتل کر ڈالا اور اُسکے ممالک کے اُردن سے اطراف اریحا تک آپ وارث و مالک

ہوـــ بادشاہ بنی مواب ان واقعات کو سُن سُن کر بنی اسرائیل سے اس درجہ خائف

ہوا کہ اُس نے بنی مدین سے مدد طلب کی اور اونکو اپنا معین و حامی بنا کر بلعام بن باعور

سے دعا کا خواستگار ہوا بلعام[2] بن باعور ایک زاہد اور مستجاب الدعوات اور معبر احلام

---

[1] عوج بن عوق یا عنق اس قدر طویل القامت تھا کہ موسیٰ کا قد دس گز کا تھا اور اسی قدر انکا عصا تھا اور اسی قدر آپ نے جست کیا تب کہین عوج کے پنڈلیون پر چوٹ آئی اور وہ گر پڑا اسکی عمر تین ہزار برس بیان کی جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

[2] بلعام بن باعور حضرت لوطؑ کے اولاد سے تھا اس نے پہلے دن بنی اسرائیل پر بد دعا کرنے کے بارہ مین استخارہ کیا ممانعت آئی دوسرے دن اُمرا بنی مواب کے کہنے سے استخارہ کیا کچھ جواب نہ آیا اُسنے بنی مواب کی التجا قبول کرنے سے انکار کر دیا بنی مواب اوسکی بی بی کے پاس گئے اور اوسکو کچھ دیکر اوس کے ذریعہ سے بلعام بن باعور کو مجبور کرایا۔ یہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر چلا اس کا گدھا راستہ مین تین چار بیٹھ بیٹھ گیا۔ مجبور ہو کر اس نے گدھا چھوڑ دیا اور پیادہ اونکے ساتھ بنی اسرائیل کا لشکرگاہ دیکھنے کو گیا جب دعاء بد کرنیکا ارادہ کرتا تھا اوسکی زبان مین لکنت آجاتی تھی دو بار ایسا ہی تیسری بار اوسکی زبان سینہ تک لٹک آئی۔ تب بلعام بن باعور نے کہا کہ مجھ سے دنیا اور آخرت دونون گئی اب سوائے مکر اور حیلہ کے کچھ نہین ہے اس کے بعد اس نے بنی مواب کو یہ رائے دی کہ وہ اپنی عورتون کو

(خوابون کا تعبیر بیان کرنیوالا) تھا بلاد بنی عمون و بنی مواب رہتا تھا جسوقت
اس سے باستدعا، بادشاہ مواب دعا کرنے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام دعا
کرنے سے منع کیا مگر بادشاہ بنی مواب کے اصرار سے مجبور ہوکر بادشاہ کے ساتھ بلند
اور اونچے مقام پر چڑھ گیا اوس نے اسکو بنی اسرائیل کا لشکرگاہ دکہایا اوس نے
اونکے لئے دعا کی اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے بول اوٹھا یہ لوگ موصل تک قابض
ہو جائین گے۔ بعدازان ایک گروہ ارض روم سے نکلیگی وہ انپر غالب آئیگی بادشاہ کو

بلعام کے اِن کلمات پر غصہ آیا وہ اپنے شہر کو لوٹ کہڑا ہوا اور بنی اِسرائیل مواب
اور مدین کی لڑکیون کے ساتھ زنا کرنے لگے اللہ جل شانہٗ نے اِنپر اپنا غضب نازل فرمایا
اور اُن مین طاعون کی بیماری پیدا کردی جس سے چوبیس ہزار بنی اسرائیل مرگئے ایک
روز فنحاص بن عیزار بن ہارونؑ ایک بنی اسرائیل کے خیمہ مین گہس گئے وہ بنی مدین کے
ایک عورت کو لئے ہوئے سو رہا تھا فنحاص کو اس قدر غصہ آیا کہ برداشت نہ کرسکے اور
ایک ایسا نیزہ مارا کہ دونون چہد گئے اِس کے بعد بنی اسرائیل سے قہر الٰہی اوٹھ گیا
اور طاعون دفع ہوگیا۔

اِس کے بعد موسیٰؑ اور عیزار (عزیر) بن ہارونؑ کو بنی اسرائیل کے شمار کرنے کا
حکم دیا گیا بعد انقضاء مدت مقررہ چہل سال وفا ہو جانے بنی اسرائیل کے اوس گروہ
کے کہ جسپر ارض مقدسہ مین داخل ہونا حرام کردیا گیا تھا اور نیز بنی مدین پر جنہون نے
کہ بنی مواب کی مدد کی تہی حملہ کرنے کا حکم ہوا۔ موسیٰؑ نے بارہ ہزار بنی اسرائیل کو اسر گردہی

بنی اسرائیل مین خرید فروخت کے لئے بھیجدین اگر ادن مین سے ایک نے بھی انکے ساتھ زنا
کرلیا تو کامیابی کی صورت نکل آئیگی۔ بلعام کی اس رائے کو بادشاہ بنی مواب نے پسند کرلیا
اور اسپر عملدرآمد کیا اسوجہ سے بنی اسرائیل مین زنا پھیلا اور بلعام بن باعور مردود بارگاہ ایزدی
ہوا۔ (ابن اثیر) ؁

فنحاص بن عیزار بنی مدین کیطرف روانہ کیا بنی مدین بھی توڑکر لڑے اور برابر بنی اسرائیل
کے ہر حملے کا جواب دیتے رہے تاآنکہ بنی اسرائیل فتح نصیب ہونے انھون نے
اونکے بادشاہ کو قتل کرڈالا اونکی عورتون کو گرفتار کرلیا اونکے اموال کو باہم تقسیم کرلیا پھر
بنی مدین۔عموریین۔بنی عمون۔بنی مواب کے ممالک چھین لئے اور اونکو تقسیم کرکے اردن
کے کنارے جا اوترے اللہ جل شانہ نے فرمایا "مین نے تمکو اردن سے فرات تک
کا مالک کردیا جیسا کہ تمھارے آباو اجداد سے وعدہ کیا تھا" اور کسی مصلحت سے بنی
اسرائیل کو عیصو کی لڑائی سے منع کردیا اور اونکی شریعت اور احکام اور وصایا کی تکمیل
کرکے موسیٰؑ کو ایک سو بیس برس کی عمر مین اپنے جوار رحمت مین بلا لیا اور یوشعؑ سے یہ

موسیٰؑ کا حلیہ | لہ موسیٰؑ کے بال گھونگھر والے طویل القامت، سریع الغضب تھے ان کی
زبان کے کنارے پر ایک داغ تھا جسکی وجہ سے وہ لکنت کرتے تھے قارون بن یصہر بن قاہث
آپ ہی کے زمانہ مین بلکہ آپ کا چچازاد بھائی تھا۔ یہ بہت بڑا دولتمند تھا اسکے نسبت یہ بیان کیا
جاتا ہے کہ اسکے خزائن کی کنجیان چالیس خچرون پر لادی جاتی تھین۔اس نے کثرت مال وجز
کیوجہ سے بغاوت اختیار کی۔لوگون نے اسکو لاکھ سمجھایا مگر اوس نے ایک نہ مانی موسیٰؑ اوسکے
پاس گئے اور اوس کو زکاۃ دینے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ ہر ہزار دینار مین سے ایک دینار
اور علی ہذا ہر ہزار چیز سے اوس جنس کی ایک چیز زکوۃ نکالنا چاہئے۔قارون نے جب حساب
کیا تو زکوۃ کا مال بیحساب ہوا اوس کو مال کی محبت نے زکواۃ دینے سے روکدیا۔ اور موسیٰؑ کو
زنا کی تہمت لگانے پر آمادہ ہوکر ایک عورت کو تیار کرلیا۔چنانچہ ایک روز جسوقت موسیٰؑ وعظ مین
فرمارہے تھے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائیگا مفتری پر دُرے پڑین گے زانی پر سو دُرے لگائے جائین گے
اور اگر با احصن ہوگا تو سنگسار کیا جائیگا۔قارون یہ سنکر بول اوٹھا کہ اگر تم نے ایسا کیا ہو موسیٰؑ
نے جواب دیا کہ میری بھی یہی سزا ہوگی۔قارون نے یہ سنتے ہی ایک عورت کو بلایا جسکو پہلے سے
تیار کر رکھا تھا۔موسیٰؑ نے اوس عورت سے کہا کہ مین تجھکو قسم دلاتا ہون اوسکی جسنے توریت نازل کی

عہد لیا گیا کہ وہ بنی اسرائیل کے ساتھ ارض مقدسہ مین جائین اور وہین قیام پذیر ہون اور اوس شریعت پر جو کہ اونپر فرض کیگئی ہے عمل کرین۔ موسیٰ بعد تکفین سرزمین مواب کی وادی مین دفن کردئے گئے اونکی قبر کو آجتک کوئی نہین جانتا۔

طبری کہتا ہے کہ موسیٰ نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔ عہد افریدون مین بیس برس اور زمانہ حکومت منوچہر مین ایک سو برس رہے۔ اور بعد از انتقال موسیٰ۔ یوشعؑ۔ اریحا کی طرف بڑھے اور قوم جبارین کو ہزیمت دی اور بلعام بن باعور جباریون کے ساتھ تھا اوس نے یوشعؑ کے لئے بدعا کی مگر درجۂ اجابت کو نہ پہونچے اُلٹے قوم جبارین پر لوٹا دیگئی۔ سدی کہتا ہے کہ بلعام بن باعور۔ بلقاء کا رہنے والا تھا وہ اسم اعظم کو جانتا

کی ہے کیا مین نے تیرے ساتھ وہی کام کیا ہے جو یہ سب کہہ رہے ہین؟ اوس عورت نے کہا نہین! بلکہ انھون نے مجھکو اس بات کے کہنے پر آمادہ کیا تھا۔ موسیٰ کو سخت غصہ آیا اور آپ نے زمین سے فرمایا خذیہم (یعنی انکو لے) زمین پھٹ گئی اور قارون دھنسنے لگا اور بار بار یا موسیٰ ارحمنی یا موسیٰ ارحمنی (اے موسیٰ مجھپر رحم کر) کہتا رہا مگر موسیٰ نے اوس کے کہنے پر خیال نہ کیا اور وہ سب کے سب زمین مین دھنس گئے۔

منجملہ اون عجائب کے کہ جو موسیٰ کے عہد مین واقع ہوئے تھے اور اونکو اللہ جل شانہٗ نے اپنے کلام پاک مین یاد فرمایا ہے۔ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کی ملاقات تھی۔ مورخ ابن خلدون نے شاید شہرت کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا ہے مگر اور مورخین مثلاً طبری وغیرہ نے اس واقعہ کو موسیٰ کے خاتمۂ اخبار پر تحریر کیا ہے۔ بعض مورخ کا یہ خیال ہے کہ جن موسیٰ اور خضر سے ملاقات ہوئی تھی وہ یہ موسیٰ بن عمران نہ تھے بلکہ وہ منسا بن یوسفؑ کی اولاد سے تھے مگر عام طور سے علماء وفقہا ومفسرین صحابہؓ اس کے خلاف بیان فرماتے ہین اور صاف لفظون مین لکھتے ہین کہ موسیٰ بن عمران جنپر توریت نازل ہوئی تھی وہی خضرؑ سے ملے تھے اور انکا قصہ اس طرح پر بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز موسیٰ بنی اسرائیل مین بیٹھے ہوئے وعظ کہہ رہے تھے اثناء وعظ مین ایک شخص نے کہا

تھا کنعانیون نے اوس سے دعا کی خواستگاری کی پہلے تو اوس نے انکار کیا مگر جب
کنعانیون نے زیادہ اصرار کیا تو اوس نے انکی التجا قبول کرلی اور بنی اسرائیل کے
لئے جبل حسبان پر چڑھکر دعا بد کی۔ اللہ جل شانہٗ نے اوس کی بددعا لوٹادی توریت سے
یہ امر معلوم ہوتا ہے کہ بلعام بن باعور زمانہ موسیٰؑ مین تھا اور انھین کے عہد مین مارا گیا
سدی۔ اریحا کی فتح کی کیفیت اس طور سے تحریر کرتا ہے کہ یوشعؑ بعد وفات موسیٰؑ
تابوت شہادت ہمراہ لئے ہوئے بنی اسرائیل کے ساتھ نہر اردن عبور کرکے کنعانیون
سے ہم نبرد ہوئے لڑائی کے دن آفتاب قریب غروب ہوگیا تھا یوشعؑ کے دعا سے
آفتاب ٹہر گیا یہانتک کہ کنعانیون کو ہزیمت ہوئی بعد ازان وہ اریحا کا چھ مہینہ تک

ہو کہ اے کلیم اللہ آپ روئے زمین مین سب سے زیادہ عالم ہین : موسیٰؑ نے فرمایا میرا بھی یہی
خیال ہے خدائے تعالیٰ نے اوسی وقت وحی نازل فرمائی "میرا ایک بندہ مجمع البحرین مین رہتا
ہے وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے" موسیٰؑ کو یہ سنکر اون سے ملنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور حسب
ہدایت باری یوشعؑ کو ہمراہ لیکر حضرتؑ سے تعلیم کی غرض سے ملنے کو گئے اور اونکے ہمراہ بعد رو وکد کے
براہ دریا روانہ ہوئے۔ پہلا واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرتؑ نے کشتی سے اوترنے کے وقت اوس مین سوراخ
کردیا موسیٰؑ نے جھٹ اعتراض کردیا۔ خضرؑ نے کہا کہ الم اقل لک انک لن تستطیع معی صبرا
(یعنی کیا مین نے تجھ سے نہین کہا تھا کہ تو میرے ساتھ صبر نہ کرسکیگا ؟) موسیٰؑ نے کہا "مجھے معاف
فرمائیے مین بھول گیا تھا اب ایسا نہوگا" بعد اس کے تھوڑی دور آگے چلکر چند لڑکے کھیلتے نظر
آئے خضرؑ نے اون مین سے ایک کو مار ڈالا موسیٰؑ نے پھر اعتراض کردیا خضر نے پھر اس قول
کی یاددہانی کرائی اور موسیٰؑ نے عذر خواہی کی اور یہ کہا "اب اگر مین پھر آپ سے کوئی بات پوچھون
تو آپ مجھکو اپنے ساتھ سے جدا کردیجئے گا" بعد ازان آگے بڑھتے بھوکے پیاسے ایک گاؤن
مین پہونچے گاؤن والون نے باوجود طلب کے انکو کھانا نہ دیا۔ گاؤن کے باہر نکلے تو ایک دیوار
سر راہ کج نظر آئی خضرؑ نے اوس کو سیدھی کردیا موسیٰؑ سے ضبط نہوسکا پھر اعتراض کردیا خضرؑ نے

محاصرہ کئے رہے ساتوین مہینہ بنی اسرائیل نے ایسا ہلہ اور قوی حملہ کیا کہ شہر پناہ ٹوٹ گیا اور بنی اسرائیل شہر مین داخل ہو گئے اور اہل شہر کو گرفتار اور قتل کیا، بعض محلات کو جلا دیا، اور آپس مین کنعانیون کے ممالک کو تقسیم کر لیا جیسا کہ اللہ تعالی نے حکم دیا تھا۔ کتب اخبار ین شہادت دے رہی ہین کہ عمالقہ جو شام مین تھے جن سے یوشع لڑے تھے اور اون کے سب سے پچھلے بادشاہ کو قتل کر ڈالا تھا۔ اوس کا نام سمیدع بن ہوبر بن مالک تھا۔ یوشع اس سے اور بنی مدین سے اونھین کے ممالک مین لڑے تھے اسی واقعہ کی طرف عوف بن سعد الجرہمی اشارہ کرتا ہے۔

الم تر ان العلقمی بن هوبرٍ	کیا تو نے نہین دیکھا کہ ابن ہوبر علقمی کا
بایلة امسی لحمه قد تمزعا	مقام ایلہ مین اوسکا گوشت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا
ترامت علیه عن یهود جحافل	لشکر ہائے یہود نے اوس پر حملہ کیا جنکی تعداد
ثمانون الفا حاسرین و دارعا	اسی ہزار تھی بعض انمین کے بے زرہ کے تھے اور بعض زرہ پہنے تھے

ہم نے حسب اقرار موسیٰ ھذا فراق بینی و بینک (یعنی اس وقت مجھ سے اور تجھ سے جدائی ہے) لیکر موسیٰ کو اپنے ہمراہی سے علیحدہ کر دیا اور علیحدگی کے وقت اِن تینون باتون کا سبب یہ ظاہر کیا کہ کشتی کے توڑنے کی یہ وجہ تھی کہ وہ غریب کی تھی وہ لوگ اسی ذریعہ سے معاش پیدا کرتے تھے اگر وہ درست رہتی تو بادشاہ اونکو جبراً لے لیتا کیونکہ وہ ہر کشتی کو تعدی و ظلم سے گرفتار کر لیتا ہے اور لڑکے کے مارنیکی یہ علت تھی کہ اوس کے باپ وہان مسلمان تھے اور یہ بت پرست اور بدمعاش تھا اِس کے کفر سے اونکو صدمہ پہونچنے کا ہمکو خیال ہوا اس وجہ سے اوسکو ہمنے مار ڈالا۔ اور دیوار سیدھی اسوجہ سے کر دیگئی کہ اوس کے نیچے دو یتیمون کے خزانے تھے اور اون کے باپ وہان نیک کردار تھے۔ خدا تعالی کو یہ منظور ہوا کہ بعد بلوغ اپنے خزینہ لے لین اِسوجہ سے اوس کو سیدھی کر دی اس کے بعد خضر، موسیٰ کے نظرون سے غائب ہو گئے اور موسیٰ مع یوشع کے مصر واپس آئے۔

اِن عمالقہ کے نسب مین جو کچھ علما رنسب کا اختلاف تھا اوسکو ہم پہلے بیان کر چکے ہین اور بلاشبہ یہ لوگ عمليق بن لاوذ یا عمالق بن اليفاز بن عيصو ثانی کی نسل سے ہین بنی اسرائیل اور علما ءعرب کا یہی خیال ہے۔

باقی وہ اور گروہ جو شام مین اندنون موجود تھا پس اونمین سے اکثر بنی کنعان سے تھے جنکا تذکرہ اس سے پیشتر ہو چکا ہے اور اونکے شعوب ہم بیان کر چکے ہین۔ بنی اردم عمون کی اولاد اور بنی مواب۔ لوطؑ کی نسل سے ہین اور تیسرے انمین سے اہل یستعیر اور جبال شرات ہین اور وہ بلاد کرک و شوبک و بلقا مین تھے پھر بنی فلسطین بنی حام سے حکمران ہوئے انکے بادشاہ کا نام جالوت تھا اور وہ کنعانیون مین سے تھا پھر بنی مدین اور عمالقہ ہوئے۔

چونکہ بنی اسرائیل کو سوائے کنعانیون کے ممالک کے دوسرے شہرون کی طرف بڑہنے کی اجازت نہ تھی لہذا اونھین کے ممالک پر اونھون نے قبضہ حاصل کیا اور اُسی کو باہم تقسیم کیا اور اوسی کی اونکو میراث ملی اور غیر کنعانیون کے ملک مین اونکو سوائے معمولی تصرف کے اور کوئی بات حاصل نہ تھی۔

کتب اخبار مین مین تحریر ہے کہ بنی اسرائیل نے ملک شام پر قبضہ کرنے کے بعد چند لوگون کو حجاز پر حملہ کرنے کو روانہ کیا تھا اوندنون وہان عمالقہ کا ایک گروہ رہتا تھا جو جاسم کے نام سے مشہور تھا اور اونکے بادشاہ کا نام ارم بن ارقم تھا۔ بنی اسرائیل نے اِسکو اور اسکی قوم کو زیر کیا اور بعد فتحیابی کے شام کی طرف واپس ہوئے لیکن شام کے بنی اسرائیل نے اس فاتح گروہ کو شام مین نہ داخل ہونے دیا اور مجبور کر کے حجاز اور یثرب (مدینہ) کے بلاد کی طرف جنکو اُنہون نے فتح کیا تھا لوٹا دیا۔ چنانچہ اِنلوگون نے شام سے واپس ہو کر تکمیل فتح کیا۔ اور وہین قیام پذیر ہو گئے۔ اونھین کے پچھلے نسلون سے یہود خیبر۔ و قریظہ و نضیر ہین۔ لیکن بعض یہود اس واقعہ کا اعتراف نہین کرتے ہین

اور بعض کہتے ہین کہ یہ واقعہ طالوت کے زمانہ حکومت مین گزرا ہے - واللہ اعلم -

حکام بنی اسرائیل یوشع کے انتقال اور استکمال فتح کے بعد بنی اسرائیل نے شریعت کی پابندی چھوڑدی اوامر کی بجا آوری اور نواہی سے احتراز کرنے لگے اور قومین جو سرزمین شام مین رہتی تہین وہ ہر طرف سے بنی اسرائیل پر حملے کرنے لگین - بنی اسرائیل کا ان دنون یہ دستور ہو گیا تھا کہ وہ شورے سے کل کام کرتے تھے اور ایک شخص کو اپنی جماعت سے منتخب کر لیتے تھے اور اوسی کی ماتحتی مین لڑتے بھی تھے - اور انکو یہ اختیار رہتا تھا کہ جب وہ چاہتے کسی دوسرے کو جسے وہ افضل سمجھتے اوسکو قائم مقام کر دیتے تھے کبھی کبھی کوئی نبی بھی مبعوث ہو جاتا تھا جو وحی اور الہام کے ذریعہ سے اونکے کامون کو سرانجام دیتا تھا اسی کیفیت اور حالت کے ساتھ بنی اسرائیل نے تین سو برس گذرا نے اور انمین کوئی زبردست بادشاہ نہوا اور اطراف و جوانب کے ملوک اونکو اپنے ہتیارون سے ڈراتے رہے - تا آنکہ بنی اسرائیل نے اپنے نبی شمویل سے التجا کی کہ اون مین ایک بادشاہ پیدا کیا جائے چنانچہ پہلے طالوت اور بعدہ داؤد ہوئے اس کے بعد پھر اونکی سلطنت مضبوط ہو گئی اور اُن کے دشمن ذلیل و خوار ہو گئے جیسا کہ ہم بیان کرنے والے ہین -

اس زمانہ کو جو مابین یوشع اور طالوت کے گذرا ہے اوس کو زمانہ حکام اور زمانہ شیوخ کہتے ہین - ہم ان کل حکام کو جو اس زمانے مین گذرے ہین باترتیب نہایت صحیح طور سے بیان کیا چاہتے ہین جیسا کہ طبری اور مسعودی نے لکھا ہے اور اوس سے صاحب حماۃ نے اپنی تاریخ مین نقل کیا ہے اور ہروشیوش مورخ روم نے اپنی کتاب مین اور اوسکے مترجمین علماء قرطبہ اور قاسم ابن اصبغ نے تحریر کیا ہے -

مورخین موصوفین باتفاق بیان کرتے ہین کہ یوشع بعد فتح اریحا نابلس کے طرف بڑہے اور اوسپر قبضہ کر لیا وہین یوسف کے تابوت کو دفن کیا جسکو حسب وصیت جناب یوسف صدیق مصر سے روانگی کیوقت اپنے ہمراہ لائے تھے طبری کہتا ہے کہ

یوشعؑ نے بعد فتح اریحا شہر عائی (یہ بھی ملوک کنعان کا تھا) پر چڑھائی کی تھی اوس کے بادشاہ کو قتل کرکے شہر جلا دیا تھا اور جبعون بادشاہ عمان اور بارق بادشاہ یروشلیم یوشعؑ کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور جزیہ دیکر صلح کرلی تھی اطراف دمشق سے شاہ ارمن نے جبعون پر حملہ کیا اوس نے یوشعؑ سے امداد مانگی یوشعؑ نے اوسکی امداد کی اور شاہ ارمن کا حوران تک تعاقب کیا اور اوس کو گرفتار کرکے دمین سولی دیدی اسکے بعد شام کے تقریباً اکتیس بادشاہون نے اونکی اطاعت قبول کرلی۔ اسی زمانہ مین انھون نے قیساریہ پر بھی قبضہ حاصل کرلیا اور ملک کو بنی اسرائیل مین تقسیم کردیا جبل مقدس۔ کالب بن یوفنا کو مرحمت کیا چنانچہ بعد بنی یہودا کے شہر یروشلیم مین سکونت پذیر ہوئے اور قبہ عبادت جس مین تابوت شہادت تھا۔ اور قربانگاہ اور منبر دو شمعدان کو صخرہ پر بیت المقدس مین رکھا۔ اور بنی افرائیم۔ کنعانیون سے جزیہ لیتے تھے بعدہ یوشعؑ کا انتقال ہوگیا۔

سفر الحکام سے معلوم ہوتا ہے کہ یوشعؑ نے اپنے حکومت کے اٹھائیسوین سال ایک سو بیس برس کی عمر مین انتقال کیا۔ طبری کہتا ہے کہ جناب موصوف نے ایک سو چھبیس برس کی عمر پائی۔ مگر اول روایت زیادہ قابل وثوق اور صحیح ہے۔ پھر طبری کا یہ بیان ہے کہ بنی اسرائیل مین یوشعؑ نے بیس برس زمانہ منوشہر (چہرم) مین اور سات سال عہد افراسیاب مین حکومت کی اور یتاہ مین۔ شمر بن الملوک حمیری۔ زمانہ موسیٰؑ و بنی ظفار مین تھا اوس نے عمالقہ کو یمن سے نکال کر باہر کیا تھا۔

بعد یوشعؑ کے کالب بن یوفنا بن حصرون بن بارص بن یہودا بنی اسرائیل کے مصلح اور مدبر۔ اور فنحاص بن عیزر بن ہارونؑ بنی اسرائیل کے نماز اور قربانگاہ کے متولی ہوئے۔ طبری کہتا ہے کہ کالب کے ساتھ حزقیل بن بودی بھی اصلاح و تدبیر کرتے تھے انکو ولد العجوز (بڑھیا زادہ) بھی کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ بطن مادر سے اوسکے پیدا ہونے کے بعد نکلے تھے۔

مین عقیمہ ہونے کے بعد پیدا ہوئے تھے اور وہب ابن مبنہ سے روایت کی گئی ہے کہ حزقیل نے کالب کے بعد بنی اسرائیل کی اصلاح کی تھی مگر اس کا ذکر سفر الحکام مین نہین آیا ہے۔

یوشعؑ کے بعد بنی یہودا اور بنی شمعون مجتمع ہو کر کنعانین سے جنگ کرنیکو گئے اور اونہون نے اونکو قتل کیا اونکے شہرون کو لوٹ لیا اون کے بادشاہ کو مار ڈالا بعد ازان غزہ اور عسقلان کو فتح کر کے کل پہاڑیون پر قبضہ حاصل کر لیا مگر غور سے نہ لڑے اور نہ اوسکو مارا۔

سبط بنیامین کے حصہ مین یونانیون کے ممالک تھے وہ اِنسے خراج لیتے تھے رفتہ رفتہ انمین مِل جُل گئے اور فرط اختلاط سے یونانیون کے بتون کی پرستش کرنے لگے۔ اللہ جل شانہ نے اونپر بادشاہ جزیرہ کو مسلط کر دیا جسکا نام کوشان شقنائم (یعنے اظلم الظالمین) تھا اسکے نسبت لوگون کے مختلف خیال بیان کئے جاتے ہین بعض اس کو شاہ ارمن و جزیرہ و دمشق و حران و صید اتحریر کرتے ہین اور بعضے اسکو بحرین کا حاکم بتاتے ہین اور کوئی کہتا ہے کہ یہ ارم کی اولاد سے ہے اور طبری کہتا ہے کہ یہ لوطؑ کی نسل سے تھا بہرکیف بعد وفات کالبؑ بن یوقنا کے بنی اسرائیل آٹھ برس تک کوشان شقنائم کے ماتحتی مین رہے پھر عتنیال بن قناز بن یوقنا برادر زادہ کالب۔ بنی اسرائیل کے پیشوا اور اون کے کامون کے مدبر ہوئے اور وہ کوشان سے لڑے اوس کو قتل کر کے بنی اسرائیل کو اوسکی غلامی سے نکالا عتنیال کا تمام زمانہ حکومت لڑائیون مین صرف ہوا کبھی تو وہ بنی مواب سے لڑتے تھے اور گاہے بنی عمون (اسباط لوط) سے صف آرا ہوتے تھے اور کبھی عمالیق پر فوجکشی کرتے تھے غرضکہ وہ اسی حالت مین رہے تا آنکہ اپنی حکومت کے چالیسوین برس انتقال کیا۔ اس کے بعد پھر بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اونپر بادشاہ بنی مواب کو

مسلط کر دیا (جس کا نام عغلون تھا) اٹھارہ برس تک اوسکی غلامی مین رہے۔ اللہ پاک کو اونکی مسکنت پر رحم آیا اور ایہوذ بن کارا کو سبط افرائیم کا (بروایت ابن حزم سبط بنیامین سے) بنی اسرائیل کا مصلح اور اونکے کامون کا مدبر بنایا۔ انھون نے بنی اسرائیل کو بنی مواب کی غلامی سے نکالا اور اونکے بادشاہ عغلون کے پاس ایک قاصد بنی اسرائیل کی طرف سے کچھ تحفے اور ہدیے لیکر روانہ کیا قاصد نے تنہائی مین موقع پاکر عغلون کو ایک نیزہ مارا جس سے وہ تڑپ کر مر گیا اور اس حیلہ سے عغلون کے زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد قاصد افرائیم کے پہاڑون پر چلا آیا۔ بنی اسرائیل یہ سنکر اکٹھا ہوتے اور بنی مواب کے شاہی محل پر چڑھ آئے تقریباً دس ہزار حراس (نگہبانون) کو قتل کر ڈالا اور بنی مواب کے کاروبار کو زیر و زبر کر دیا۔ ایہوذا اپنی دولت و حکمرانی کے اسّی برس کے بعد انتقال کر گیا۔ بجائے اس کے شمکار بن عناث سبط کا دسے بنی اسرائیل کا حاکم اور اون کے کامونکا متولی ہوا اور ایک برس حکومت کرکے مر گیا۔ بنی اسرائیل بدستور سرکشی و خودرائی پر جمے رہے اللہ جل و علی ذکرہ نے اونکے غرور توڑنے کے لئے بادشاہ کنعان کو اونپر غالب کر دیا جس کا نام یافین تھا اوس نے اپنے سپہ سالار سمیرا کو بنی اسرائیل کے زیر کرنے کو بھیجا جس نے اونکے ملک پر قبضہ کر لیا اور بیس برس تک اونپر حکومت کرتا رہا۔ تا آنکہ دافورا[1] کاہنہ سبط نفتانی یا بروایت دیگر سبط افرائیم سے اوٹھی اور بنی اسرائیل کو لیکر کنعانیون پر چڑھ آئی کنعانیون کو سر میدان سخت ہزیمت دیکر اون کے سپہ سالار سمیرا کو قتل کر ڈالا اور بنی اسرائیل کو غلامی کی ذلت سے نکال لیا چالیس برس تک باعانت اپنے شوہر بارق بن ابی نوعم کے حکومت کرتی رہی۔

---

[1] دافورا۔ باروق۔ یا بیدوق بن ابو نوعم کی بی بی تھی دافورا نے اپنے شوہر کو کنعانیون سے لڑنے کی ترغیب دی تھی اوس نے تنہا لڑنے سے انکار کیا تب دافورا نے بنی اسرائیل کو اکٹھا کرکے اپنے شوہر کے معیت مین کنعانیون پر حملہ کیا اور کامیاب ہوئی۔

ہروشیوش مورخ روم لکھتا ہے کہ اسی کے زمانہ مین سب سے پہلا رومی بادشاہ لاطینون کا اطالیہ مین بیقش بن شطورنش گزرا ہے جو قیاصرہ روم کا جدّ اعلیٰ ہے
دافور اپنے تولیت کے چالیسوین سال انتقال کرگئی اور بنی اسرائیل اسکے بعد پھر کفر و الحاد کے مرکز کیطرف لوٹ آئے اللہ تعالیٰ نے اُنپر اس مرتبہ اہل مدین اور عمالقہ کو غالب کردیا۔

طبری کہتا ہے کہ ابناء لوط جو حجاز مین رہتے تھے وہ اونکو سات برس تک اپنا محکوم بنائے رہے بعد ازان بنی اسرائیل نے سبط منسی بن یوسف سے کدعون بن یواش کو منتخب کیا کدعون بن یواش جسوقت بنی اسرائیل کے اصلاح اور درستی مین مصروف ہوا اُس وقت مدین مین دو بادشاہ تھے ایک کا نام رابح اور دوسرے کا نام صلمناع تھا اونھون نے بنی اسرائیل پر بسرگروہی اپنے سپہ سالارون عودیف اور زدیف کے فوجین روانہ کین۔ بنی اسرائیل کو پہلے انکا مقابلہ کرنا بہت شاق اور دشوار معلوم ہوا مگر کدعون کی استقلال سے بنی اسرائیل اس کے ساتھ نکلے اور بنی مدین کے لشکر کو مار بھگایا بے انتہا مال غنیمت لوٹ لیا۔ کدعون نے چالیس برس کے اندر اپنے کل دشمنون کو زیر کردیا اور بہت بڑے استقلال اور خوش اعتقادی کے ساتھ توریت کے احکام کا پابند رہا اس کے ستر لڑکے تھے اِسی کے زمانہ حکومت مین شہر طرسوس اور بروایت جرجیس ابن عمید ملطیہ بھی آباد کیا گیا۔ اس کے انتقال کے بعد ابوملیخ ابن کدعون اس کا قایمقام ہوا۔ اسکی (یعنی ابوملیخ کی) مان بنی تنخام بن منسی بن یوسف اہل نابلس سے تھی اِس نے اوس کو مال و اسباب سے مدد پہونچائی اور بنی ابیب کو نیست و نابود کردیا بعدہٗ بنی تنخام سے مدتون لڑائیان ہوتی رہین اور انھین لڑائیون مین جبکہ یہ کسی قلعہ کا محاصرہ کئے تھا شہر پناہ کے فصیل سے ایک عورت نے اس پر ایک پتھر مارا جس سے یہ سخت زخمی ہوگیا اور اپنے خاص مصاحب سے یہ کہا کہ مجکو تلوار سے

یہان سے لیچلو تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ اس کو عورت نے مارا ہے چنانچہ یہ اوسکو وہان سے
لیکر روانہ ہوا اور اپنی حکومت کے تیسرے برس اسی زخم کے صدمہ سے مرگیا۔ اس کے
بعد طولاع ابن فوا سبط یساخر سے اس کا قایمقام ہوا۔

طبری لکھتا ہے کہ یہ ابوملیخ کا چچا زاد بھائی تھا مگر مین یہ کہتا ہون کہ یہ (یعنی طولاع)
اوس کا ماموں زاد بھائی تھا۔ کیونکہ یہ اور سبط سے ہے اور وہ دوسرے سبط سے اس نے
تیس برس تک بنی اسرائیل کی اصلاح کی ہروشیوش مورخ روم بیان کرتا ہے کہ اسی
کے عہد حکومت مین شہر طرونیہ مین ملوک روم لاطنی سے برماتس بن ننقش تھا اور اس نے
تیس سال حکومت کی تھی اسکا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔ الغرض اس کے مرنیکے بعد یائیر بن
کلعاد سبط منسی بن یوسف سے بنی اسرائیل کا حاکم ہوا۔ یہ بائیس[۲۲] سال تک حکومت
کی کرتی پر رہا بعد اس کے کل لڑکے جو تیس[۳۰] کے قریب تھے بنی اسرائیل کے حکام
رہے یہ جب مرگیا تو بنی اسرائیل پھر گمراہ ہوگئے اور بتونکی پرستش کرنے لگے۔ اللہ جل
شانہ نے اونپر بنی فلسطین اور بنی عمون کو غالب کردیا یہ انکو اٹھارہ برس تک اپنا غلام
بناتے رہے تا آنکہ یفتاح سبط منسی سے بنی اسرائیل کا مصلح پیدا ہوا اور اُس نے بنی
اسرائیل کو گمراہی سے پھیرا اوس نے بنی عمون سے کسی امر کی التجا کی جب اونھون نے
اوسکے دینے سے انکار کیا تو وہ بنی اسرائیل کو لیکر بنی عمون پر حملہ کیا اور اوس کے
بائیس گانون چھین لیئے حالانکہ وہ تین سو برس سے بادشاہی کررہے تھے پھر سبط افرئیم
نے بھی ان لڑائیون مین کچھ حصہ لیا اور کل بنی اسرائیل متفق ہوکر اپنے دشمنون کو زیر کرنے
لگے چھ برس تک اِس نے بنی اسرائیل مین ایک مصلحانہ زندگی سے بسر کیا۔ اسی کے
زمانہ مین یونان مین بہت بڑا قحط پڑا جسمین لاکھون آدمی مرگئے پھر جب یفتاح مرگیا تو
بنی اسرائیل کی زمام تدبیر و اصلاح ایصان کے ہاتھون مین رکھی گئی جو سبط یہودا سے
تھا اور بیت لحم مین رہتا تھا۔ اس کو مورخین حضرت داؤد علیہ السلام کا دادا بتاتے ہین

ابصان سلمون بن نحشون بن عمینا ذاب بن رم بن حصرون بن فارص بن یہودا کا لڑکا تھا
اور یہ حصرون اوس کالب بن یوفنا کا دادا ہے جو بعد یوشع کے بنی اسرائیل کا مصلح ہوا تھا اور
نحشون بنی یہودا کا سردار تھا اوسی زمانہ مین جبکہ بنی اسرائیل موسیٰ کے ساتھ مصر سے نکلے
تھے اور نحشون کا انتقال اونھین میدانون مین ہوا تھا جہان بنی اسرائیل حیران و سرگردان
پھر رہے تھے۔ اس کا لڑکا سلمون۔ یوشع کے ساتھ اریحا مین داخل ہوا اور بیت لحم مین
بیت المقدس سے چار میل کے فاصلہ پر مقیم ہوا تھا ہروشیوش مورخ روم کہتا ہے کہ ابصان
ہی کے زمانہ مین سریانیون کا ملک جاتا رہا تھا اور قوط اور نبط کے ساتھ لڑائیان ہوئین
تھین۔ واللہ اعلم۔

ابصان نے بنی اسرائیل مین سات برس تک حکومت کی اس کے مرنے کے
بعد سبط زبولون سے ایلون نامی اونکے امور دینی اور دنیاوی کا متولی ہوا اور دس برس
تک انکی اصلاح و تدبیر کرتا رہا جب یہ مرگیا تو عبدون بن ہلال افرایم کی اولاد سے آٹھ برس
تک حکومت کرتا رہا۔ ابن عمید روایت کرتا ہے کہ اس کا نام عکرون بن ہلیان تھا اس کے
چالیس لڑکے اور تیس پوتے تھے ہروشیوش کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ مین شہر طروئہ شاہان
روم لاطینی کا دار السلطنت ویران و خراب کیا گیا تھا عبدون کے مرنے کے بعد بنی اسرائیل
مین پھر بے دینی پھیل گئی اور وہ بت پرستی کرنے لگے۔ اللہ تعالی اونپر سخت ناراض ہوا
اور اسی وجہ سے اونکی حکومت چھین لی اونکو بنی فلسطین کا رعایا بنا دیا بنی فلسطین چالیس
برس تک اونکو اپنا محکوم بنائے رہے تا آنکہ دان کی اولاد سے شمسون بن مانوح نے
چھڑایا شمسون کو شمسون القوی بھی اوسکی قوت و توانائی کی وجہ سے کہتے ہین اور بعض
اوس کو شمسون الجبار بھی کہدیتے ہین یہ بہت بڑے رعب و داب کا آدمی تھا اس نے
بنی اسرائیل مین حاکمانہ طرز سے دس بلکہ بیس برس تک زندگی بسر کی اس سے اور بنی
فلسطین سے بیحد لڑائیان ہوئین تھین اوس نے انکو فتح اور اونکے بادشاہ کو گرفتار کرلیا

تھا۔ ایک روز بنی فلسطین کے خانہ خدا مین اونکے بتون کی دیکھنے اور اودسنے ہمکلام ہونے کو گیا اور ایک کھمبے پر تکیہ لگاکر کھڑا ہوا دیکھ رہا تھا اتفاق سے وہ کھمبا ٹوٹ گیا اور مکان گر پڑا اوسی کے نیچے شمسون معہ چند بنی اسرائیل کے دب کر مرگیا اس کے مرنیکے بعد بنی اسرائیل مین وہ اتفاق باقی نہ رہا ہر ایک سبط نے اپنے مین سے اپنا اپنا ایک ایک متولی اور حاکم منتخب کرلیا۔ مگر کہنونیت عیزار بن ہارون ہی کے اولاد مین رہی کہنونیت قربانگاہ کے قایم رکھنے اور احکام شرعیہ کے نافذ کرنے اور ذبح وبخور کے شرائط پورا کرنیکو کہتے ہین۔

ابن عمید کہتا ہے کہ "شمسون کے بعد ایک دوسرا حاکم سیخائیل بن راعیل نامی بنی اسرائیل مین ہوا اور اوس نے آٹھ برس تک حکومت کی مگر اس کی حکومت مستقل نہ تھی اس کے زمانہ مین بنی اسرائیل مین اکثر فتنے برپا ہوتے رہے تھے اونھین فتنون مین سبط بنیامین کا خاتمہ ہوگیا پھر فتنہ وفساد فرو ہوگیا اِن ایام مین انکا کاہن۔ عالی بیطات بن حاصاب بن الیان بن فنحاص بن عیزار بن ہارون تھا فتنہ فرد ہونے کے بعد بنی اسرائیل اپنے احکام اور لڑائیون کی تدبیرین اسی سے پوچھتے تھے اس کے دو لڑکے تھے اور یہ دوکے دونون نافرمان وسرکش تھے اِس کے عہد وحکومت مین بھی بنی فلسطین سے اکثر لڑائیان ہوتی رہین اور اِن دونون لڑکون کے بدولت بہت سی بدافعالیان پیدا ہوگئین انبیاء وقت اِنکو بہت سمجھاتے رہے مگر وہ اپنی حالت موجودہ سے نہ پھرنا تھا نہ پھرے آخرکار اُنکے بدکرداریون نے یہ بُرا دن دکھایا کہ بنی اسرائیل کو بنی فلسطین نے شکست دی۔ بنی اسرائیل تابوت شہادت لیکر بھاگے اور بنی فلسطین نے دوسرے راستہ سے پہونچکر اوس کو اون سے چھین لیا اور عالی بیطات کاہن کے دونون لڑکون کو قتل کر ڈالا۔

عالی کاہن کو جس وقت اِن کے مارے جانے کی خبر معلوم ہوئی تاسف وحسرت

سے اسی سنہ مین اپنے حکومت کا چالیسوان سال پورا کرکے مرگیا بنی فلسطین علاوہ تابوت شہادت کے بہت سا مال غنیمت لیگئے او تابوت شہادت کو اپنے دار الحکومت عسقلان مین پہونچادیا اور بنی اسرائیل پر جزیہ بھی قائم کردیا۔ بعد چندے اونھون نے تابوت شہادت کو اوٹھواکر بنی اسرائیل کی حدود مین رکھادیا جو بنی اسرائیل اوس کے قریب جاتا تھا وہ مرجاتا تھا تا آنکہ شموئیل کی اجازت سے دو شخص اوسے اوٹھا لائے اور اوس کو اپنی مان ارملہ کے پاس رکھدیا یہ تابوت وہین رکھا رہا اوس زمانہ تک کہ طالوت کو حکومت وسلطنت دی گئی۔"

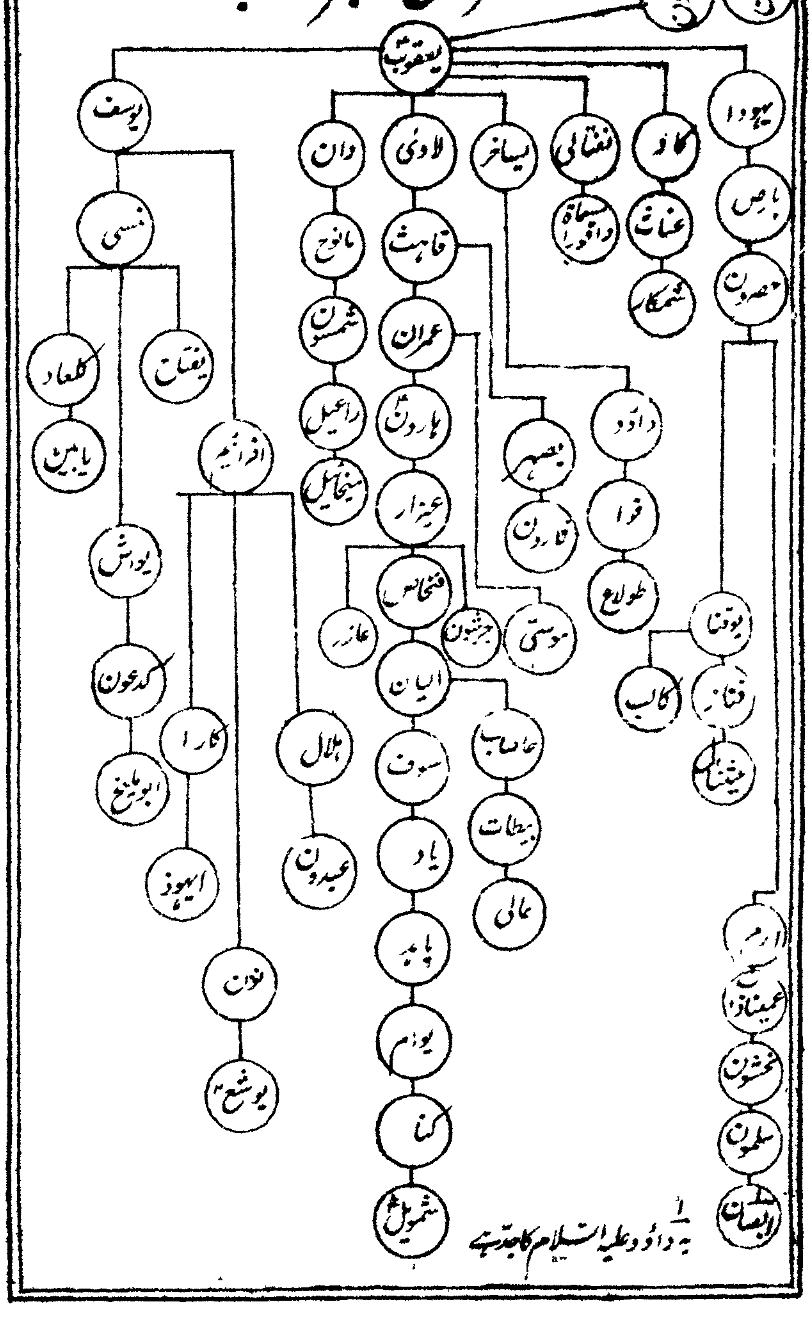
بنی فلسطین نے اپنے کامیابی کے ساتوین مہینہ تابوت شہادت کو واپس کردیا عالی کاہن نے اپنی حالت حیات ہی مین اپنے ابن عم (چچا کے لڑکے) شموئیل بن کنا بن یوام بن یاہدین یاد بن سوف کو قربانگاہ وغیرہ کا کفیل اور متولی کردیا تھا۔ سوف۔ حانتا بن الیان کا بھائی تھا بعضون نے کہا ہے کہ شموئیل فورح کی اولاد سے اور وہ قاروان بن یصہر بن قاہث بن لاوی ہے۔ اور اسکو اوس کی طرف اس طرح منسوب کیا ہے۔

"شموئیل بن القنا ابن یروحام بن یہوذ بن یوحا بن صوب بن القانا بن یوئیل بن عزریا ابن صنعینا بن تاحت بن اسر بن القانا بن نشاسات بن قاروان"

شموئیل کی مان نے جسوقت یہ حمل مین تھے یہ نذر کی تھی کہ انکو مسجد کا خادم بنائیگی اس وجہ سے جب یہ پیدا ہوئے تو عالی بیطات کاہن کو دے آئین۔ عالی کاہن نے انکی پرورش کی اور اپنے بعد کہانت کی وصیت کی۔ بعد ازآن اللہ جل شانہ نے انکو بنی اسرائیل کی نبوت اور ولایت سے سرفراز فرمایا جناب موصوف بنی اسرائیل مین دس برس تک وعظ و اصلاح کرتے رہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ وہ بیس برس تک حکومت کرتے رہے بنی اسرائیل پر انکی تعلیم و پند کا بہت بڑا اثر پڑا بت پرستی چھوڑکر حق پرستی کی طرف مائل ہوگئے اور نہایت کم مدت مین اپنی پریشان قوت کو مجتمع کرکے اہل فلسطین سے اپنے گئے ہوئے

اور کھوئے ہوئے شہروں کو واپس لیلیا اور اپنے حالت سے گذرے ہوئے کاروبار کو سنبھال لیا اس کے بعد شموئیل نے حکومت و ولایت کے کاروبار اپنے دونوں لڑکے یوال اور ابیا کے سپرد کر دیا۔ اُنکی بدخصلتی و بدکرداری کی وجہ سے بنی اسرائیل یکجا ہو کر شموئیل کے پاس گئے اور یہ خواہش کی کہ وہ اللہ تعالے سے دعا کریں کہ خدا انہیں ایک بادشاہ پیدا کردے چنانچہ جناب شموئیل کی دعا سے طالوت کی ولایت کی وحی نازل ہوئی اور اسی وقت سے بنی اسرائیل کے امراء و حکام ملوک کے نام سے موسوم ہونے لگے ۔ واللہ معقب الامر بحکمتہ لارب غیرہ ۔

بنی اسرائیل کا شجرۃ النسب



ملوک بنی اسرائیل ہرگاہ کہ یوال اور ابیا پسران شموئیلؑ کی بداطواریون سے بنی اسرائیل نے اونکی سرداری سے انکار کیا اور سب کے سب یکجا ہوکر شموئیلؑ کی خدمت مین گئے اور یہ التجا کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرکے ایک بادشاہ کو اون مین سے مبعوث کرائین تاکہ اوس کے ہمراہ ہوکر اپنے دشمنون سے لڑین اور وہ انکے منتشر گروہ کو مجتمع اور متفق کرے اور اون سے ذلت و رسوائی کو دفع کرے چنانچہ جناب شموئیلؑ کی دعا سے یہ وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ طالوت کو اِن کامون کا متولی اور حاکم کرتا ہے اور اوسکو وہ دہن قدس سے پاک و طاہر کرتا ہے بنی اسرائیل نے اس سے پہلے جب کہ شموئیل نے طالوت کی سرداری کا اظہار کیا تھا اوس کی سرداری سے انکار کیا مگر جس وقت قرعہ ڈالا گیا۔ طالوت کے نام پر قرعہ آیا تب مجبوراً بنی اسرائیل نے انکی سرداری و حکومت کو تسلیم کیا۔ اور اونکو اپنا حاکم اور ولی بنایا۔

طالوت طالوت نہایت جسیم اور قد آور تھا بنی اسرائیل اسکو شاول کے نام سے یاد کرتے تھے قیس ابن افیل ابن صارو ابن نخوت ابن افیاح کا لڑکا تھا اس نے افنین ابن نیر ابن افیل اپنے چچازاد بھائی کو اپنے وزارت کا کام سپرد کیا۔ طالوت کے چار لڑکے یہوناتن۔ ملکیشوع۔ یشبہات۔ ابنیاداف تھے۔

طالوت تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا اور بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر اوس کے دشمنون بنی فلسطین، عمون، مواب، عمالقہ، مدین سے لڑا اور اُن سب پر غالب آیا بنی اسرائیل کو ان معرکون مین بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ سب کے پہلے جس نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا وہ بنی عمون کا بادشاہ تھا وہ اپنے سرحدی بلاد سے گذر کر مقام بلعاد مین آیا طالوت نے تین لاکھ بنی اسرائیل کو اپنے ہمراہ لیکر اوس کا مقابلہ کیا اور اوس کو سخت ہزیمت دی۔ پھر طالوت کے ایک لڑکے نے لشکر بنی اسرائیل کے ساتھ فلسطین پر حملہ کیا اور نہایت نیکنامی اور کامیابی کے ساتھ اونکو پسپا کیا۔ بعدہٗ دشمنان بنی اسرائیل

متفق و مجتمع ہو کر بنی اسرائیل سے لڑنے کو نکلے۔ طالوت۔ اور شموئیل اونکے مقابلہ پر آئے اور اونکو شکست فاش دی اس کے بعد شموئیل نے طالوت کو عمالقہ کی طرف روانہ کیا اور یہ حکم دیا کہ اونکو اور اون کے مویشیون کو بیدریغ تہ تیغ کر ڈالین۔ چنانچہ طالوت نے ایسا ہی کیا۔ مگر عمالقہ کے بادشاہ اجاج کو اوس کے التجا کرنے پر چھوڑ دیا اس وجہ سے شموئیل پر یہ وحی نازل ہوئی۔ کہ "طالوت کی اس حرکت پر اللہ تعالی سخت ناراض ہوا اور اوس سے اوس کی حکومت سلب کر لی" شموئیل نے اس وحی سے طالوت کو مطلع کیا اور اُس سے ایسی علیحدگی اختیار کر لی کہ اس کے بعد پھر اوس سے نہ ملے۔

داؤد علیہ السلام پھر شموئیل پر وحی نازل ہوئی کہ داؤد کو قدس مین داخل کر کے اپنا نائب بنائین اور اون کی علامت بتا دی۔ چنانچہ شموئیل بیت لحم مین بنی یہودا کے پاس گئے ایشا اپنے لڑکے داؤد کو اونکی خدمت مین لیکر آیا شموئیل نے اونکو مس کیا اور تقدیس دی، طالوت کی روحی قوت جو اس کو اللہ کی طرف سے مرحمت ہوئی تھی چھین لی گئی اُس کو اسکا سخت صدمہ گذرا۔ بعد ازان شموئیل کا انتقال ہو گیا اور جالوت نے بنی فلسطین کو ابہار کر بنی اسرائیل پر حملہ کر دیا۔ طالوت بنی اسرائیل کا لشکر لیکر مقابلہ پر آیا جس مین داؤد بن ایشا (یہوذا کے سبط سے) بھی تھے یہ اوس زمانہ مین کم سن تھے اپنے باپ کی بکریان چراتے تھے آلات حرب اونکو استعمال کے لئے نہین دیے گئے تھے، لڑائی کے وقت گوپھنے مین چھوٹے چھوٹے پتھر رکھکر مار رہے تھے جو مطلقاً خطا نہ کرتے تھے طبری لکھتا ہے کہ شموئیل نے طالوت کو داؤد کے ہاتھ سے جالوت کے مارے جانے کی خبر دی تھی اور اوس کے قاتل کی علامت بتلا دی تھی۔ بنی اسرائیل نے پہلے داؤد کے کم سنی کی وجہ سے اعتراض کیا مگر جب وہ علامت جناب موصوف مین دیکھی تو اونکو مسلح کر دیا اور وہ لڑائی مین شامل ہوئے اور اس سے پہلے اونھون نے اپنے گوپھنے مین پتھر رکھ لیا تھا جسوقت اونھون نے جالوت کو دیکھا فوراً پتھر کھینچ مارا جالوت اس پتھر سے زخمی ہو کر گرا اور مر گیا بنی فلسطین

کی شکست ہوئی اور بنی اسرائیل کی فتحیابی کا ڈنکا بج گیا۔

طالوت نے داؤدؑ کو اپنے مخصوص مخلصین مین داخل کرلیا اور اپنی لڑکی سے اونکا نکاح کرکے اونکو اپنے سلاح خانہ کا داروغہ کردیا اور اکثر لڑائیون مین بنی اسرائیل کے لشکر کا افسر اعلیٰ مقرر کرتا رہا اس وقت داؤدؑ کی عمر بروایت طبری تیس برس کی تھی

داؤدؑ کی طرز حکومت اور طریقہ عمل سے بنی اسرائیل بہ محبت پیش آنے لگے اور ہر کام مین اون سے رجوع کرنے لگے طالوت اور اوس کے لڑکون کو اس امر سے غیرت آئی اوس نے آپ کے قتل کا قصد کیا اور کئی مرتبہ اس عزیمت سے نکلا مگر ناکام رہجانے کی وجہ سے اپنے لڑکے یہوناتان کو داؤدؑ کے قتل کرنے پر مامور کیا لیکن یہوناتان بوجہ مراسم محبت اس فعل سے رک رہا۔ داؤدؑ اس راز سے واقف ہوکر فلسطین کی طرف چلے گئے چند روز وہان ٹھیرے رہے پھر بنی مواب کے شہرونکی سیر کرتے ہوئے اطراف بیت المقدس مین اپنے سبط یہودا مین آملے اور وہین مقیم رہے اور اون کے ہمراہ بنی فلسطین سے لڑتے رہے تا آنکہ طالوت کو اس حال سے آگاہی ہوگئی اوس نے بنی یہودا سے انکو طلب کیا انلوگون نے دینے سے انکار کیا طالوت نے اونپر حملہ کی تیاری کی۔ بنی یہودا نے ڈرکر داؤدؑ کو نکال دیا۔ داؤدؑ بنی فلسطین کی طرف چلے گئے۔ اس اثنا مین اس کو بنی فلسطین سے لڑائی لڑنیکا اتفاق پڑا۔ بنی فلسطین نے اس کو شکست دی طالوت تو لڑائی کے میدان سے پیچھے ہٹ آیا اور اس کے لڑکے لڑتے رہے تا آنکہ یہوناتان۔ اور ملکیشوع اور تشبهات مارے گئے بنی اسرائیل کا لشکر ہزیمت پاکر بھاگا بنی فلسطین نے اون کا تعاقب کیا جب اسنے اپنی جانبری کی صورت نہ دیکھی تو اس نے خودکشی کرلی۔ یہ واقعہ اُس کے حکومت کے چالیسوین برس واقع ہوا۔ کما قال الطبری۔

اس واقعہ کے بعد داؤدؑ پھر بنی یہودا کے پاس آئے اِنھون نے اون کو

اپنا حاکم اور ہر کام کا ولی بنالیا یہ (یعنی داؤدؑ) ایشا بن عوفذ بن بوعز (اس کا نام افصان ہے اور اس کا ذکر حکام بنی اسرائیل مین ہوچکا ہے) بن سلمون (جو اول زمانہ فتح مین بیت لحم مین مقیم ہوا تھا) بن نحشون (یہ مصر سے خروج کے وقت بنی یہوذا کا سردار تھا) بن عمیناذاب بن ارم بن حصرون بن بارص بن یہوذا کے لڑکے ہین۔ یہود اور نصاری کی کتابون مین داؤدؑ کا نسب اسی طرح پر مذکور ہے لیکن ابن حزم اس سے انکار کرتا ہے اس وجہ سے کہ نحشون کا انتقال تیہ (میدان) مین ہوا تھا اور بیت المقدس مین اوس کا لڑکا سلمون داخل ہوا ہے۔ اور مابین خروج بنی اسرائیل از مصر و حکومت داؤدؑ علیہ السلام باتفاق چھ سو برس کا فاصلہ بیان کیا جاتا ہے اور نحشون و داؤدؑ مین صرف چار پشتون کا واسطہ ہے پس جبکہ چھ سو سال چار پشتون پر تقسیم کئے جائینگے تو گویا ہر ایک کے اون مین سے ایک ایک سو تینتس تینتس برس کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور یہ دور از قیاس ہے۔

الغرض جسوقت داؤدؑ کو بنی یہوذا کی حکومت حاصل ہوگئی آپ اون کے شہر حصرون (قریہ خلیل) مین آکر سکونت پذیر ہوئے اور بقیہ اسباط نے متفق ہوکر ایشبوشات بن طالوت کو یروشلیم کی حکومت سپرد کی اور اس کے کامون کا منصرم اور منتظم اسکے باپ کا وزیر افنین مقرر کیا گیا۔ اس سے اور جناب داؤدؑ سے دو برس سے زائد دنون تک لڑائیان ہوتی رہین آخر کار آپس مین صلح ہوگئی اور بنی اسرائیل کو داؤدؑ کی سرداری کا یقین ہوگیا انھون نے اوس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ بعد چندے اوسکو اسی کے ایک ملازم نے مار ڈالا اور سر لیکر داؤد کے پاس آیا آپ نے اس کو اوس کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل کروادیا اور ایشبوشات کے قتل پر سخت تاسف ظاہر فرماکر اوس کے خاندان کی پورے طور سے تکفل کی اوس کے اولاد اور بھائیون کو اپنی کفالت مین لیلیا۔ اور بنی اسرائیل پر مستقل حکومت کرنے لگے۔

پھر بحکم باری بنی کنعان سے لڑے اور اُنپر غالب آئے بعد ازان بنی فلسطین سے مدتون معرکہ آرائیان کرتے رہے اون کے اکثر شہرون کو اون سے چھین لئے اور اونپر سالانہ خراج مقرر کیا اس کے بعد اہل مواب اور عمون اور اہل ارم سے ہم نبرد ہوئے اور انکو بھی زیر و زبر کرکے انپر جزیہ قایم کیا۔ انکے آباد شہرون کو ویران کر ڈالا دمشق اور حلب مین ارمیون پر جزیہ قایم کیا اور عمال کو جزیہ وصول کرنے کی غرض سے ہر چہار طرف روانہ کیا۔ بادشاہ انطاکیہ سے نے ہرسے اور تحفے بھیجکر اطاعت قبول کرلی انھین ایام مین آپ نے شہر صیہون پر حملہ کرکے تخت و تاراج کیا اور وہین قیام پذیر ہوئے مقام قبہ مین ایک مسجد بنانے کا قصد کیا جہانکہ تابوت عہد (شہادت) بنی اسرائیل رکھتے تھے اور جس کے طرف نماز پڑہتے تھے۔ اللہ جل شانہٗ نے دانیال نبی کو بذریعہ وحی اس امر سے آگاہ فرمایا کہ "داؤدؑ اس مسجد کو نہ بنائیگا بلکہ اوس کا لڑکا اس مسجد کے بنا کی عزت حاصل کرے گا اور اوس کے مُلک و حکومت کو قیام ہوگا" داؤدؑ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور مسجد بنانے سے رُک رہے۔

اِن واقعات کے بعد اِن کے لڑکے ابیشلوم نے نقض امن کیا اور اپنے بھائی امون کو مارکر بھاگ گیا داؤدؑ نے اس کے قصاص مین اوس کا خون مباح کر دیا اور آدمیون مین اس کا اعلان کردیا وہ چار برس کے بعد پھر واپس آیا۔ اور اسباط کو ابھار کر بمعیت اون کے لڑائی کو نکلا داؤد اِن دنون سرزمین شام مین تھے مگر وہ اس واقعہ سے مطلع ہوکر اس سے لڑائی کرنے کو لوٹے اور اس سے لڑکر اس کو ہزیمت دی اثنار ہزیمت مین بیس ہزار کے قریب بنی اسرائیل مارے گئے۔ ابیشلوم کو داؤدؑ کے وزیر نے ایک درخت کے پیچھے چھپا دیکھ کر گرفتار کرلیا اور اوس کا سر کاٹ کر داؤدؑ کے پاس لایا آپکو اس کے مارے جانے سے محبت پدری کیوجہ سے سخت رنج ہوا اور اس قدر خونریزی کے بعد اسباط داؤدؑ سے اور داؤدؑ اسباط سے راضی ہوگئے

مین سے حابان (یا ناماں م) اورکا واوراصاف تھے اورکاہنون مین سے افیتار بن الیلج
کاہن تھا جو عالی کاہن کی اولاد سے تھا جس کو ہم حکام بنی اسرائیل مین بیان کرچکے ہین

ہو نہ کرسکتا تھا - بعد موسیٰ اور یوشع علیہما السلام کے بنی اسرائیل مین یہ دستور چلا آرہا تھا
کہ ایک خاندان مین نبوت ہوتی تھی - تو دوسرے سبط مین حکومت تا آنکہ داؤد علیہ السلام
پیدا ہوئے - اور اللہ تعالیٰ نے انکو نبوت اور حکومت دونون مرحمت فرمایا - یہ صاحب شریعت
نہ تھے بلکہ موسوی شریعت کے پابند تھے اوسی کی خلق اللہ کو تعلیم دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے اونپر
زبور نازل فرمائی اوس مین خداتعالیٰ کی ثنا وصفتین اور نصیحتین تھین یہ نہایت خوش گلو تھے اِنکے
ساتھ پہاڑ چرند پرند تسبیح کرتے تھے اِنکا ذکر قرآن مجید مین مختلف مقامات پر آیا ہے اِنکی ہاتھ
مین ایسی قوت دیگئی تھی یا یہ کہ لوہے کو اِنکے ہاتھ مین اس قدر نرم کردیا تھا کہ وہ اسکی زرہین بناتے
تھے اور اوسکو فروخت کرکے اوس کی قیمت سے اپنی اوقات بسر کرتے تھے جیسا کہ سورۂ
سبا مین اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ
وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا
صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (یعنی ہم نے بیشک داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی
اے پہاڑ و اے جانور داوس کے ساتھ تسبیح کرو اور نرم کیا اوس کے واسطے لوہا - تاکہ
پوری زرہین بناوے اور اندازہ رکھے ایک دوسرے کے جوڑنے مین اور اچھے عمل کرو بیشک مین
جس چیز کو تم کرتے ہو مین اوس کا دیکھنے والا ہون)

داؤد کی ننانوے بیبیان تھین اور ہزارہا دربان تھے آپ نے باری مقرر کر رکھی تھی ایک روز
دربار کرتے تھے اور ایک روز عبادت الٰہی مین مصروف رہتے تھے اور ایک روز خلوت خاص مین
رہتے تھے - اِن پچھلے دو دونون مین کوئی اونکی خدمت مین جا نہ سکتا تھا ایک روز اون کے عبادت
خانہ مین دیوار پھاندکر دو شخص اوتر آئے داؤد علیہ السلام انکو دیکھکر خایف ہوئے اونھون نے
کہا آپ ڈرئے نہین ہم مین سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ اوس کا فیصل کیجئے ہم

مین سے حابان (یا نامان م) اورکا واوراصاف تھے اورکاہنون مین سے افیتا بن العلیح
کاہن تھا جو عالی کاہن کی اولاد سے تھا جس کو ہم حکام بنی اسرائیل مین بیان کرچکے ہین

ہو نہ کرسکتا تھا۔ بعد موسیٰ اور یوشع علیہما السلام کے بنی اسرائیل مین یہ دستور چلا آرہا تھا
کہ ایک خاندان مین نبوت ہوتی تھی۔ تو دوسرے سبط مین حکومت تا آنکہ داؤد علیہ السلام
پیدا ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکو نبوت اور حکومت دونون مرحمت فرمایا۔ یہ صاحب شریعت
نہ تھے بلکہ موسوی شریعت کے پابند تھے اوسی کی خلق اللہ کو تعلیم دیتے تھے اللہ تعالیٰ نے اونپر
زبور نازل فرمائی اوس مین خدا تعالیٰ کی ثنا و صفتین اور نصیحتین تھین یہ نہایت خوش گلو تھے انکے
ساتھ پہاڑ چرند پرند تسبیح کرتے تھے انکا ذکر قرآن مجید مین مختلف مقامات پر آیا ہے انکی ہاتھ
مین ایسی قوت دیگئی تھی یا یہ کہ لوہے کو انکے ہاتھ مین اس قدر نرم کردیا تھا کہ وہ اسکی زرہین بناتے
تھے اور وسکو فروخت کرکے اوس کی قیمت سے اپنی اوقات بسری کرتے تھے جیسا کہ سورہ
سبا مین اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ مِنَّا فَضْلًا يَا جِبَالُ أَوِّبِي مَعَهُ
وَالطَّيْرَ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ أَنِ اعْمَلْ سَابِغَاتٍ وَقَدِّرْ فِي السَّرْدِ وَاعْمَلُوا
صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (یعنی ہم نے بیشک داؤد کو اپنی طرف سے بزرگی دی
اے پہاڑ و اے جانور و اوس کے ساتھ تسبیح کرو اور نرم کیا اوس کے واسطے لوہا تاکہ
پوری زرہین بناوے اور اندازہ رکھے ایک دوسرے کے پروئین اور اچھے عمل کرو بیشک مین
جس چیز کو تم کرتے ہو مین اوس کا دیکھنے والا ہون)
داؤد کی ننانوے بیبیان تھین اور ہزارہا دربان تھے آپ نے باری مقرر کررکھی تھی ایک دن
دربار کرتے تھے اور ایک روز عبادت الٰہی مین مصروف رہتے تھے اور ایک روز خلوت خاص مین
رہتے تھے۔ ان پچھلے دو دنون مین کوئی اونکی خدمت مین جا نہ سکتا تھا ایک روز اون کے عبادت
خانہ مین دیوار پھاند کر دو شخص اوتر آئے داؤد علیہ السلام انکو دیکھکر خائف ہوئے اونھون نے
کہا آپ ڈرئے نہین ہم مین سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا ہے آپ اوس کا فیصل کیجیے ہم

سلیمان علیہ السلام بعد انتقال داؤدؑ سلیمانؑ ابن داؤدؑ تخت حکومت پر بیٹھے انکی اُسوقت مین بائیس برس کی عمر تھی انکی حکومت نہایت مستقل طور سے شروع ہوئی تھی یہ کُل گروہ پر غالب آئے تھے شام کے کُل بادشاہون فلسطین۔عمون کنعان۔مواب اردم ارمن وغیرہ سے جزیہ لیا۔ اور اطراف وجوانب کے بادشاہون نے اپنی اپنی لڑکیان جناب موصوف کے عقد مین دیکر اپنی دامادی مین لیا منجملہ اون کے جن سے آپ نے نکاح کیا تھا فرعون مصر کی لڑکی بھی تھین۔ ابتدأً آپ کا وزیر یواب بن نیشر ہمشیرہ داؤدؑ کا لڑکا تھا جو صوریا کے نام سے مشہور ہے اس نے داؤد کی وزارت کی تھی اور ابتدا زمانہ مین سلیمان کی بھی وزارت کی لیکن بعد چندے اس کو کسی وجہ سے قتل کر کے یشوع بن شیداح کو اپنا وزیر مقرر کیا۔

۲۳۴ یہ کہکر ادمین سے ایک نے کہا یہ میرا بھائی ہے اس کے ننانوے بھیڑیان ہین اور میرے ایک ہی ہے اس نے کہا کہ مجھکو یہ ایک بھی دیدے اور باتون بات اس نے مجھپر سختی کی،، داؤد نے یہ سُنکر کہہ دیا کہ اس نے بیشک تجھپر ظلم کیا،، اس کے بعد اونکو یہ خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اونکو امتحاناً اونکے پاس بھیجا ہے اس وجہ سے جناب موصوف نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اور سجدے مین گر پڑے اس واقعہ کا ذکر قرآن شریف کے پارہ تیسوین سورہ ص مین آیا ہے اور وہ وَهَلْ أَتَاكَ نَبَأُ الْخَصْمِ إِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۞ تا آخر ہے عام لوگون کا یہ خیال ہے کہ اس آیت مین اوریا کے قصہ کی طرف اشارہ ہے مگر درحقیقت ایسا نہین ہے اوریا کا قصہ محض جھوٹ افترا بہتان ہے نبی اور وہ ایک عورت پر فریفتہ ہوکر اوس کے شوہر کو لڑائی مین بھیجدے اس غرض سے کہ وہ مارا جائے اور اس کے بعد وہ اوس سے شادی کرے۔ یہ نہایت دنی خیال کے آدمیون کا کام ہے انبیاء کرام کی شان سے یہ نہایت بعید اور دور از قیاس ہے اسی وجہ سے جناب علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے۔ من حدث بحدیث داؤدؑ علی ما یرویہ القصاص جلدتہ مائۃ وستین یعنی جو شخص داؤدؑ کا وہ قصہ بیان کریگا جسکو قصہ گو بیان کیا کرتے ہین تو مین اوسکو ایکسو ساٹھ دُرّے مارونگا۔

تعمیر بیت المقدس اپنی حکومت کے چوتھے برس سے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی یہ تعمیر آپ کے آخر زمانہ حکومت تک برابر جاری رہی تھی۔ اپنے آخری زمانہ مین شہر انطاکیہ کو منہدم کر کے شہر تدمر آباد کیا اثنار تعمیر مین بادشاہ صور سے آپ نے کوہ لبنان سے لکڑیون کے کاٹنے مین مدد چاہی کوہ لبنان پر لکڑی کاٹنے والون کے لئے سالانہ بیس ہزار کر (وزن ہے) کہانا اور اسی قدر زیت اور اسی قدر شراب جاتی تھی۔ لکڑی کاٹنے والونکی تعداد ستر ہزار تھی اور پتھر کے کہدان سے پتھر نکالنے والون کی تعداد اسی ہزار اور اُس کے دُرست کرنے والے ستر ہزار تھے اور اِن سے کام لینے والے تین ہزار تین سو عمال تھے اِس کے بعد سلیمانؑ نے ہیکل بنوائی اوسکی بلندی ایک سو ذراع اور لمبائی ساٹھ ذراع اور چوڑائی بیس ذراع تھی اوس کا اندرونی حصہ سونے اور چاندی کے پترون سے منڈھا ہوا تھا اور مکان کے اندر لکڑی کے دو کروبی (ملائکہ) بنائے تھے اور اون کو سونے سے منڈھ دیا تھا اور دروازے مکان کے صنوبر کی لکڑی کے تھے اور اونپر علاوہ پھول پتیون کے نقش و نگار کے کروبیون (فرشتون) کی صورتین بھی بنائی گئی تھین اور یہ سب سونے کے پترون سے منڈھے ہوئے تھے۔ اس ہیکل کی تعمیر سات برس مین تکمیل کو پہونچی۔ اور اس کا ایک دروازہ سونے کا بنایا گیا بعدہٗ ایک بیت السلاح صنوبر کے کھمبون کے چار صفون پر بنایا ہر صف مین پندرہ پندرہ کھمبے تھے۔ اور اُس مین دو سو ترس (یعنی ڈھال) اور تین سو درقہ (کھڑے) سونے کے رکھے ہر ترس مین چھ چھ سو اعلیٰ درجہ کے زمرد تھے اور ہر درقہ مین تین تین سو یاقوت تھے۔

یہ مکان غیضتہ البنان کے نام سے موسوم کیا گیا اور اپنے بیٹھنے کے لئے ایک ممبر بنوایا اور بہت سی کرسیان تیار کرائین جو دندان فیل کی تھین اور اُنپر سونا منڈھا ہوا تھا بعد اس کے اس بنا پر ایک مکان۔ فرعون مصر کی لڑکی کے لئے بنوایا جس سے سلیمان نے نکاح کر لیا تھا۔ اور شہر صور کے معروف و مشہور صناعون سے اس گھر کے مصارف

سے کے لئے تانبے کے ظروف بنوائے اور مذبح (قربانگاہ) اور مائدہ (میز) بیت المقدس
مین سونے کا تیار کرایا اور پانچ ممبر ہیکل کے داہنی جانب کے لئے اور پانچ بائین جانب
کے لئے معہ آلات طلائی اور انگیٹھیان طلائی کے بنوائین اور وہ ظروف نقرئی وطلائی
جو اس مقدس مکان کے لئے جناب موصوف تک بذریعہ وراثت پہونچے تھے اس پاک
مکان مین لاکر رکھے اور آپ کے فرمانے سے رؤسا اسباط وکاہنین۔ تابوت عہد
(شہادت) کو مقام صیہون (قریہ داؤد) سے اوٹھا لائے اور اوسکو اس مکان مین کروبیون کے
تصویر دن کے بازؤن کے نیچے مسجد اقصیٰ مین رکھا۔ تابوت عہد مین دو لوحین پتھر کی
تھین جنکو جناب موسیٰ علیہ السلام نے الواح منکسرہ (ٹوٹی ہوئی لوحون) کے عوض
بنوایا تھا۔ رؤسا اسباط وکہان۔ تابوت عہد کے ساتھ قبہ قربان (کفارہ کا سرپوش)
اور اوس کے ظروف بھی مسجد مین اوٹھا لائے۔

سلیمان علیہ السلام ایک مشہور یوم مین مذبح کے روبرو کھڑے ہوئے اور
اس خوشی مین بنظر تقرب الی اللہ بائیس ہزار گایون کی قربانی کی۔ بعد اس کے ہر برس
مین تین مرتبہ قربانیان کرتے تھے اور بخور دیتے تھے علاوہ ان قربانیون اور تحفے کے
ہر سال چھ سو چھیاسٹھ ۶۶۶ قنطار سونے کے بیت المقدس پر چڑھاتے تھے۔

سلیمان علیہ السلام کی کشتیان سونا، چاندی، اور قیمتی اسباب، فیل، طاؤس،
وغیرہ لانیکی غرض سے ہمیشہ دریائے ہند مین سفر کرتی رہتی تھین اور مصر سے گھوڑے
اچھے نسل کے منگواتے تھے ہر وقت دو ہزار چھ سو گھوڑے لڑائی کے لئے
تیار رہتے تھے آپکی ایک ہزار بیبیان تھین جنمین سے تین سو حرم تھین۔

ملکہ بلقیس مورخین کے اخبار سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حج کو بھی گئے تھے اور
وہان چند روز ٹھیرے بھی تھے اور ہر روز پانچ ہزار اونٹ پانچ ہزار گائین بیس ہزار بکریان
قربانی کرتے تھے بعدہٗ ملک یمن کی طرف توجہ کیا اور ادسی دن سرزمین صنعا مین جا اترے

ہُدہُد کو طلب فرمایا۔ ہُدہُد اسوقت موجود نہ تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ بلقیس کی خبر لیکر آیا جیسا کہ قرآن پاک مین اس کا بیان آگیا ہے۔

(مترجم) سورہ نمل مین اس طرح مذکور ہوا ہے کہ سلیمان نے ہُدہُد کو طلب فرمایا جب وہ نہ ملا تو آپ نے غصہ مین فرمایا۔ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗ اَولياتنى بسلطن مبين (مین بیشک اوس کو سخت عذاب دونگا۔ یا ہوسکو ذبح کر ڈالونگا۔ اگر اوسنے کوئی عذر معقول نہ بیان کیا) بعد تھوڑی دیر کے ہُدہُد آیا اور اوس نے عرض کیا کہ مین نے ایسے مقام کی سیر کی ہے جسکی آپ کو بھی خبر نہین ہے مین آپ کے پاس سبا سے ایک سچی خبر لایا ہون یہ کہکر سبا کی تعریف کرنے کے بعد عرض کیا اِنِّیْ وَجَدْتُّ امراة تملكهم واوتيت من كل شيئٍ ولها عرش عظيم (مین نے وہان ایک عورت دیکھی جو اوس سرزمین کی مالک ہے اور اوس کو ہر چیز دیگئی ہے اور اوس کا ایک بڑا تخت ہے) وجدتها وقومها يسجدون للشمس من دون الله وزين لهم الشيطن اعمالهم فصدهم عن السبيل فهم لا يهتدون (مین نے اوس کو اور اوسکی قوم کو سواے خدا کے آفتاب کا سجدہ کرتے ہوئے پایا ہے اور شیطان نے اونکے اعمال کو درست کر دیا ہے پس اون کو راہ حق سے اُس نے باز رکھا ہے وہ راہ نہین پاتے ہین) سلیمان کو یہ سُنکر اونکی آفتاب پرستی پر غصہ آیا۔ پھر یہ خیال آیا کہ شاید ہُدہُد اپنی غیر حاضری کی وجہ سے یہ قصہ خلاف واقع بیان کرتا ہو اسوجہ سے آپ نے فرمایا کہ "ہم دیکھینگے کہ تو سچ کہتا ہے یا غلط بیان کر رہا ہے۔ لے یہ خط اونکے پاس لیجا دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہین" ہُدہُد یہ حکم پاتے ہی جناب سلیمان کا خط لیکر اوڑا اور بلقیس کے پاس اوس خط کو ڈالدیا بلقیس نے اوس خط کو اوٹھاکر پڑھا اور اپنے دربار والون سے مخاطب ہو کر بولی یا ايها الملؤا انى القى الى كتب كريم (اے سردارو میرے پاس ایک بزرگ خط بھیجا گیا ہے) انه من سليمان (وہ خط بیشک سلیمان کی جانب سے ہے) وانه بسم الله الرحمن الرحيم الا تعلوا على واتونى مسلمين (وہ بیشک شروع

ہے اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے (مضمون اوس کا یہ ہے) کہ تم مجھ سے
سرکشی نہ کرو اور میرے پاس مسلمان ہو کر چلے آؤ) بلقیس کے درباریون نے اس خط کو سُنکر
اپنی توانائی اور بہادر زمانی کا اظہار کرکے تدبیر کار اوسکی راے پر محول کیا - چونکہ بلقیس ایک ہوشیار
اور انجام بین عورت تھی اوس نے بادشاہون کا یہ دستور بیان کیا کہ جب وہ کسی شہر مین داخل ہوتے
ہین تو اوس کو وہ خراب کر ڈالتے ہین اور اوس کے سربرآوردہ اور معزز آدمیون کو ذلیل کرتے
ہین پس ایسا ہی یہ بادشاہ بھی کرے گا - بعد اس کے اُس نے یہ راے قائم کی کہ سلیمانؑ کے
پاس کچھ تحائف بھیجے جائین اس سے اونکی نیت اور طبیعت کا اندازہ معلوم ہو جائیگا درباریون نے
اوسکی اس راے سے اتفاق کرکے سلیمانؑ کی خدمت مین تحائف روانہ کئے سلیمانؑ نے اون
تحائف کو واپس کر دیا اور اپنی سطوت و جلالت کی ایک خوفناک دہمکی دی - بعد ازان اس کو نمونہ قدرت
الٰہی دکہانے کی غرض سے آپ نے اہل دربار سے فرمایا "تم مین سے کوئی ایسا ہے جو اُسکے
تخت کو اوٹھا لائے اس سے پہلے کہ وہ مسلمان ہو کر میرے پاس آئے" ایک جن نے جوابدیا
انا اتیک به قبل ان تقوم من مقامک (مین اوسکو تمھارے پاس لائے دیتا ہون اس سے
پہلے کہ تم اپنے دربار سے اوٹھو) وانی علیه لقوی امین (اور بیشک مین زور آور اور امانت
دار ہون) سلیمانؑ اسکا جواب لا و نعم کا نہ دینے پائے تھے کہ قال الذی عنده علم من الکتاب
انا اتیک به قبل ان یرتد الیک طرفک (اس شخص نے جس کے پاس کتاب الٰہی کا
علم تھا بولا یعنی (اصف بن برخیا از فرزندان شمویل) مین اوس کو تمھارے پاس چشم زدن مین لاتا
ہون) چنانچہ چشم زدن مین بلقیس کا تخت آموجود ہوا سلیمانؑ نے کسی مصلحت سے اسکی
ہیئت موجودہ بدلوادی جب بلقیس آئین تو اون سے کہا گیا اهکذا عرشک (کیا اسی
طرح کا تیرا تخت ہے) قالت کانه هو (بلقیس نے کہا کہ گویا یہ وہی ہے) واوتینا العلم من
قبلها وکنا مسلمین (ہمکو علم اس آزمائش سے پہلے دیا اور ہم آپکی نبوت پر پہلے سے ایمان
لائے ہوئے تھے) بعدہٗ سلیمانؑ نے بلقیس کو توحید کی تعلیم کی اور بت پرستی سے روکا اور پھر

وہ محل یا دربار خاص مین داخل کی گئین۔ بلقیس نے فرش آبگینہ کو پانی تصور کرکے اپنے ازار کے پائچے اوٹہائے سلیمانؑ نے کہا کہ یہ محل شیشے سے بینڈا ہوا بناگیا ہے بلقیس کو اپنی اس ناقہمی پر ندامت ہوئی کلام مجید کے آیات سے بلقیس سے جناب سلیمانؑ کا نکاح کرنا ثابت نہین ہوتا اور مورخین ومفسرین کے اقوال اس واقعہ نکاح مین مختلف ہین۔ اس واقعہ کے علاوہ یہ تین واقعے (ایک) گہوڑونکی قربانی کرنے کا۔ دوسرے موچہ کا قصہ تیسرے انگشتری کے گم ہونے اور دیو کا آپ کے جگہہ پر متمکن ہونے کے ماجرے بیان کئے جاتے ہین۔ بخیال طوالت ہم اسکو قلم انداز کرتے ہین۔ کلام مجید مین یہ واقعات مذکور وموجود ہین۔ انتہے کلام المترجم

بلقیس نے آپ کے خدمت مین بہت سے تحفے بھیجے تھے آپ نے اونکو قبول نہ فرمایا بلقیس نے آپکی اطاعت قبول کرلی اور آپ کے دین پاک مین داخل ہوگئی اور اپنی حکومت وسلطنت کو جناب موصوف کے سپرد کردیا اور آپ کو ملک یمن مین لیگئی سلیمانؑ نے اوس کو نکاح کرنیکی ہدایت کی اوس نے بادشاہت کی وجہ سے انکار کیا سلیمانؑ نے فرمایا کہ دین مین داخل ہوکر انکار اس سے نکرنا چاہئے تب بلقیس نے سد وبن زرعہ سے نکاح کی خواہش ظاہر کی آپ نے اس کا نکاح اوس سے کردیا اور اوس کو ملک یمن پر اپنے طرف سے گورنر مقرر کرکے بلقیس کو بدستور وہان کا حاکم اعلیٰ بنا رکہا اور آپ شام کی طرف لوٹ آئے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے بلقیس سے نکاح کرلیا تھا۔ اور اوسکے دیکہنے کو ہر ماہ مین ایک مرتبہ آپ تشریف لیجاتے تھے اور تین روز تک وہان ٹہرتے تھے۔ واللہ اعلم۔

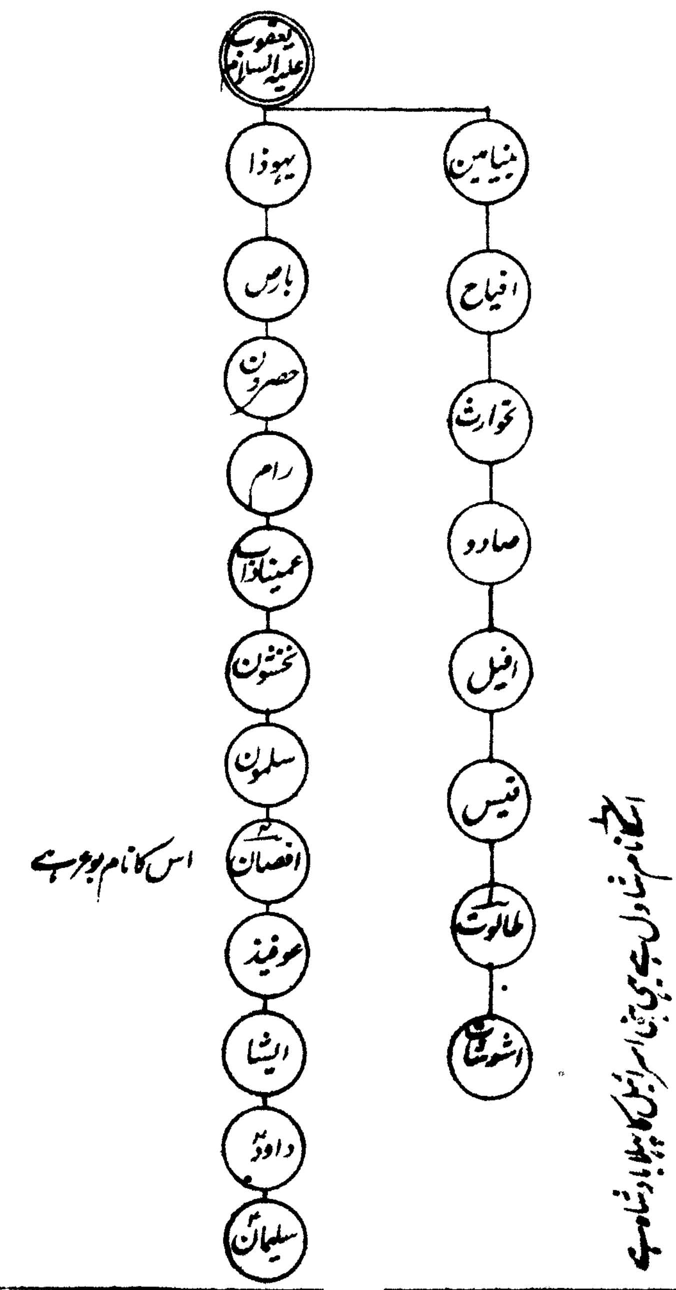
علماء بنی اسرائیل حجاز اور یمن مین سلیمانؑ کے جانے سے انکار کرتے ہین اور ملک یمن پر قبضہ حاصل کرنے کی یہ صورت ظاہر کرتے ہین کہ آپ نے یمن پر ملکہ سبا سے خط وکتاب کے ذریعہ سے قبضہ حاصل کیا تھا وہ خود آپ کی خدمت مین

یروشلیم مین آئی تھی اور ایک سو بیس قنطار سونے اور مروارید و جواہرات اور مشک وغیرہ وغیرہ ہدیۃً ارسال کیا تھا آپ نے اوس کو نہایت مستحسن خلعت مرحمت فرمایا تھا اور اوس سے بحسن سلوک ملے تھے اور وہ پھر وہان سے واپس آئی تھی۔ ھکذا فی کتاب الانساب من کتبھم۔ (ایسا ہی کتاب الانساب مین ہے جو انکی کتابون سے ہے)

سلیمانؑ کے اخیر زمانہ حکومت مین ہدد ور بادشاہ ارمن نے دمشق مین اور ہداد بادشاہ ادوم نے بغاوت کی تھی اور آپنے جمیع اعمال بیت المقدس پر سبط افرائیم سے یربعام بن نباط کو حاکم مقرر کردیا تھا وہ نہایت جابر اور ظالم نکلا۔ اللہ تعالی نے بذریعہ وحی بتوسط اخیا نبی کے اوسکی تولیت وحکومت پر عتاب ظاہر فرمایا سلیمانؑ نے اس سے مطلع ہوکر اوس کے قتل کا قصد کیا۔ مگر وہ اس واقعہ سے آگاہ ہوکر مصر کی طرف بھاگ گیا اور وہان پہونچکر فرعون مصر کی لڑکی سے نکاح کرلیا جس سے اوس کا لڑکا ناباط نامی پیدا ہوا اور یہ مصر ہی مین ٹھیر رہا۔

سلیمانؑ کا انکی حکومت کے چالیسوین برس یا بروایت دیگر۔ باون برس کے بعد انتقال ہوگیا، اپنے باپ داؤدؑ کے قریب دفن کئے گئے۔ اِنکے بعد بنی اسرائیل کی حکومت مین تفرقہ پیدا ہوگیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی۔

حضرت سلیمانؑ بن داؤدؑ کا شجرۃ النسب



سلیمان علیہ السلام کے انتقال کے بعد بنی اسرائیل نے اون کے لڑکے رجبعم کو اون کا جانشین کیا۔ رجبعم نے زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لی۔ عمارات بیت لحم وغزہ وصور وایلہ مین اضافہ کیا، بنی اسرائیل پر تشدد کرنے لگا۔ بنی اسرائیل نے اوس سے ضرایب (ٹیکس) کی تخفیف چاہی مگر وہ انکو اس رعایت کے دینے کے عوض اور محاصل بڑہانے کا خواستگار ہوا۔ بنی اسرائیل اوس کی ان زیادتیون سے برداشتہ خاطر اور عہد شکنی پر مائل ہوئے۔ اسی زمانہ مین یربعم بن بناط مصر سے آگیا کل بنی اسرائیل نے سوائے سبط یہودا اور بنیامین کے اس کی حکومت تسلیم کرلی اور اوس کے ہمراہ لڑائی کو نکلے۔ فریقین نے صف آرائی کی لیکن اوسوقت کے کسی نبی کے کہنے سے فریقین معرکہ آرائی سے باز رہے اور باہم صلح کرلیا۔

رجبعم کی حکومت کے پانچوین سال شیشاق بادشاہ مصر نے بیت المقدس پر چڑہائی کی۔ رجبعم لڑائی کے میدان سے بہاگ نکلا شیشاق نے اوس کو لوٹا اور اوس پر جزیہ مقرر کیا۔ بعد چندے پھر بنی اسرائیل اوس کے مقابلہ کو آئے اور اوس کو بیت المقدس سے نکال باہر کیا اس کے بعد بنی داود بنی یہودا اور بنیامین پر بیت المقدس عسقلان غزہ۔ دمشق۔ حلب حمص۔ حماۃ۔ اور اوس کے سرحدی مقامات سرزمین حجاز مین حکومت کرنے لگے اور اسباط عشرہ نے اطراف نابلس فلسطین پر قبضہ حاصل کرلیا اور شام کے شرق شمال متصل فرات وجزیرہ شہر شومرون (شمرہ یا سامرہ) مین جا ٹھیرے اور اوس کو اپنا دار السلطنت بنالیا۔ اسی افتراق و اختلاف پر بنی اسرائیل تا زمان انقراض حکومت قایم رہے اور اُس پریشانی مین مبتلا ہوگئے جسکو اللہ تعالیٰ نے اُنکے لئے لکھدیا تھا جیساکہ ہم اوس کو آئندہ بیان کرینگے۔

اِن واقعات کے بعد رجبعم اپنی حکومت وسلطنت کے سترہوین برس مرگیا اُسکے بعد سبط یہودا اور بنیامین پر بیت المقدس مین اوس کا لڑکا ابیاذ حکومت کرنے لگا یہ

اپنے باپ سے سیرتاً بہت مشابہ تھا نہایت درجہ کا عابد اور صائم تھا۔ اس کا پورا زمانۂ
حکومت یربعم ابن بناط اور بنی اسرائیل سے لڑائی لڑنے مین صرف ہوا ایک دن بھی
فراغت سے نہین بیٹھنے پایا تا آنکہ اپنی حکومت کے تیسرے سال کو پورا کرکے مرگیا
اس کے بعد اس کا لڑکا آسا ابن افیاذ تخت سلطنت پر بیٹھا اس کا زمانہ حکومت کسیقدر
دراز ہوا یہ نہایت نیک طبیعت اور اپنے دادا داؤد کے عادات و اخلاق پر تھا اس کے
زمانہ مین بنی اسرائیل مین متعدد انبیا مبعوث ہوئے اس کی حکومت کے دوسرے
سال یربعم ابن نباط کا انتقال ہوگیا اور بجائے اس کے اس کا لڑکا ناداب تخت نشین
ہوا اور تھوڑے ہی دنون کے بعد یعشا بن اخیا اوس کو مارکر آپ تخت حکومت پر بیٹھ گیا
جیسا کہ ہم انکے اخبار مین بیان کرین گے بعد ازان اس سے اور اسا ابن افیاذ سے
لڑائی چھڑ گئی۔ اسا موقع پاکر شاہ دمشق کو اپنے ہمراہ لیکر یعشا پر چڑھ آیا جن دنون یہ نیزرعے
آباد کرنے مین مصروف تھا یعشا اس ناگہانی حملہ کا مقابلہ نہ کرسکا اور نہایت بے
سر و سامانی سے آلاتِ بنا چھوڑکر بھاگ گیا اسا ابن افیاذ بادشاہ قدس (بیت المقدس)
اون اسباب کو اوٹھا لایا اور اوس سے قلعے بنوائے بعدہٗ بنی داؤد پر زارح بادشاہ
کوش نے ایک لاکھ فوج سے حملہ کیا اسا نے نہایت جوان مردی و مردانگی سے اوسکا
مقابلہ کیا اور نہایت سخت ہزیمت دیکر اوس کو بھگا دیا اسا اور اسباط مین سامرہ پر
برابر لڑائیان ہوا کین اوسی کے زمانہ مین سامرہ لوٹا گیا تھا۔ کما نذکرہ

انسا نے اکتالیس سال حکومت کرکے انتقال کیا بعدہ اوس کا لڑکا یہوشافاط
حکومت کی کرسی پر بیٹھا یہ اپنے باپ سے سیرتاً بہت ملتا تھا اس کا زمانہ اہل سامرہ
اور اوس کے حکمرانون کے ساتھ صلح مین منقضی ہوا اس کے زمانہ مین بادشاہ عمالقہ
(یا بروایت دیگر ارومر) نے اس پر حملہ کی کوشش کی تھی اور کچھ فوجین مجتمع کرکے اسکی
طرف بڑھا تھا۔ اس نے خبر پاکر اوس کا مقابلہ کیا اور نہایت ناکامی سے پسپا کرکے اونکے

مال و اسباب کو لوٹ لیا تھا۔

اس کے زمانہ حکومت مین انبیا علیہ السلام سے الیاس[۱] بن شوباق اور الیسع[۲] بن شوبوات علیہما الصلوٰۃ تھے۔

ابن عمید کہتا ہے کہ ایلیا اورنحیا اورعبودیا کی کشتیان ہند سے قیمتی قیمتی اسباب لایا کرتی تھین۔ ایک مرتبہ ہوائے مخالف سے کشتیان ٹوٹ اور ڈوب گئین۔ اس نے پچیس[۳] برس تک حکومت کی اس کے مرنے کے بعد اس کا لڑکا یہورام تخت نشین ہوا اروم نے بدعہدی کی اور اپنی جنس مین سے ایک کو اپنا حاکم مقرر کرلیا یہورام نے سنکر اونپر حملہ کیا اور اونکو پریشان اور قتل و قید کرکے لوٹ آیا پھر وہ لوگ بدستور اپنی بغاوت پر قائم رہے اسی کے زمانہ مین بادشاہ موصل اور اسباط مین جو سامرہ مین تھے لڑائی شروع ہوئی اور ایک زمانہ تک وہ لڑائیان جاری رہی۔

ابن عمید کہتا ہے کہ بنی مواب، بنی یہوذا کو دو سو بکریان سالانہ جزیہ دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہون نے یہ جزیہ نہ پہونچایا۔ ملوک قدس اور سامرہ متفق ہوکر انکی لڑائی کو نکلے اور سات روز تک انکو محاصرہ مین رکھا انھین دنون مین جب پانی مفقود ہونیکی وجہ سے الیسع نبی نے دعا کی اور وادی جاری ہوگئی تو اہل مواب پانی کے طمع مین نکلے بنی اسرائیل نے موقع مناسب پاکر اونپر حملہ کردیا اور اون کو نہایت سختی سے قتل او قید کیا۔ یہورام ہی کے زمانہ حکومت مین ایلیا نبی اوٹھالئے گئے اور اونکے اسرار الیسع نبی کیطرف منتقل ہوگئے اسکے زمانہ مین انبیا سے عبودیا نبی بھی تھے پھر اسنے اپنی حکومت کے آٹھوین برس مین انتقال کیا اور...

[۱] الیاس علیہ السلام — جناب الیاس بن شوباق علیہ السلام، یوشع بن نون کے اولاد سے تھے۔ اللہ جل شانہ نے انکو اہل بعلبک کی طرف مبعوث کیا تہا وہ لوگ بعل نامی بت کی پرستش کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ آیہ کریمہ اتدعون بعلا وتذرون احسن الخالقین (کیا تملوگ بعل کو بلاتے یعنی پرستش کرتے) ہو اور چھوڑ دیتے ہو (احسن الخالقین کو) مین ارشاد فرمایا ہے جناب ممدوح شریعت موسوی کے پابند تھے اور اوسی کو تازہ اور لوگون کو اوسکی تعلیم فرماتے تھے۔

داواداؤدہ کے قریب دفن کیاگیا۔

اس کے بعد اس کے لڑکے اَخزیاہو نے زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لی اسکی ماں عَتَلیا[1] بنت عمری، اجاب بن عمری کی بہن تھی۔ اخزیاہو نے تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے ماموں اجاب کا چال چلن اختیار کیا اور ایک یا دو برس حکومت کی بادشاہ جزیرہ اور موصل پر چڑھائی کی اس لڑائی مین اس کے ماموں اجاب کے لڑکے یورام والی سامرہ نے بھی اس کا ساتھ دیا چنانچہ یہ دونوں والی جزیرہ اور موصل سے لڑ بھڑ کر واپس آئے۔ یہوشافاط بن الیشا نے جو منسی بن یوسف کے نسل سے تھا اور یورام بن اجاب کے قتل کے فکر مین تھا۔ موقع پاکر ایک ہی وقت مین دونوں کو قتل کر ڈالا۔

ابن عمید کہتا ہے کہ یورام بن اجاب والی سامرہ معہ اُخزیاہو کے اردم اور بروایت دیگر کلعاد سے لڑنے کو گیا تھا اور اوسی لڑائی مین یہ دونوں مارے گئے تھے۔ اس کے زمانہ مین انبیاء علیہم السلام مین سے الیشع اور عاموراور فنحا نبی تھے

اُخزیاہو کے بعد اوس کی ماں عتلیا بنت عمری حکومت کی کرسی پر بیٹھی۔ اسکی حکومت قدس مین خوب ترقی پذیر اور پُرزور ہوئی اس نے کُل بنی داؤد کو مار ڈالا لیکن مشیت ایزدی سے یُواش (اُخزیاہو کا رضاعی بیٹا) اِس کے پنجۂ ظلم سے بچ رہا اوس کو اوس کی پھوپھی یہوشبع بنت یہورام نے بیت المقدس کے کسی گوشہ مین چھپا رکھا تھا اور اس راز سے اپنے شوہر یہودیادع کو آگاہ کر دیا تھا جو اون دنوں کاہن اعظم تھا۔ جب یواش کا ساتواں سال پورا ہوگیا اور بنی یہودا عتلیا کے ناپسندیدہ کاموں سے بیزار ہوکر یہودیادع کاہن کے پاس مجتمع ہوئے اور اوس کی حکومت سے بیزاری ظاہر کی۔ یہودیادع کاہن نے یواش بن اَخزیاہو کو ظاہر کیا۔ اُن لوگوں نے اوسکی بیعت کی اور اوس کے ساتھ ہوکر اوس کے نانی عتلیا اور اون لوگوں سے جو اوس کے ہمراہ تھے لڑے اور اونکو تباہ و پریشان

[1] کتاب اسرائیلیات مین اس کا نام اضالیہ لکھا ہے بعضے اسکو کہتے ہین کہ یہ سلیمان علیہ السلام کی لونڈیوں مین سے تھی۔

کردیا یواش بہ تدبیر و انتظام یہودیادع کاہن حکومت کرنے لگا۔ بعد چندے یواش
بُت پرستی پر مائل ہوا۔ زکریا نبی نے منع کیا اس نے اون کو شہید کر ڈالا۔ اس کے
زمانہ حکومت مین الیسع اور عوفریا اور زکریا نبی تھے۔ یہودیادع کاہن کا یواش کی حکومت کے
تیئسوین برس انتقال ہوا۔ بعد اس کے کہ یواش نے بیت المقدس مین کسی قدر تجدید
کی تھی اور اوس کی حکومت کے اڑتیسوین برس مین الیسع نے وفات پائی اسی کے
زمانہ مین شریال جو کسدانیون کا بادشاہ بابل مین تھا اور بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ
نینوی اور موصل نے اور ابن عمید کہتا ہے کہ بادشاہ شام نے بیت المقدس پر حملہ کیا
اس نے کل وہ اسباب و مال جو شاہی خزانہ اور بیت المقدس مین تھا دیدیا اور اوسکی
اطاعت قبول کرلی تا آنکہ اوس کے ارکین دولت اور وزرا نے اوس کو مار ڈالا
اور بجائے اوس کے اوس کے لڑکے امصیا ہو کو تخت نشین کیا۔ تھوڑے دنون

زکریا علیہ السلام	ﺎﻪ حضرت زکریا ابن ازن سلیمان ابن داؤد کی اولاد سے تھے۔ ایشاع بنت عمران بن ماثان

سے آپ نے نکاح کیا اور بڑھاپے مین جب اولاد ہونے سے ناامید ہو گئے تھے حضرت
یحییٰ نبی آپکی دعا سے پیدا ہوئے ان دونون بزرگون کا تذکرہ کلام مجید مین آگیا ہے ایشاع بنت
عمران، مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام کی بہن تھین۔ ہیرودس بادشاہ نے اپنی محبوبہ کی ترغیب سے
یحییٰ نبی کو ذبح کر ڈالا زکریا علیہ السلام یہ سنکر اوس کے خوف سے بھاگے اور بیت المقدس کے
قریب پہونچکر ایک باغ مین داخل ہوئے ایک درخت نے بحکم الہی آپکو پکارا جب آپ اوس کے قریب گئے
تو وہ شق ہو گیا آپ اوس مین چھپ گئے قضا کار آپ کے چادر کا ایک کونا باہر نکلا رہا۔ بادشاہ ہیرودس
کے آدمی آپ کے تعاقب مین آئے ہوئے تھے اور آپ کو ڈھونڈھ رہے تھے شیطان نے اونکو
اس درخت تک پہونچا دیا جس مین جناب زکریا چھپے تھے اور چادر کا کونا دکھا کر اپنے قول کو یقین کے
درجہ پر پہونچایا اون ناعاقبت اندیشون نے آرہ سے اوس درخت کو چیر ڈالا اور زکریا شہید
ہو گئے۔

بعد بنی اسرائیل نے اوس سے سرکشی شروع کی وہ اپنی مان کی اعانت سے اونپر غالب آیا اور باغیون کو تہ تیغ کرکے ارومؔ کے طرف بڑہا اور اونپر بھی اس کو فتحیابی حاصل ہوئی اور اون مین سے تقریباً بیس ہزار کو مار ڈالا۔ بعدازان بادشاہ اسباطؔ نے (جو سامرہ مین تھا) اس پر فوجکشی کی۔ اس نے اُس کا مقابلہ کیا لیکن اوس کو ہزیمت ہوئی اور یہ گرفتار کرلیا گیا بادشاہ اسباطؔ نے اس کے گرفتاری کے بعد بیت المقدس کا محاصرہ کیا اور اُس کے شہر پناہ کے چار سو ذرع دیوار کو منہدم کر ڈالا اور شاہی محل کے خزانہ اور ہیکل کے مکان کے اسباب اور مال اور ظروف و جواہرات کو لوٹ کر سامرہ کو واپس آیا اور یہان پہونچکر اوس نے اَمَضیاؔ ہو بادشاہ بیت المقدس کو رہا کردیا۔

اَمَضیاؔ ہو بیت المقدس مین پہونچکر شہر پناہ کے منہدم دیوارونکو درست کرکے حکومت کرنے لگا بعد چندے بنی داؤد اس کی طرز حکومت سے بیزار ہوگئے اور اس کے حکومت کے ستائیسوین سال اس کو مار کر اس کے لڑکے عزریاہوؔ کو حکومت کے لئے منتخب کیا اس کے زمانہ مین یوناؔن اور ناحومؔ نبی تھے۔ اور عاموسؔ کو بھی اس کے عہد حکومت مین نبوت دیگیئی تھی۔

عزریاہوؔ نے ترپن سال تک حکومت کی۔ اس اثنا مین بہت سی تبدیلیان واقع ہوئین۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسکی حکومت کے پانچوین سال ابتدا اَ شمسی دورہ کے مطابق سنہ ایجاد کیا گیا اور چھٹوین برس موصلؔ سے ارمینون کو حکومت جاتی رہی اور ملوک بابلؔ کے ماتحت ہوگئے اور بائیسوین برس بادشاہ بابلؔ فولؔ نامی نے شہر سامرہ پر حملہ کیا اور اس کے ستئیسوین سال جلوس مین یونانیون پر سب سے پہلے اونکے بادشاہ نے شہر انقیاسؔ مین حکومت کا رتبہ حاصل کیا اور اسی کے سلطنت کے اکیاون برس بعد بختنصرؔ اول بابلؔ کا بادشاہ ہوا اسی کے عہد حکومت مین رومؔ کا اول بادشاہ قردسؔ نامی بھی تھا اس کے زمانہ مین۔ یہوشعؔ۔ غوزیا۔ اموصؔ۔ اشعیاؔ

یونس۱؎ بن متی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے تھے اسکی لشکر کی تعداد تین لاکھ بیان کیجاتی ہے

یونس علیہ السلام | یونس بن متی بنی اسرائیل کے انبیاء مرسلین سے شمار کئے جاتے ہین
جیساکہ "وان یونس لمن المرسلین" (اور بیشک یونس ہے مرسلین سے) ثابت ہوتا ہے
لیکن اسنکے لئے کوئی مخصوص کتاب نازل نہین کیگئی تھی شریعت موسوی کے پابند تھے اور اہل نینوی
(سرزمین موصل) کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ مدتون یہ وعظ وپند کرتے رہے مگر اون مین سے
جب کوئی شخص آپ پر ایمان نہ لایا تو آپ نے اللہ تعالی سے انپر عذاب نازل کرنے کی دعا کی خدا تعالی
نے عذاب بھیجنے کا وعدہ کیا جب اوس عذاب کے نزول کا وقت آیا تو جناب موصوف شب کیوقت
شہر سے باہر چلے آئے۔ صبح ہوتے ہی بقدار شہر ایک ابر سرخ نمودار ہوا اور اوس سے چنگاریان
نکلنے لگین اہل شہر نے یونسؑ کو اس غرض سے تلاش کرنا شروع کیا کہ اگر وہ ملتے تو اہل شہر اونپر
ایمان لاتے۔ توبہ کرتے۔ لیکن وہ کہان ملنے والے تھے وہ اس شہر کے سرحد سے بوجہ غصہ
باہر جاچکے تھے۔ بادشاہ نے اہل شہر سے کہا کہ اگر یونس نبی تمھارے درمیان سے چلے گئے
ہین تو کچھ خدائے تعالی تم سے نہین گیا ہے چلو شہر کو چھوڑ دو اور میدان مین چلکر توبہ کرو چنانچہ
اہل شہر بادشاہ کے کہنے سے شہر چھوڑ کر میدان مین گئے اور تین روز تک گریہ وزاری کرتے رہے
چوتھے روز انکی دعا قبول کرلیگئی اور یہ عذاب اون سے اوٹھا لیا گیا اہل شہر اپنے شہر مین
واپس آئے۔

یونسؑ اہل شہر سے بیزار ہوکر رفتہ رفتہ دریا کے کنارے پر پہونچے اور ایک کشتی پر سوار
ہوکر روانہ ہوئے جب کشتی نصف دریا مین پہونچی اور کشتی کو ہوائے مخالف سے نقصان پہونچتا نظر
آیا تب آپ کو اپنی خطا کا ادراک ہوا۔ قصہ مختصر آپ نے اپنے کو دریا مین ڈالدیا کشتی تو روانہ ہوگئی
اور آپ کو مچھلی نے نگل لیا چالیس روز اوس کے پیٹ مین رہے اکتالیسوین روز بحکم الہی اوسکے
پیٹ سے نکلے آپ مین اس قدر توانائی باقی نہ رہی تھی کہ حس وحرکت کرتے یا باہر چلتے پھرتے چالیس
روز دریا کے کنارے پڑے رہے اللہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے رزق پہونچاتا رہا جب

احکام توریت کی مخالفت کی وجہ سے اسکے زمانہ کے کاہن نے بددعا دی چنانچہ عزیاہ
عارضہ برص مین مبتلا ہوکر ایک برس تک خانہ نشین رہا اور اوس کا لڑکا یوآب سلطنت
کے کاروبار دیکھتا رہا ہیرودیوتس مورخ روم کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ مین کسدانیون کا
اخیر بادشاہ بابل شیردیال اپنے سپہ سالار نباطین الآدریں کے ہاتہ مارا گیا اور اربات
حکومت بابل پر متمکن ہوبلاسکے کہ اس نے بہت لڑائیاں کین اور قوط اور عرب فقفاء
سے لڑا اور وہان سے کامیاب ہوکر لوٹا بعد عزیاہ اپنے حکومت کے ترپن برس
کے بعد مرگیا اور بجاے اوس کے اوس کا لڑکا یوآب تخت نشین ہوا یہ نیک
اور متقی تہا اسکے زمانہ حکومت مین ہوشیع۔ اشعیا۔ یوئیل۔ عوفد انبیاء کرام علیہم السلام
تہے۔ اسی کے زمانہ مین بادشاہ جزیرہ نے ابتداً یہود پر غلبہ حاصل کیا جو سریائیکن
کے نام سے معروف تہے اور یوآب اپنی حکومت کے سولہوین سال مرگیا تب
اوس کا لڑکا آحاز حکومت کی کرسی پر بیٹہا اور اپنے آبا و اجداد کے طریقون سے
مختلف ہوگیا اور بنی اسرائیل بت پرستی کرنے لگے ارسن بامداد بادشاہ موصل
ان سے لڑا اور دمشق کا محاصرہ کرکے اوس پر قبضہ کرلیا اور جہانتک
اوس سے بن پڑا وہ اوسکو لوٹ کر واپس ہوا پہر آحاز ان کے مقابلہ
پر نکلا ایک لاکہ بیس ہزار یہودی مارے گئے اور آحاز پسپا ہوکر بہاگا
ہیرودیوتس کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ حکومت مین مارس کی حکومت کیرش

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۹) انہین چلتے پہرنے کی توانائی آگئی تو پہر وہ اوسی شہر کیطرف بہیجے گئے
جہان سے آپ غصہ ہوکر چلے گئے تہے۔ وہ لوگ تعداد مین ایک لاکہ یا اس سے کچہ زیادہ تہے۔
اس کا ذکر قرآن شریف مین آگیا ہے۔ نظیر کے لئے یہی ایک امت ہے کہ اوسپر عذاب آیا اور
وہ اوسوقت ایمان لے آئے اور توبہ کرنے سے بچ گئے ورنہ جس گروہ پر جب کبہی کوئی عذاب آیا
تو اوسوقت اون کے ایمان لاتے اور توبہ کرنے سے وہ عذاب اوٹہایا نہین گیا۔

بادشاہ فارس کے ہاتھون خاتمہ ہوا اور اون کی حکومت و سلطنت اسکی طرف
منتقل ہو آئی۔ ابن عمید مسیحی سے روایت کرتا ہے کہ آماز کے زمانہ حکومت
مین خزنجہ باسستنا یونان۔ روم پر غالب آ سے تھے اور شہر روتہ کو
لوٹ لیا ہر وشیوش یہ بیان کرتا ہے کہ اس کے زمانہ سلطنت مین لاطینین
ارض انطاکیہ رومکس پر بیرمرکیر حاکم ہوا اور شہر رومہ آباد کیا۔
اس کے بعد سولہ برس حکومت کر کے آماز مر گیا اور اوسکا لڑکا حزقیا ہو
تخت حکومت پر بیٹھا اس نے بت پرستی یکقلم بند کر دی اور اپنے جد اعلیٰ داؤد
کے قدم بقدم چلنے لگا ملوک بنی یہودا مین اسکا ہمشل کوئی بادشاہ نہین ہوا
ملوک موصل و بابل و کورش سے مخالفت کی اور بنی فلسطین کو فاش شکست
دیکر اون کے قصبات کو اوجاڑ ڈالا۔ اس کے اور اسکے باپ کے عہد حکومت مین
تیلگشار بادشاہ جزیرہ و موصل نے سامرہ مین اسباط پر حملہ کر کے اون پر جزیہ
قایم کیا پھر اس کے زمانہ مین شلیشار اون کے طرف آیا اور اون کے ملک
کو چھین لیا پھر اس کی حکومت کے چوتھے برس رفین بادشاہ دمشق نے
اس پر حملہ کیا اور بغیر کسی لڑائی کے لوٹ آیا۔ اور چودھوین سال مین سنحاریف
بادشاہ موصل بعد فتح سامرہ اس پر حملہ آور ہوا اور اوس نے بنی یہودا کے
اکثر شہرون کو فتح کر لیا۔ اور اوس کو بیت المقدس مین گھیر لیا۔ حزقیا ہو نے
تین سو قنطار چاندی اور تیس قنطار سونے کے اور ہیکل اور شاہی محل کا
کل مال سنحاریف کو دیکر واپس کر دیا پھر بعد چندے وہ عہد ٹوٹ گیا اور سنحاریف
نے دوبارہ بیت المقدس پر حملہ کر کے اوسکا محاصرہ کیا اور اوس نے
اوس رقم معینہ کے لینے سے انکار کیا اور یہ کہلا بھیجا کہ وہ کون شخص ہے
کہ جسکا خدا اوسکو میرے ہاتھون سے نجات دے جب تک مین اس کو

سنجات مددن بنی اسرائیل اس کے ان کلمات کو سنکر ڈرے اور شعیا نبی سے دعا کے خواستگار ہوے۔ شعیا نبی نے دعا کی سنجاریف کے لشکر مین طاعون پہوٹ نکلا ایک ہی رات مین ایک لاکھ بیس ہزار سپاہی مر گئے سنجاریف مجبور ہوکر نینوی اور موصل کے طرف لوٹا اتہا۔ راہ مین خود اوس کے لڑکون نے اس کو مار ڈالا اور بیت المقدس کے طرف بہاگ گئے تب اسکا لڑکا سرحون تخت حکومت پر بیٹہا۔ طبری کہتا ہے کہ بادشاہ بنی اسرائیل نے سنجاریف کو قید کر لیا تہا لیکن اشعیا نبی نے بالہام خدا اسکو چہوڑ دیا۔

پہر حزقیا ہوا انتیس [۲۹] سال حکومت کر کے مر گیا اور اوس کا لڑکا منشا تخت حکومت پر بیٹہا یہ نہایت ہی بدکار اور کج خلق تہا اسکے حرکات و سکنات بدرجہ نہایت نامطبوع تہے۔ دینی کام مین یہ نہایت بد اطواری کرتا تہا شعیا نبی نے اوس کو اوس کے افعال ناپسندیدہ سے روکنا چاہا اوس کو آپکی ہدایت و رہنمائی ناگوار گزری اوس نے جناب موصوف کو آرہ سے چروا ڈالا اور انہین کے ساتہ صلحا کے ایک گروہ کو قتل کر ڈالا۔ ابن عبید کہتا ہے کہ اوسکے حکومت کے انتیسوین [۲۹] سال سنجاریف صغیر نے مملکت موصل پر قبضہ حاصل کیا اور سنہ [۲۵] جلوس مین بادشاہ یواش نے بورنطیہ آباد کیا جسکو قسطنطین نے تجدید کر کے اپنے نام سے موسوم کیا اور [۵۱] سنہ جلوس مین سنجاریف بادشاہ موصول نے قدس شریف پر فوج کشی کی تین برس کے محاصرہ کے بعد [illegible] سنہ جلوس مین اوس کو فتح کیا۔

منشا کے بعد اوس کا لڑکا اموں حکومت کی کرسی پر بیٹہایا گیا۔ اس کی حالت بعینہ اس کے باپ کی سی تہی اس لئے صرف دو برس تک حکومت کی تیسرے برس کے شروع مین اس کے غلامون نے اس کو مار ڈالا بعد ازان بنی یہود نے متفق ہو کر ان غلامونکو مار ڈالا اور اسکے لڑکے یوشیا کو بادشاہ

بنایا اس نے نہایت سلامت روی کی چال اختیار کی تعبین کو توڑ ڈالا۔ دینی کام
مین مضبوطی سے کام لینے لگا۔ بتون کے مجاورون کو قتل کر ڈالا اور ادن مکانات
اور قربانگاہون کو مسمار کرا دیا جن کو یربعام ابن نباط نے بنوایا تھا۔ اس کے زمانہ
حکومت مین صفنیا اور کلدی اور ناحوم نبی تے اسی کے عہد مین نبی الدون مین
ارمیا بن الحیا کو نبوت دی گئی ادنہون نے بنی اسرائیل کو جب بابل کے طرف
ستر برس کی جلاوطنی کی خبر دی تو یوشیا نے قبہ قربان اور تابوت عہد کو لیکر ایک
گڑھے مین دفن کر دیا جسکا پتہ کسی کو معلوم نہوا اسی کے عہد حکومت مین مجوس
نے بابل کو لیلیا۔ اس کی حکومت کے اکتسوین برس مین فرعون اعرج
نے مصر پر قبضہ حاصل کر لیا اور مسیح کے لڑائی کو فرات کے طرف نکلا یوشیا
بہی اوس کے مقابلہ پر آیا۔ اور لڑائی کے میدان مین ۳۲ برس حکومت
کر کے ایک تیر کے صدمہ سے مر گیا جبکہ وہ شکست پا کر بہاگا جا رہا تھا۔ بعدہٗ
اس کا لڑکا یواٰش (جسکو یہویاحاز بہی کہتے ہین) حکومت کرنے لگا۔ اس نے
توریت کے احکام کو بالکل معطل اور بیکار کر دیا بدکرداری شروع کر دی۔
فرعون اعرج نے اسپر فوج کشی کی اور اس کو گرفتار کر کے مصر کے طرف
والپس آیا مصر مین پہونچکر یواٰش کا انتقال ہوگیا۔ فرعون الاعرج نے ممالک
بنی اسرائیل پر سو قنطار چاندی اور بیس قنطار سونے کا خراج مقرر کیا۔
یواٰش کا زمانہ حکومت۔ صرف تین مہینے رہا۔

یواٰش کے بعد بنی اسرائیل نے الیاکیم بن یوشیا کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا
یہ بہی نہایت بدطینت اور کافر تھا اور فرعون عرج کے لئے بنی یہوداسے علی قدر
حیثیت خراج وصول کرتا تھا۔ اسکی حکومت کے ساتوین برس بخت نصر بادشاہ بابل نے
اسپر حملہ کیا اور جزیرہ کو اوس سے چھین لیا اور بیت المقدس کے طرف بڑھ آیا اور بنی اسرائیل

پر اولاً جزیہ قایم کیا الیاقیم نے اوس کو تسلیم کر لیا اور تین برس تک اوسکا مطیع رہا
اللہ تعالیٰ نے اس پر ارم عمون سوا ب کیسدانین کو مسلط کر دیا بعد چندے اس نے
کچھ لشکر جمع کر کے بختنصر سے سرتابی کی وہ اس کو گرفتار کر کے بابل کی طرف لیچلا
اثناے راہ مین اپنی حکومت کے گیارہوین برس مرگیا۔ بختنصر نے بجاے اسکے
یخنیو بن الیاقیم کو اپنے طرف سے تخت حکومت پر بٹھایا اس نے تین مہینے
بادشاہی کی پھر کسی وجہ سے بختنصر نے اس پر فوج کشی کی اور اوسکا محاصرہ کر کے
اوسکے ماں اور ارکان مملکت اور رؤسا شہر اور کل بنی اسرائیل کو جو دس ہزار
کے قریب تھے قید کر کے بابل کے طرف روانہ کر دیا اور کل وہ چیزین جو ہیکل
اور خزاین شاہی مین تھین اور اون ظروف کو جنکو حضرت سلیمان نے مسجد
اقصیٰ کے لئے بنوائے تھے لوٹ لئے اور شہر قدس مین سواے فقرا
اور ناتوانون کے اور کسی کو نہ چھوڑا۔ یخنیو بن الیاقیم بادشاہ بنی اسرائیل تیس
برس تک اس کے قید مین رہا۔

ابن عمید کہتا ہے کہ بختنصر نے قدس شریف پر الیاقیم کے حکومت کے
تیسرے سال حملہ کر کے اونمین سے ایک گروہ کو قید کر لیا اور ہیکل کا کل
اسباب لوٹ لیا تھا اور ایک ہی سنہ مین دانیال اور حنانیا اور عزاریا
اور میشائیل تھے اور الیاقیم کی حکومت کے پانچوین سال بختنصر اور فرعون اعرج
بادشاہ مصر مین لڑائی ہوئی اور آٹھوین برس مین بختنصر نے قدس شریف پر
دوبارہ فوجکشی کی اور اہل قدس پر خراج قایم کر کے الیاقیم کو اپنی طرف سے حکو
وسلطنت پر رہنے دیا تھا چنانچہ الیاقیم۔ اسواقعہ کے تیسرے سال مرگیا اور
بجاے اسکے اسکا لڑکا یخنیو تخت نشین ہوا اسکے زمانہ مین ارمیا اور یا بن شمعیا مہدی
والد حزقیا انبیاء کرام علیہم السلام تھے اور دانیال کو بھی اسی کے عہد مین نبوت ملی تھی

پہر یکنیوکو بخت نصر بابل لیے گیا جیساکہ ہم بیان کر آئے ہین۔

طبری کہتا ہے اور ہیروڈٹیوس اس سے اتفاق کرتا ہے کہ بخت نصر نے بجاے یکنیو ابن الیاقیم کے اوسکے چچا متنیا معروف بہ صدقیاہو کو تخت حکومت پر بیٹھایا یہ بدچلن اور قبیح السیرت تہا اس نے اپنی حکومت کے نوین سال بخت نصر سے سرکشی کی بخت نصر لشکر لیکر چڑہ آیا اور بیت المقدس کا محاصرہ کرلیا اور حصار کے غرض سے اوسکے چارون طرف دمدمے باندہ لئے تین برس کے محاصرہ کے بعد بنی اسرائیل بیت المقدس سے نکلکر صحرا کے طرف بہاگے۔ کسدانیون کے لشکر نے اونکا تعاقب کیا۔ مقام اریحا مین اونہون نے اونکو جا گہیرا اور اونکے بادشاہ صدقیاہو کو گرفتار کر لاے اور اسکی آنکہون مین سلائی پہیر دی۔ اور اوس کے روبرو اوس کے لڑکے کو ذبح کرڈالا۔ بعد ازان اوس کو بابل مین لاکر چہوڑ دیا تا آنکہ بابل مین اوس کا انتقال ہوگیا۔ اور بعض بنی اسرائیل اس واقعہ سے جان بچاکر حجاز مین چلے گئے اور عرب کے ساتہ وہین مقیم ہوگئے۔ اس کے زمانہ مین ارمیا اور حبقوق اور باروخ نبی تہے۔

اس کامیابی کے بعد بخت نصر نے اپنے سپہ سالار نبوزرادون کو شہر قدس مین داخل ہونے کا حکم دیا جسکو یہودی یروشلیم کہتے تہے اس نے اس شہر کو اوجاڑ ڈالا اور ہیکل کو ویران کر دیا اور اون عمودی کہنبون کو توڑ ڈالے جنکو سلیمان علیہ السلام نے بنواکر مسجد مین نصب کراے تہے جو ہر ایک طول مین اٹہارہ ذراع تہے اور اونکا شیش محل اور کل آثار دین اور شاہی مکانات توڑ ڈالا اور اسباب و مال جو کچہ پایا اوٹہا لیگیا اور کاہن ساریہ اور جبر منشار کو قیدیون مین داخل کرکے ہیکل کو بابل کا ماتحت بنالیا۔ ہیروڈٹیوس کہتا ہے کہ صدقیا بابل کے قیدخانہ مین ایک زمانہ تک رہا تا آنکہ قرداق سپہ سالار بہمن شاہ فارس بابل پر غالب آیا اور اوس نے صدقیاہو کو

قید سے آزاد کر کے جاگیر بھی دی۔

مورخ حماۃ لکھتا ہے اور مسعودی اوسکے قول سے موافقت ظاہر کرتا ہے کہ بخت نصر کی کامیابی اور بیت المقدس کی خرابی کے بعد بعض ملوک بنی اسرائیل مصر مین جاکر فرعون اعرج کے پاس پناہ گزین ہوئے بخت نصر نے اوس سے بنی اسرائیل کے ملوک کو طلب کیا اوس نے انکے دینے سے انکار کیا بخت نصر اوپر حملہ کر بیٹھا اور فرعون اعرج کو قتل کر ڈالا اور مصر پر قبضہ حاصل کر کے مغرب کے اکثر شہرون کو فتح کر لیا۔ ارمیا نبی سبط لاوے سے جو بنی اسرائیل کے نبی تہے انکو بعض خلفا کا لڑکا بتاتے ہین صدقیاہو کے عہد حکومت مین تہے اون کو بخت نصر نے اونکے قید خانہ مین پایا تہا اور اوس نے انکو آزاد کر کے اور قیدیون کے ہمراہ بابل بہیجدیا تہا اور یہ بہی بیان کیا جاتا ہے کہ ارمیا نبی اسرائیل کے قید مین انتقال کر گئے تہے۔ بخت نصر نے اونکو وہین پایا اور ایسا ہی بخت نصر دانیال بن حزقیل نبی کو بنی اسرائیل کے ساتھہ بابل پکڑ لیگیا تہا۔ واللہ اعلم۔

ابن عمید کہتا ہے کہ قدس شریف مین ان واقعات کے بعد جدلیا بن احاقم بقیہ ضعفا یہود پر حکومت کرنے لگا اسکے حکومت کے ساتوین مہینے اسمٰعیل بن میتنا بن اسمٰعیل شاہی خاندان سے اوٹھہ کھڑا ہوا اور اوس نے جدلیا کو مع اون یہودیون اور کسدانیون کے مار ڈالا جو اوس کے ساتھہ تہے پہر وہ مصر کے طرف بہاگ گیا اور اوسکے ہمراہ ارمیا نبی بہی چلے گئے اور جو قوم حجاز کیجانب بہاگ گئے وہ وہین اونکا انتقال ہوا۔ ارمیا نبی کو مصر بابل صور صیدا عمون کی نبوت دیگئی اور تیئیس برس کے بعد اونکو اہل حجاز نے سنگسار کیا۔

منجملہ اون پیشین گوئیون کے جو جناب موصوف نے لکہی تہی یہ بہی تہی کہ بخت نصر مصر کے طرف آئیگا اور ہیکل کو ویران و خراب کریگا اور اوسکے رہنے والونکو قتل کر ڈالیگا پس جب بخت نصر نے مصر مین

آیا آپکی لاش کو اسکندریہ مین لیجا کر دفن کیا اور بعضے بیان کرتے ہین کہ ارمیا نبی حسب
وصیت قدس شریف مین دفن کئے گئے اور حقیقا ہو کو یہود سے بحالت قید قتل کر ڈالا
طبری کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد جلاوطنان بنی اسرائیل اطراف عراق مین بسیل گئے تہے
اونکو ملوک فارس نے پہر بیت المقدس کیطرف لوٹایا تب انہون نے اسکو دوبارہ آباد کیا مسجد
بنائی اور اوسمین اونکی دو سلطنتین قایم ہوئین یہانتک کہ طیطس ملوک رومیہ کے ہاتہون اسکی
خرابی کا دوبارہ دور اور جلوہ گر ہونے کا زمانہ آیا،، جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔
اس مقام پر بنظر تناسب کلام بختنصر کا نسب اور جو کچہ اوسمین اختلاف واقع ہوا ہے
ہم اوسکو بیان کیا چاہتے ہین۔
بعضے کہتے ہین کہ بختنصر سنحاریف بادشاہ موصل کی نسل سے ہے جو بنی اسرائیل سے سنہ
اورقدس شریف مین لڑا تہا ہشام بن محمد کلبی بروایت طبری کہتا ہے کہ بختنصر بنوزرادون بن
سنحاریف کا لڑکا ہے پہر سنحاریف کو نمرود بن کوش بن حام کیطرف نسباً منسوب کرتا ہے جسکا ذکر توریت
مین اولاد کوش کے ذیل مین آگیا ہے اور سنحاریف و نمرود کے درمیان سولہ پشتون کو شمار
کرتا ہے پہلا اونکا داریوش بن فالغ اور سولہا ابن نمرود ہے یہ اسمائے نقل غالب غیر محفوظ ہین اور بوجہ
عدم درایت اصول انکے تصحیف کا قوی شبہہ ہے اور انکے صحیح ہونیکا نہایت کم یقین ہو سکتا ہے۔
کہا جاتا ہے کہ بختنصر آشوذ بن سام کی نسل سے ہے اگرچہ اس نسب کا ثبوت ہمکو نہین ملا
اور شاید یہ اول سے صحیح تر ہو کیونکہ سنحاریف کا نسب جرامقہ مین بعد ازان موصل مین بیان
کر دیا گیا ہے اور وہ بالاتفاق اہل فارس اشوذ کی اولاد سے ہے طبری نے ابن کلبی سے روایت
کیا ہے کہ اوسکا اصلی نام بختنرسی تہا جو بختنصر کے نام سے موسوم کرتے ہین لہراسب
اور بشتاسپ اوسمین شاہان فارس کے زمانہ مین آہواز اور روم کے اہین دجلہ
کے غربی جانب کا حاکم تہا اس نے اون شہرون کو جو بلاد بابل اور شام سے
متصل تہے فتح کیا بعدہ قدس شریف کیطرف گیا اور اوسکو بہی فتح کیا جیسا کہ اس سے پہلے بیان کیا گیا

اور بعضے یہ کہتے ہین کہ بہمن شاہ فارس نے قدس شریف کی طرف اپنا ایک سفیر بطلب اطاعت روانہ کیا تھا اہل قدس نے جب اوسکو مار ڈالا تو بہمن نے ایک لشکر اون کی سرکوبی کو روانہ کیا جسمین داریوش ملوک پارس بن ثابت سے اور کیرش بن کیکوس ملوک بنی علیم بن سام سے تھے اور اخشوارش بن کیرش بن جاماہن کو اپنے خزانون مین سے روانہ کیا اور انہین کے ہمراہ بختنصر بن بنوزرادن بن سنجاریف والی موصل بھی تھا۔ ان لوگون نے بیت المقدس پر پہونچکر فتح کرلیا جیسا کہ بیان کیا گیا۔ اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ بختنصر والی موصل اس لشکر کے مقدمۃ الجیش کا افسر تھا اور اوسی کے ہاتھون قدس شریف فتح ہوا۔

بنی اسرائیل کا یہ خیال ہے کہ بختنصر کسدانیون مین سے ہے اور وہ ناحور بن آزر (تارح) پدر ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہے انکی حکومت بابل مین تھی اور بختنصر انہین کے نسل سے ہے اس نے بیتالیس برس حکومت کی اور بیت المقدس کو اپنی حکومت کے اٹھارھوین سال فتح کیا اسکے بعد اویل مردماخ نے تئیس برس حکومت کی بعد ازان اس کا لڑکا فیلسنصر بن اویل تین برس حکومت کرتا رہا پھر اس پر کورش غالب آیا اور اوسکی حکومت چھین لی یہ وہی کورش ہے جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف لوٹایا اور بنی اسرائیل نے اس کی حمایت سے بیت المقدس کو آباد کیا اور از سر نو وہان اپنی حکومت کی بنا ڈالی۔

کورش کی بابت جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف بھیجا تھا علماء تاریخ نے اختلاف کیا ہے۔ بعد اس کے کہ اونھون نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ یہ کورش فارس سے ہے پس بعضون نے کہا ہے کہ یہ بشتاسپ ہے اور خوزستان وغیرہ کا کیقوس (کیکاؤس) اور تجیون بن سیادس اور لہراسپ وغیرہ شاہان فارس کی طرف سے ایک عظیم الشان عالی حوصلہ گورنر تھا لیکن بادشاہ نہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ

کورش بن اخشوارش بن جاماسپ بن لہراسپ کا لڑکا ہے اور اس کا باپ اخشوارش وہ ہے جسکو بہمن نے بیت المقدس کی طرف روانہ کیا تھا اور جب وہ اس فتح سے واپس ہوا تو اوس کو اطراف ہند اور سندھ کی طرف بھیجا اور جب وہ پھر کر حصین ابرہ کی طرف آیا تو اسکو بابل کی حکومت دیدی اس نے بنی اسرائیل کے قیدیون مین سے ابوحادیل الرحائی لڑکی، مردخائی کی رضاعی بہن سے اپنا عقد کرلیا نصاری کا یہ خیال ہے کہ اس کے بطن سے بابل یا اور کسی مقام مین اوس کا لڑکا کیرش پیدا ہوا۔ مردخائی نے اس کو دین یہودیت کی تعلیم دی اور انبیاء وقت مثل تینا اور عازریا اور میشائیل اور عزیر علیہم السلام کی اس نے صحبت پائی۔ دانیال اوسکے دولت وحکومت کی کاربرداز ومنصرم ہوئے اوس کے کل امور کو بھی سرانجام دیتے تھے اور اوس کو اس امر کی ہدایت کی کہ جو کچھ شاہی خزائن میں ظروف اور اسباب ہون اونکو اونکے مقامات پر واپس لیجائے اور قدس شریف کی تعمیر مین مستعدی ظاہر کرے چنانچہ اس نے بیت المقدس کی ازسرنو تعمیر شروع کی اور بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی طرف بھیجدیا اور جب ان انبیاء علیہم السلام نے بیت المقدس کی طرف جانیکی خواہش ظاہر کی تو اوس نے کسی مصلحت سے منع کردیا۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ کیرش کیکو بن علیم بن سام کا لڑکا ہے جسکو بہمن نے اپنے سپہ سالار بختنصر کے ہمراہ فتح بیت المقدس کے لیے روانہ کیا تھا اور بختنرسی کو بہمن نے بابل کا حاکم بنایا تھا اسکو بختنرسی ۲۳ کے نام سے مشہور کرتے ہین جیساکہ ہم نے بیان کیا اس کے بعد اسکے لڑکے نے تیئس سال تک حکومت کی بعد اس کا لڑکا بلتنصر نے ایک برس بادشاہت کی۔ پھر بہمن کو اسکے ظلم وتعدی کی اطلاع ہوئی تو اوس نے اوسکو معزول کردیا اور بابل کی حکومت داریوش ماذی بن ماذائے کو دی پھر بعد چندے اوس کو بھی معزول کیا اور کیرش بن کیکو کو حکومت کی کرسی پر بٹھایا۔ اور

بنی اسرائیل کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے اور اونکے رؤسا کو عزت کی نگاہون سے
دیکھتے اور اونکو اونکے ملک کی طرف لوٹا دیتے اور اونپر اوس کو حاکم بنانے کی ہدایت کی
جسکو وہ پسند کرین چنانچہ بنی اسرائیل نے دانیال نبی کو سرداری کے لئے منتخب کیا
بعض علماء بنی اسرائیل کی طرف منسوب کرکے بیان کیا جاتا ہے کہ بلتنصر نسل بختنصر سے
بابل اور کسدانیون کا بادشاہ تہا اور دارا بادشاہ مازی (جس کو داریوش بہی کہتے ہین)
اور کورش یعنی کیرش) شاہ فارس اوس کے مطیع تہے لیکن اونہون نے اوس سے
سرکشی کی وہ ان پر اپنے لشکر کو لیکر چڑہ آیا پہلے تو اسکو ہزیمت ہوئی پہر جب اس نے
اپنے لشکر کے نامی سردارون کو لڑائی کے میدان مین روانہ کیا تو اوس نے انکو ہزیمت
دی بعد ازان اس کا خادم اس کو سوتے مین مارکر داریوش اور کوریوش کے پاس چلا
گیا پہر ان دونون نے بابل پر چڑہائی کی اور کسدانیون کو مغلوب کیا۔ دارا اور اوسکی قوم
نے مازی کو اپنی سکونت کے لئے مخصوص کیا اور مین یہ گمان کرتا ہون کہ یہ دیلم ہین جو
بابل اور اوسکے اطراف مین آ گئے تہے اور کورش اور اوسکی قوم نے فارس اور کل اوسکے
بلاد کو اپنے لئے مختص کر لیا اور کورش نے اس سے پہلے بیت المقدس کے بنانے
اور ظروف مسجد کے واپس کرنے اور جلاوطنان بنی اسرائیل کو بیت المقدس کیطرف
لوٹا دینے کی نذر کی تہی۔ پس دارا کے مرجانے پر کورش فارس اور مازی کا بادشاہ ہوا
اور نہایت عمدگی سے اپنی نذر کا ایفا کیا۔ ہذا محصل الخلاف فی بختنصر وکیرش۔ واللہ اعلم

دولت اسباط عشرہ ہم اس سے پہلے سلیمانؑ کے دولت وحکومت کے تذکرات
مین یہ لکہہ آئے ہین کہ یربعام بن نباط اولاد افرایم سے منجانب سلیمانؑ جمیع اعمال یروشلیم
(بیت المقدس) کا حاکم تہا اور بعضے کہتے ہین کہ اعمال بنی یوسف کا نابلس مین گورنر تہا چونکہ
یہ ظالم اور سرکش تہا اسکی حکومت وسرداری سے اللہ جل شانہ نے سلیمانؑ پر عتاب ظاہر فرمایا
اسی وجہ سے یربعام بہاگ کر مصر چلا گیا اور جب سلیمانؑ کا انتقال ہو گیا اور انکا لڑکا رحبعم تخت

حکومت پر بیٹھا۔ بنی اسرائیل اسکے خصائل ناپسندیدہ اور ٹیکس کی زیادتی سے برہم
ہوکر اس سے علٰحدگی اختیار کرنے پر آمادہ ہوئے اور سوائے بنی یہودا اور بنیامین
کے بقیہ اسباط عشرہ ایک مقام پر مجتمع ہوئے (یہ وہ زمانہ تھا کہ یربعام بنی اسرائیل کے
باہمی اختلاف سنکر مصر سے چلا آیا تھا اور موقع کا منتظر تھا) اور انہوں نے یربعام کی
بیعت کی اور اسکو اپنا حاکم بنایا اور اسکے ساتھ ہوکر رحبعم اور ان سے جو اسکے ہمراہ
تھے (بنی یہودا و بنیامین سے) لڑے اور یروشلیم میں انکو گھیر کر پھر فلسطین (بنی یوسف)
کی حکومت کا رخ کیا۔ اور شہر نابلس میں اسباط عشرہ پر قابض ہوگئے اور ان کو
قدس شریف اور قربان گاہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔

(یربعام) نااہل، فاسق، کج خلق تھا اس سے اور رحبعم بن سلیمان اور اسکے
لڑکے ابیا اور آسا بن ابیا سے برابر لڑائیاں ہوتی رہیں ان لڑائیوں میں اُسپر
اکثر غالب ہوتا رہا۔ بعدہ آسا کی حکومت کے دوسرے سال اور اپنی حکومت کے تیسویں
برس یربعام مرگیا بجائے اسکے اسباط عشرہ نے اسکے لڑکے ناداب کو تخت
حکومت پر بیٹھایا۔ یہ بھی ظلم اور بت پرستی اور جمیع خصائل میں اپنے باپ کی طرح تھا۔ اللہ
تعالیٰ نے اس پر بعشا بن اخیا کو مسلط کردیا وہ اسکو اور اسکے کل خاندان والوں کو
اسکے حکومت کے دوسرے سال مارکر خود اسباط عشرہ پر حکومت کرنے لگا اور آسا
بن ابیا اہل قدس سے اپنے تمام زمانہ حکومت میں لڑتا رہا آسا اکثر باستمداد شاہ دمشق
بعشا سے لڑتا تھا ایک مرتبہ شاہ دمشق کو لیکر اسپر چڑھ آیا۔ بعشا ان دنوں یثرب کو آباد
کر رہا تھا اور اسکے تعمیر میں مصروف تھا بعشا اسکا مقابلہ نہ کرسکا اور کل اسباب و سامان
عمارت چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ آسا نے اسکو لوٹ لیا اور اس سے قلعہ بنوائے پھر بعشا
(بعشا) بن اخیا چوبیس برس حکومت کرکے مرگیا اور شہر برصا میں دفن کیا گیا۔ اس سے
پیشتر انکے نبی نے اسکو ہلاکت سے ڈرایا تھا۔ اسکے بعد اسکا لڑکا ایلیا اور بروایت

دیگر ایلیہود۔ اسا کی حکومت کے چھبیسوین برس تخت حکومت پر بیٹہا اور دو برس تک حکومت
کرتا رہا۔ بعد ازان فلسطین کے بعض شہرون کے تسخیر کے غرض سے بنی اسرائیل
کا لشکر روانہ کیا۔ زمری صاحب المرکب یا ابن الیا قا جو اپنین اسباط مین سے
تہا۔ ایلیا پر دفعۃً حملہ کر کے اوسکو اور اوسکے کل خاندان کو قتل کر ڈالا اور خود تخت
حکومت پر بیٹہ گیا چند دنون تک یہی حالت رہی تا آنکہ بنی اسرائیل کو جو فلسطین
کے محاصرہ پر گئے تہے اس واقعہ سے آگاہی ہوئی وہ اسکے حکومت و سرداری
سے راضی نہوئے اور اونہون نے عمری بن کسات کو اوسی کے سبط سے حکومت
کے لئے منتخب کیا اور زمری کی طرف لوٹ آئے جس نے اونکے بادشاہ ایلیا کو
مار ڈالا تہا اور اوسکو ہر چہار طرف سے گہیر کر شاہی دربار مین گرفتار کر لائے اور اوسکے
جلانے کے لئے آگ مشتعل کی اور اس واقعہ کے ساتوین دن اوسکو جلا دیا۔ پہر
تمری بن ناقاب ملقب بہ صاحب الحہ بہ سبط افرائیم سے حکومت کا دعویدار ہوا اور عمری بن
کسات کو موقع پا کر قتل کر کے خود حکومت کی کرسی پر کمال استقلال سے بیٹہ گیا
یہ وقایع اسا کے حکومت کے اکتیسوین سال واقع ہوئے۔ پہر بنی اسرائیل مین اختلاف
پیدا ہوگیا۔ اون مین سے بعض نے نبیامین بن قنان کو سبط لیساخر سے اپنا حاکم بنایا اور
تمری سے لڑائی لڑے یہ اوسپر غالب آیا۔ یہ شہر رصا مین رہتا تہا اس نے اپنی حکومت
کے چھٹے برس سامریا[1] کو لوٹا اور بارہوین برس حکومت کے مرگیا نابلس مین مدفون ہوا۔
اسکے بعد اسباط عشرہ کا حاکم اس کا لڑکا اخاب مقرر کیا گیا۔ یہ اپنے آبا و اجداد

[1] سامریہ جبل عمران مین ہے اس کو ایک شخص سامر نامی سے بعوض ایک قنطار چاندی کے خرید کیا تہا
اور اوسمین اپنا محل بنوایا اور اوسکا نام سبسطیہ رکہا۔ بعدہ یہ شہر خریدکر نے والے کی طرف منسوب ہوگیا
اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام سومرون تہا جسکو معرب کر کے اب سامرہ کہتے ہین یہ شہر اونکے
بادشاہون کا تا زمان انقراض حکومت دار السلطنت رہا۔

کی طرح کفر و عصیان و بت پرستی کا مذہب رکھتا تھا اس نے شاہ صیدا کی لڑکی سے اپنا عقد کیا اور سامرہ مین ایک ہیکل بنوائی اور اوسمین ایک بت رکھکر اس کو سجدہ کرتا تھا اس نے انبیاء علیہم السلام کے قتل مین سب سے زیادہ حصہ لیا - قریہ اریحا کو آباد کیا ایلیا نبی علیہ السلام کے بد دعا سے تین برس کا قحط پڑا۔ ایلیا نبی ان سے جدا ہوکر بریہ مین چلے آئے اور وہین مقیم رہے پھر وہان سے لوٹے اور دعا کی اللہ تعالی نے پانی برسایا پھر اونہون نے اون لوگون کو قتل کرڈالا جو احاب کے ساتھ بت پرستی کرتے تھے ہکذا قال ابن عمید ابن عمید نے ایسا ہی کہا ہے طبری کا یہ خیال ہے کہ جس نبی نے انکے حق مین بد دعا کی تھی وہ الیاس بن یسین یا یاسین بن فنحاص بن عیزار کے نسل سے تھے اور وہ اہل بعلبک اور احاب اور اوسکی قوم کی طرف مبعوث ہوئے تھے انہون نے اونکو جھٹلایا۔ اسوجہ سے تین برس تک بلاء قحط مین گرفتار رہے پہلے ہنون نے اپنے بتون سے رجوع کیا جب اون سے کاربرآری نہ ہوئی تو جناب موصوف کی طرف رخ کیا اور اون سے دعا کے خواستگار ہوئے الیاس نبی نے دعاء کی پانی برسا لیکن یہ بدستور اپنے کفر و عصیان پر قائم رہے احاب اون پر زیادہ سختی کرتا رہا الیاس نبی نے اللہ تعالی سے اپنی وفات کی دعا کی اور لوگون کو ہلاکی و تباہی سے آگاہ کیا۔

بعد الیاس نبی نے الیسع بن اخطوب کو سبط افرائیم سے نبوت دیگئی - ابن عساکر کہتا ہے کہ اپکا نام اسباط بن عدی بن شوتیلم بن افرائیم ہے - ابن عمید کہتا ہے کہ احاب کے زمانہ مین اللہ تعالی نے ایلیا نبی پر الیاس بن یفسا کو تقدیس دینے کی وحی نازل فرمائی تھی اور نیز اسدم کو دمشق مین اور یاہو بادشاہ بنی اسرائیل کو قدس شریف مین تقدیس دینے پر مامور کیا تھا اس کے بعد سنداب بادشاہ سوریہ - احاب بن عمری اور اسباط عشرہ پر چڑھ آیا - اس نے سامرہ سے لشکر اوس کا مقابلہ کیا اور

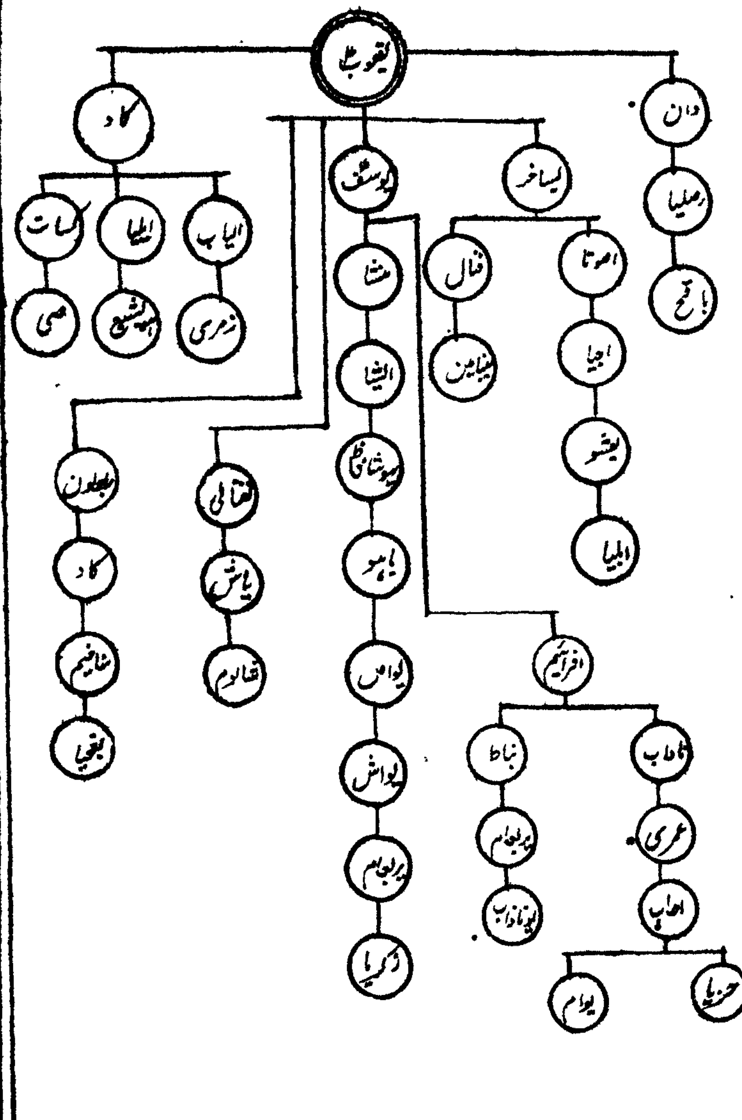
دو مرتبہ سخت ہزیمت دیکر لپسپا کر دیا۔ سنداب لڑائی کے میدان سے بہاگ کر ایک قلعہ
مین جاچہپا جب وہ بہی اوس کو محاصرین کے ہاتھون سے پناہ دے سکا تو وہ ایک
روز تنہا اخاب کے پاس چلا آیا اخاب نے اوسکی تقصیر معاف کر دی اور اوسکو اوسکے ملک
کی طرف لوٹا دیا نبی موصوف نے اس کے اس فعل سے اپنی ناراضی ظاہر کی اور
اوسکو اوس عذاب سے ڈرایا جو اوسکی اولاد پر اللہ تعالیٰ کیجانب سے نازل ہونے والا تہا
بعد اسکے اخاب بادشاہ اسباط۔ یہوشافط بادشاہ بنی یہودا کے ہمراہ بادشاہ سوریہ
سے لڑنے کو نکلا اور اثناء لڑائی مین ایک پتہر کے صدمہ سے مرگیا اور سامرہ مین لاکر
دفن کیا گیا۔ اس نے بائیس برس اور بروایت ابن عمید اٹھارہ برس حکومت کی اسکے
بعد اسکا لڑکا اخزیا (یا اسیا) تخت حکومت پر بٹہایا گیا۔ یہ نہایت بداطوار اور سرکش تہا
اس نے عاموص نبی کو شہید کیا اور بعل نامی بت کی پرستش شروع کی دو برس
حکومت کر کے مرگیا بعدہ اسکا بہائی یورام بادشاہ ہوا اس نے اسباط عشرہ پر بارہ برس تک
بادشاہت کی۔ اس نے پہلے بنی موآب پر جزیہ نہ دینے کیوجہ سے حملہ کیا سات روز تک
بنی موآب محاصرہ مین رہے جب پانی ختم ہوگیا تو الیسع کی دعا سے وادی جاری
ہوگئی بنی موآب پانی کے خیال سے باہر نکل آئے بنی اسرائیل نے اونمین سے
بیشمار آدمیون کو مار ڈالا بعد اسکے ہزاد بادشاہ ارم نے سامرہ کے محاصرہ کو لشکر جمع کیا
اور اوسکا تین برس محاصرہ کئے رہا تا آنکہ الیسع نبی کی دعا سے خایب و خاسر لوٹا
سنہ ۱۲ جلوس مین جبکہ ملوک جزیرہ اور ارم کی لڑائی سے اخزیا بن یہورام بادشاہ
بیت المقدس کے ہمراہ لوٹا آرہا تہا یہوشافط بن نیشا سبط منشی بن یوسف نے موقع
پاکر اوسکو اور اخزیا بادشاہ قدس کو مار ڈالا اور آپ خود اسباط پر حکومت کرنے لگا ابن
عمید کہتا ہے کہ یورام بن اخاب بادشاہ اسباط مع اخزیا بادشاہ بیت المقدس کے ارم
سے لڑنے کو گیا تہا اور یہین اثناء لڑائی مین مارے گئے یہوشافط تخت

حکومت پر بیٹھتے ہی بنی احاب کے قتل مین مصروف ہو گیا اور تقریباً کل بنی احاب کو
مار ڈالا جیسا کہ اوس کو الیسع نے حکم دیا تہا۔ یہ تیئیس سال حکومت کر کے مرگیا بعدہ اسکا
لڑکا لیواحس اسباط عشرہ کا بادشاہ ہوا اور سترہ برس تک بادشاہت کرتا رہا
بعدہ اس کا لڑکا یواش تخت نشین ہوا اس نے بیت المقدس پر حملہ کیا اور اوس کو
امصیا بادشاہ قدس کے ہاتھ سے چہین لیا اور اوس کے چارسو ذراع سور کو منہدم
کر دیا اور اہل قدس کو گرفتار کر لیا۔ اور عزریا کاہن کے اولاد کو پکڑ لایا۔ اور جو کچھ مسجد
مین تہا اوس کو لوٹ کر سامرہ کو واپس آیا۔ بعد چندے الیشع علیل ہوئے یواش اونکی
عیادت کو گیا اونہون نے اوس سے وعدہ کیا کہ ارومیون کو یہ ہلاک کرے گا اور اوسپر تین بار
فتحیابی حاصل کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ تیرہ برس تک حکومت کر کے مرگیا اوسکے
بعد اسکا لڑکا یربعام بادشاہت کرنے لگا یہ نہایت درجہ بدخصلت اور بد اطوار تہا اس
نے امصیا بادشاہ یہوذا پر حملہ کیا اور بعض مورخ یہ کہتے ہین کہ اس کے باپ یواش
نے بیت المقدس پر حملہ کیا تہا اور اوس نے اوس کے بادشاہ امصیا کو ہزیمت
دی تہی اور اوس کو گرفتار کرلایا تہا۔ اور جو کچہ خزاین شاہی مین تہا اوس کو لوٹ لیا
تہا اور عزریا کاہن کو سامرہ مین قید کر لایا تہا پہر اپنی حکومت کے اکتالیسوین برس
اور عزیاہو بن امصیا کے ستائیسوین سال اس کو آزاد کر دیا تہا۔ ابن عمید کہتا ہے
کہ سامرہ مین بنی اسرائیل گیارہ برس رہے۔ بعدہ یربعام کے لڑکے زکریا کو
عزیاہو کے حکومت کے اڑتیسوین سال تخت حکومت پر بیٹھایا اس نے صرف چھ
مہینے حکومت کی اس پر سبط زبلون سے تہا شیم بن کاد نامی ایک شخص اہل برہا سے حملہ کر
بیٹھا اور اوسکو قتل کر کے آپ تخت حکومت پہ بیٹھ گیا۔ اس نے بارہ برس تک حکومت
کی اور بروایت ابن عمید اسکی حکومت کا زمانہ دس برسون مین محدود کیا جاتا ہے وہ
بیان کرتا ہے کہ عزیاہو بادشاہ قدس کے حکومت کے اونتالیسوین برس اس نے شہر

برھا کو بزور تیغ فتح کیا اور انھین ایام مین اسپر فول بادشاہ موصل چڑھ آیا اور اوس سے ایک ہزار قنطار چاندی جزیہ مقرر کرکے واپس آیا یہہ حکایت ردی الیسرت مرقوم آثار تھا۔ اسکے مرنے کے بعد یقمیا بن مناحیم۔ عزیاہو بادشاہ قدس کے حکومت کے چالیسوین سال تخت دولت وحکومت پر متمکن ہوا اور بارہ برس تک بادشاہانہ زندگی بسر کی۔ بعدہ اوسکے عمال مین سے بافح بن رصلیا اسپر غالب آیا یہہ بھی اپنے اگلے بادشاہون کیطرح گمراہی اور بیدینی پر تھا۔ یہہ اسباط پر سامرہ مین دس سال حکومت کرتا رہا اسی کے زمانہ حکومت مین عزیاہو بن امصیا بادشاہ قدس مرگیا اور بافیح بن رصلیا۔ اپنی بدچلنی اور بت پرستی پر قایم رہا تا آنکہ ہوشیع بن ایلیا (سبط کاد) نے یواب بادشاہ قدس کے حکومت کے تیسرے سال اس کو قتل کر ڈالا اور اسباط نے اسکو بجائے اوس کے بادشاہت وحکومت کے تخت پر بیٹھایا۔ اسکی حکومت سات برس تک رہی اسی کے زمانہ مین اسپر بادشاہ اثور اور موصل چڑھ آئے تھے اور اسباط نے خراج دینا قبول کیا تھا بعد چندے ہوشیع نے بادشاہ مصر سے اعانت طلب کی اور اوسکی اطاعت قبول کرنے کی خواہش ظاہر کی جب اس امر کی اطلاع بادشاہ موصل کو ہوئی تو اوس نے اسپر حملہ کیا اور تین برس کے محاصرہ کے بعد چھٹے سال سامرہ کو فتح کرلیا اور اپنی حکومت کے نوین برس ہوشیع کو قید کرلیا اور اسباط کے ہمراہ اسکو موصل کے طرف لے آیا پھر اصبہان (اصفہان) کے قصبات کے طرف لاکر اون کو آباد کیا اسی وقت سے بنی اسرائیل کی حکومت سامرہ سے منقطع کردی گئی اور بادشاہ یہوذا و بنیا مین قدس شریف مین حکومت کرتے رہے یہہ واقعہ اخریا بن احاز کے ۶ سنہ جلوس مین واقع ہوا قدس شریف مین یہ لوگ یکے بعد دیگرے حکومت کرتے رہے تا آنکہ اونکی حکومت کا بھی خاتمہ ہوگیا اور بادشاہ موصل نے کودہ عانا۔ حماۃ۔ صفرایام سے لوگون کو مجتمع کرکے سامرہ مین آباد کیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ موزمین

یہ بیان کرتے ہین کہ اہل سامرہ پہ اللہ تعالی نے درندون کو مسلط کیا تھا وہ ان کو تنگ کرتے تھے اہل سامرہ نے بادشاہ موصل کے پاس چند آدمیون کو سامرہ کی قسمت کو اکب مدیافت کرنے کو روانہ کیا پس اون سے بیان کیا گیا کہ اہل سامرہ کے دین یہودیت قبول کرنے سے درندے نہ ستا سکین گے چنانچہ یہودیون کے بڑے بڑے کاہنین سامرہ کے طرف روانہ کئے گئے اس غرض سے کہ اونکو دین یہودیت کی تعلیم وتلقین کرین سامرہ کی یہی اصلیت ہے یہ اونکے اہل ملت کے نزدیک نہ تو اون کے نسب مین ہین اور نہ اون کے دین مین ہین۔ واللہ مالک الامور لارب غیرہ ولا معبود سواہ۔

شجرۂ ملوک اسباط عشرہ



تعمیر بیت المقدس بعد ویرانی اول

دولتین بنی حسمنانی و بنی ہیرودس

یہود کے وہ اخبار جو بعد جلا بخت نصر بیت المقدس اور اوسکے اطراف مین واقع ہوئے اور ان کے اون دونون دولتون کے تذکرات جو اس مدت مین قایم تہین کسی مورخ نے تحریر نہین کیا اور نہ مین نے باوجود کثرت و اتساع فن تاریخ تاریخ کی کسی کتاب مین یہ حالات دیکہے ہین جن دنون مین مصر مین تہا اتفاقاً بنی اسرائیل کے ایک فاضل کی تالیف ملگئی جسمین بیت المقدس کے اخبار اور بنی اسرائیل کی اون دونون دولتون کا بیان لکہا ہوا تہا جو مابین ویرانی بخت نصر اول اور ویرانی طیطش ثانی زمانہ جلوہ کبریٰ مین قایم ہوئی تہین مولف نے اپنے زعم مین اس زمانہ کے حالات بالاتمام لکہے ہین اسکا نام یوسف بن کریون ہے یہود کے نامی سپہ سالارون اور رئیسون سے تہا صولت کی حکومت اسکے قبضہ مین اوس زمانہ مین تہی جسوقت روم نے بنی اسرائیل پر حملہ کیا تہا اور اسبیانوس پدر طیطش نے اسکا محاصرہ اور بیت المقدس و صولت کو بزور تیغ فتح کیا تہا یوسف بہاگ کر پہاڑ کے کسی گہاٹی مین چہپ رہا۔ قضا کار اسبیانوس ایک روز تن تنہا اوس طرف سے نکلا اوس نے اس کو گرفتار کر لیا اور پہر اس کو اوس نے احساناً چہوڑ دیا۔ اسی ذریعہ سے اس کے لڑکے طیطش نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس سے جلاوطن کیا تو اوس نے یوسف کو عبادت کی غرض سے بیت المقدس ہی مین رہنے دیا۔

یہ تو مولف کا ترجمہ تہا اب باقی رہی کتاب۔ مین اوس سے بیت المقدس اور یہود کے اس مدت کے حالات اور انکی اون دونون دولتون کے تذکرات

ل بیت المقدس کے قریب ایک شہر کا نام ہے کمافی التوراۃ۔ اور شاید اسکو اب صفد کہتے ہین۔

جو یہود کے بنی حسمناتی اور بنی ہیرودس کی تئین اور اس زمانہ کے احداث (بدعات) کو جیسا مین نے اوس تالیف مین پایا ہے اس مقام پر خلاصہ کر کے لکھتا ہون کیونکہ مین نے سوا ے اس تالیف کے ان حالات کو اور کسی کتاب مین نہین پایا اور قوم اپنے سلف کے حالات بہ نسبت دوسرون کے زیادہ جانتی ہے جبکہ اون واقعات کی مخالفت وہ نکرتا ہو جو اوس سے پہلے گذرا ہوا۔ جیساکہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تصدقوا اهل الکتاب اور پہر ارشاد کیا ولا تکذبوهم باوجودیکہ اون اخبار یہود اور قصص انبیاء کرام کے طرف اشارہ ہے جن کے بارے مین من عند اللہ آیات نازل ہوئی ہین اس دلیل سے کہ اسکے بعد فرمایا ہے "وقولوا امنا بالذی انزل الینا وانزل الیکم اور اون واقعات کی خبرون مین جو کسی کے طرف مستند ہون اوس مین ایک شخص کی روایت کافی ہوگی جبکہ اوس کی صحت کا گمان غالب ہو لہذا ہم اس نظر سے مناسب سمجھتے ہین کہ ان اخبار کو بنی اسرائیل کے اون خبرون سے ملحق کردین جو پیشتر لکھی جا چکی ہین تاکہ اون کے ابتدا ے زمانہ سے اخیر زمانہ تک کے حالات کی تکمیل ہو جائے اور مین نے اوسکی صدق اور کذب کا زیادہ التزام نہین کیا۔ واللہ المستعان

طبری اور آئمہ تاریخ کہتے ہین کہ یرمیا (یا ارمیا) بن خلقیا۔ بنی لاوی سے منجملہ انبیا اسرائیل کے صدیقیا ہو بیت المقدس کے اخیر بادشاہ بنی یہودا کے زمانہ حکومت مین تہے جب اون لوگون مین کفر والحاد کا شیوع ہوا تو جناب موصوف نے انکو بختنصر کے ہاتھون ہلاک ہونے سے ڈرایا۔ بنی اسرائیل نے ارمیا نبی کو قید کر دیا تا آنکہ بختنصر نے بیت المقدس پر چڑہائی کی اور قبضہ حاصل کر کے ان کو اور قیدیان بنی اسرائیل کے ہمراہ بابل کے طرف روانہ کر دیا۔ منجملہ ارمیا نبی کے اون اقوال کے جو اونھون نے بنی اسرائیل سے کہے تہے یہ قول بہی تہا کہ

بنی اسرائیل پھر بیت المقدس کی طرف ستر برس کے بعد واپس کردیئے جائینگے
اور اس زمانہ مین وہان بخت نصر اور اوس کا لڑکا اور پوتا حکومت کریگا اور وہ انکو
ہلاک کر ڈالے گا اور کسدانیون کی حکومت جاتی رہیگی۔ ارمیا نبی نے بنی اسرائیل کو
دوسرے الفاظ مین یون بہی سمجہایا تہا کہ تملوگ بیت المقدس کے ویران ہونے
کے ستر برس بعد پھر اسیکی طرف واپس کردیئے جاؤ گے اور یشعیا بن
اموصیا نے جو اون کے انبیاء کرام سے تھے یہہ خبر دی تھی کہ بنی اسرائیل
کورش شاہ فارس کے زمانہ مین بیت المقدس کے طرف واپس کئے
جائینگے۔ چنانچہ کورش نے جب بابل پر قبضہ حاصل کیا اور کسدانیون کی
حکومت کا خاتمہ ہوگیا تو اوس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے طرف
واپس آنے کی اور مسجد بنانے کی اجازت دی اور لوگون مین یہ منادی
کرادی کہ مجکو اللہ تعالی نے ایک مکان بنانے کی ہدایت کی ہے پس جسکا
اللہ کے لئے جی چاہے وہ اوس کے بنانے کے لئے جاے پس
بنی اسرائیل بیالیس ہزار کی تعداد سے روانہ ہوئے اور اون مین زربابیل بن
سالتیئیل بن یوخنیا اخیر بادشاہ قدس تھا جسکو بخت نصر نے قید کیا تہا اور عزیر نبی
اشیوع بن فنحاص بن عازر بن ہارون کے اولاد سے بہی اون کے
ہمراہ تے۔ عزیر اور اشیوع مین چہ پشتون کا فرق بتایا جاتا ہے
مین نے اونکے نامون کے نقل پر اعتبار نہین کیا اس وجہ سے کہ اونکے
تصحیف ہونے کا ظن غالب تہا۔ بہرکیف کورش نے مسجد اقصی کے
ظروف بہی لوٹا دیئے جو بوجہ کثرت تعبیر و بیان مین نہین آسکتے۔ ابن عمید
کہتا ہے کہ مسجد اقصی کے پانچہزار چارسو ظروف طلائی اور
نقری تھے۔

بنی اسرائیل نے بیت المقدس مین پہونچکر باعانت کورش بیت المقدس کی تعمیر
شروع کی ان کے قدیمی دشمن سامرہ کے رہنے والے ان سے
بیٹر بھاڑ کرنے لگے اور مدت ستر برس والے ہنوز پورے نہو ئی تھی
کیونکہ بیت المقدس کی ویرانی بختنصر کے حکومت کے اٹھارہوین برس ہوئی
ہے اور اوس کی حکومت پینتالیس برس رہی اور اس کے لڑکے
اور پوتے کا عہد حکومت چھبیس برس رہا۔ اس حساب سے ستر برس مین اٹھا
برس کم ہوئے جو قبل ویرانی بیت المقدس بختنصر کے حکومت کے گذرے تھے
اہل سامرہ۔ بنی اسرائیل کو تعمیر قدس سے برابر روکتے رہے تاآنکہ اٹھارہ برس
کی بقیہ مدت منقضی ہوگئی اور دارا شاہ فارس کی حکومت کا زمانہ آگیا اہل سامرہ
اس کے مزاحمت کرنے کے غرض سے دارا کے پاس گئے دارا کے ارکان
دولت نے عرض کیا کہ کورش نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کی تعمیر کی اجازت
دی تھی دارا نے بنی اسرائیل سے مزاحمت نہ کی اور بنی اسرائیل نے دارا اول
کی حکومت کے دوسرے برس اس کی تعمیر پوری کر لی اون دونون اسکے
کاہن عزیر تھے اونھون نے بیت المقدس کے طرف لوٹنے کے دوسرے
برس توریت کی تجدید کی پھر زیریابیل مرگیا بجاے اوس کے یہشمیاس کو بٹھایا
اور عزیر کے انتقال کے بعد شمعون الصفا (بنی ہارون) کو اون کا نائب مقرر کیا
یوسف بن کریون کہتا ہے کہ بختنصر جب بابل کے طرف مراجعت کرکے
گیا تو اوس نے ستائیس برس اور حکومت کی بعدہ اس کا لڑکا
بلتنصر تین برس تک حکومت کرتا رہا تاآنکہ داریوش بادشاہ مادی (جسکو
مین دیلم سمجھتا ہون) اور کیرشش بادشاہ فارس نے اس سے
بدعہدی کی باہم لڑائی ہوئی۔ بالآخر بختنصر کے لشکر نے ان کو

ہزیمت دی جیساکہ بیان کیا گیا اوس نے اس کامیابی کی خوشی مین ایک جشن
شاہی منعقد کیا اور اپنے سرداران لشکر کو مجمع کر کے بیت المقدس کے اون
ظروف مین اون کو شراب پلائی جس کو اس کا باپ ہیکل سے اوٹھا لایا تھا
اللہ تعالی اس فعل پر ناراض ہوا اوس نے اوسیوقت بچشم خود یہ دیکھا کہ ایک غیبی
ہاتھ نے دیوار سے نکلکر بحفظ کسدانی دیوار پر چند کلمات لکھے وہ کلمات عبرانیہ
احصیٰ وزن، نقد تھے بلتصر اور حاضرین یہ دیکھ کر سخت پریشان ہوئے اور
دانیال نبی سے بکمال منت وسماجت اس کی تعبیر دریافت کی۔ وہب ابن منبہ
کہتا ہے کہ دانیال حزقیل اصغر کے اعقاب اور دانیال اکبر کے خلاف
سے ہین۔ اونھون نے ان کلمات کی یہ تعبیر بیان فرمائی کہ یہ کلمات تیرے
زوال ملک سے تجھکو ڈراتے ہین اس کے معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی
نے تیری حکومت کے زمانہ کو محصور کر دیا اور اوس نے تیرے
اعمال کو تول لیا اور اوس کا حکم تیرے اور تیری قوم سے نزع ملک کا نافذ ہو گیا
حکم الہی سے اسی رات کو بلتصر مارا گیا اور جیساکہ ہم نے پیشتر تحریر کیا ہے کورش اور اوسکی
قوم ملک پر مستقل حکمران ہو گئی جلاوطنان بنی اسرائیل بیت المقدس کو واپس کر دیئے
گئے اور اون کو کسدانیون پر فتحیابی کے شکریہ مین اوس کی عمارت کے غرض
سے مال ومتاع دیا گیا۔ بنی اسرائیل بطیب خاطر بیت المقدس کے طرف روانہ
ہوئے اون کے ہمراہ عزیر کاہن اور نحمیا اور مردخائی اور
مجمع رؤسا جلاوطنان بنی اسرائیل ہی تھے بنی اسرائیل
پر دستلیم مین پہونچکر بیت المقدس اور مذبح
کو حسب حدود سابق بنانے لگے اور تقرب کے نظر سے
قربانیان کین۔ اس کے بعد کورش ان کو گیہون نذرت لگا ہے

بکری - شراب اور جمیع مایحتاج الیہ بیت المقدس کے مجاورت کے لئے سالانہ
دیتا رہا علاوہ اِس کے اور بہی اون کے ساتہہ سلوک اور احسانات کرتا تہا
اِس کے بعد اور ملوک فارس اسکی پیروی کرتے رہے مگر زمانۂ حکومت
اخشویروش مین اِن سب باتون مین کمی واقع ہو گئی اسکا وزیر ہامان
نامی عمالقہ سے تہا وہ درپردہ بنی اسرائیل کا معاند اور مخاصم تہا رفتہ رفتہ
اوسکی پوشیدہ کوششون نے یہہ نتیجہ پیدا کیا کہ اخشویروش اِن کے قتل پر
تُل گیا لیکن مردخائی کی سفارش نے بنی اسرائیل کو قتل سے بچا لیا اور
مردخائی کے کہنے سے بنی اسرائیل کو جس حالت پر تہے اوسی حالت پر رہنے دیا
تا آنکہ دارا کے مرنے سے حکومت فارس کا خاتمہ ہو گیا اور ملک فارس پر
بنی یونان متصرف ہو گئے اور اون مین سے اسکندر بن فیلقوس حکومت
کرنے لگا - اوس نے اپنی فتحیاب لشکر سے زمین کو روندا اور شامی ساحل کو
فتح کرکے بیت المقدس کیطرف گیا کیونکہ وہ بہی دارا کے ممالک محروسہ
سے تہا - بنی اسرائیل کے کاہنین اس کے آنے کی خبر سنکر خایف ہوئے
ایک مرتبہ سکندر نے عالم تمثال مین یہہ دیکہا کہ ایک شخص کہڑا ہوا اوس سے
کہہ رہا ہے کہ " مین تیری مدد کو آیا ہون اور اوسکو اس نے اہل قدس
کے اذیت سے منع کیا اور اوسکو ان کے اشارات کی بجا آوری کی ہدایت
کی " جب سکندر بیت المقدس مین پہونچا اور کاہن اعظم نے اُس سے
ملاقات کی اُس نے کاہن کی تعظیم و تکریم کی اور اوس کے ہمراہ ہیکل مین
داخل ہوا کاہن نے سکندر کے لئے دعاء برکت کی - سکندر اوس کے
طرف مایل ہو گیا اور اوس نے یہہ خواہش ظاہر کی کہ اوس مقدس
مقام پر اسکی سونے کی تصویر رکہہ دیجائے تاکہ اسکا ذکر خیر ہوتا رہے

کاہن نے کہا کہ یہہ ہمارے مذہب مین ممنوع ہے لیکن تو اپنی ہمت اور
فیاضی قربانگاہ اور نمازیون کے لئے مبذول رکہہ وہ تیرے لئے دعا
کرتے رہین گے اور تیری یادگار قایم کرنے کی غرض سے اس سال جسقدر
بچے بنی اسرائیل کے پیدا ہونگے وہ سب ترے نام سے موسوم ہون گے
سکندر اس بات پر راضی ہو گیا بنی اسرائیل کو بے انتہا مال دیا اور کاہن کو
نہایت معقول جایزہ دیکر دارا کی لڑائی کے بارے مین استخارہ کرنے کو کہا
کاہن نے کہا جاؤ تمہارا اللہ مددگار ہوگا۔ پہر سکندر نے دانیال ؑ سے اپنا خواب
بیان کیا اونہون نے تعبیر کی کہ تو دارا پر فتح پائیگا اس کے بعد سکندر
بیت المقدس سے والپس ہوا اور اوس کے اطراف وجوانب کو دیکہتا ہوا
نابلس کے طرف گذرا اور سبنلاط سامری سے ملا۔ اہل قدس نے اس کو
نکال دیا تہا سبنلاط نے سکندر کی دعوت کی اور تحفے ہدایا دیئے اور
طوبل بریذ مین ہیکل بنانیکی اجازت چاہی سکندر نے اسکو ہیکل بنانے کی
اجازت دیدی۔ چنانچہ سبنلاط ہیکل تیار کرکے اپنے داماد منشا کو اسکا
کاہن مقرر کیا۔ یہودیون کا یہہ گمان ہے کہ توریت مین قول باری
عز اسمہٗ اجعل ۲ البرکت علے جبل کریدام سے یہی ہیکل مراد ہے
یہودی اپنے عیدون مین اس جدید ہیکل کے طرف جانے اور اوس پر
نذرین چڑہانے لگے رفتہ رفتہ وہ معظم الشان ہو گیا اور اہل بیت المقدس
اوس سے دب گئے تا آنکہ ہرمالوس بن شمعون۔ اول بادشاہ بنی حسمنائی
نے اوسکو ویران کیا۔ کما یاتی ذکرہ۔

اس کے بعد سکندر۔ اپنے حکومت کے بتیس ۳۲ سال پورے کرکے مر گیا
اور اوسکا ملک اوس کے ارکین سلطنت مین تقسیم ہو گیا سلیاقوس سکندر کے

اوس کے اماکین دولت سے ایک بارعب وجاہ شخص تہا وہ بہی فقرار
اہل قدس کے لئے مال واسباب بہیجتا رہا بعد چندے اوسکو یہہ خیال دل لاگیا
کہ ہیکل مین اسباب نادرہ اور بکثرت جواہرات کے ذخایر ہین اوسنے اسکی
طمع مین اپنے ایک سپہ سالار کو جسکا نام اردوس تہا بیت المقدس کے مال و اسباب
و ذخایر کے ضبط کرنے کے لئے روانہ کیا۔ کاہن حنینان نے اردوس کو اس
فعل سے باز رکہنا چاہا اور یہہ ظاہر کیا کہ اس مین فارس اور یونان کے
بقیہ صدقات ہین اور وہ چیزین ہین جو حال مین سلیاقوس نے مرحمت
فرمائی ہین۔ اردوس۔ کاہن حنینان کے کہنے پر متوجہ نہوا ہیکل کے لوٹنے
تیار ہو گیا۔ اہل قدس کی بددعا سے اردوس اثنار راہ مین جبکہ ہیکل
کے لوٹنے کو آرہا تہا دردسر مین مبتلا ہو گیا اوس کے ہمراہی پریشان ہوکر
کاہن حنینان کے پاس آئے معذرت کی دعا، نیک کے خواستگار ہوئے
چنانچہ کاہن حنینان کی دعا سے اردوس اوسیوقت اچہا ہو گیا اور اپنی
دلیری پر نادم ہو کر لوٹ آیا اس واقعہ سے سلیاقوس بیت المقدس کی
عزت زیادہ کرنے لگا اور مقررہ مال و اسباب دوچند بہیجنے لگا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ پہر توریت کا یونانیون کے لئے ترجمہ
کیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تلمائے نے یونانیون مین سے سکندر کے بعد
مصر پر حکومت حاصل کی۔ یہہ مقدونیہ کا رہنے والا، علم دوست اور حکمت
و کتب الٰہیہ کا از حد شایق تہا اس سے یہود کی کتب اسفار کا ذکر کیا گیا اوسکو
اون کے دیکہنے کا اشتیاق پیدا ہوا، قدس شریف کے کاہنون کو اس
بابت لکہا اور اون کو تحایف بہیجے، ستر علماء یہود اس کام کے لئے منتخب
کرکے گئے بجملہ اون کے کاہن ماذہی تہے جبکہ [illegible]

پہونچے تو اوس نے انکی بہت بڑی عزت کی اور بکمال احترام سے ٹہیرایا ہر ایک کے لئے ایک کاتب مقرر کیا' جو کچھہ وہ ترجمہ کرکے بتلاتے تھے یہہ کاتب لکھے جاتے تھے تا آنکہ اسفار کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی زبان مین ہوگیا علماء یہود نے اوسکی تصحیح کی اور اسکی روایت کرنے کی اجازت دی تلمائے نے اس صلہ مین تقریبًا ایک لاکہہ یہودیون کو چھوڑ دیا جو مصر مین قید تھے اور ایک منبر سونے کا بنوا کر اوسپر سرزمین مصر اور نیل کا نقشہ بنوایا اور اوسکو جواہرات سے مرصع کرکے قدس شریف مین بطور نذر بہیجدیا جو ہیکل مین امانتًا رکھہ دیا گیا۔ پہر تلمائی والی مصر مرگیا اور انطیوخوش والی مقدونیہ' انطاکیہ پر متصرف ہوا بعدہ مصر کی حکومت لیلی اور ملوک طوائف نے ارض عراق مین اسکی اطاعت قبول کی اسوجہ سے اسکی حکومت کی بنا مضبوط ہوگئی اور اسکا رعب داب ہوگیا اس نے خلق کو بت پرستی کا حکم دیا اور ایک بت اپنی صورت کا بنوایا یہودیون نے اوسکے قبول کرنے سے انکار کیا فتنہ پردازون نے کہہ سنکر اوسکو یہودیون کے خلاف ابہار دیا چنانچہ انطیوخوس یہودیون پر حملہ آور ہوا اور اونکو قتل اور گرفتار کرنے لگا یہودی پہاڑو اور بیابانون کے جانب بہاگ گئے انطیوخوس اونکی خونریزی کے بعد لوٹا اور بیت المقدس مین اپنا ایک نایب فیلیفوس نامی مقرر کیا اور اوسکو یہہ حکم دیا کہ وہ یہودیونکو بتون کے سجدہ کرنے اور خنزیر (سور) کہانے اور ترک اعمال سبت (سنیچر کے اعمال چھوڑنے) اور ختنہ ترک کرنے پر مجبور کرے اور جو شخص اسکی مخالفت کرے اوسکو سزائے موت دیجائے اوس نے ایسا ہی کیا بلکہ اس سے زیادہ سختی اختیار کی اور اشرار جو اس فتنہ کے باعث ہوئے تھے یہودیون کے قتل و غارت پر بیحد جری ہوئے۔ عازر کاہن کو قتل کر ڈالا جس نے توریت کا یونانی مین ترجمہ کیا تہا جبکہ اوس نے

پہونچے تو اوس نے انکی بہت بڑی عزت کی اور بکمال احترام سے ٹھیرایا، ہر ایک
کے لئے ایک کاتب مقرر کیا، جو کچھہ وہ ترجمہ کرکے بتاتے تھے یہہ کاتب لکھے
جاتے تھے تا آنکہ اسفار کا ترجمہ زبان عبرانی سے یونانی زبان مین ہوگیا علماء
یہود نے اوسکی تصحیح کی اوراسکی روایت کرنے کی اجازت دی تلمائے نے اس
صلہ مین تقریباً ایک لاکھہ یہودیون کو چھوڑ دیا جو مصر مین قید تھے اور ایک میز
سونے کا بنواکر اوس پر زمین مصر اور نیل کا نقشہ بنوایا اور اوسکو جواہرات سے
مرصع کرکے قدس شریف مین بطور نذر بھیجدیا جو ہیکل مین امانتاً رکھہ دیا گیا۔ پھر
تلمائی والی مصر مرگیا اور انطیوخوس والی مقدونیہ انطاکیہ پر متصرف ہوا
بعدہ مصر کی حکومت لیلی اور ملوک طوائف نے ارض عراق مین اسکی اطاعت
قبول کی اسوجہ سے اسکی حکومت کی بنا مضبوط ہوگئی اور اسکا رعب داب چھا گیا
اس نے خلق کو بت پرستی کا حکم دیا اور ایک بت اپنی صورت کا بنوایا یہودیون نے
اوسکے قبول کرنے سے انکار کیا فتنہ پردازون نے کہہ سنکر اوسکو یہودیون کے
خلاف اوبھار دیا چنانچہ انطیوخوس یہودیون پر حملہ آور ہوا اور اونکو قتل اور
گرفتار کرنے لگا یہودی پہاڑوں اور بیابانون کے جانب بھاگ گئے انطیوخوس
اونکی خونریزی کے بعد لوٹا اور بیت المقدس مین اپنا ایک نایب فلیلغوس
نامی مقرر کیا اور اوسکو یہہ حکم دیا کہ وہ یہودیونکو بتون کے سجدہ کرنے اور خنزیر
(سئور) کھانے اور ترک اعمال سبت (سنیچر کے اعمال چھوڑنے) اور ختنہ ترک
کرنے پر مجبور کرے اور جو شخص اسکی مخالفت کرے اوسکو سزائے موت دیجائے
اوس نے ایسا ہی کیا بلکہ اس سے زیادہ سختی اختیار کی اور اشرار جو اس فتنہ کے
باعث ہوئے تھے یہودیون کے قتل و غارت پر بیحد جری ہوئے۔ عازر
کاہن کو قتل کرڈالا جس نے توریت کا یونانی مین ترجمہ کیا تھا جبکہ اوس نے

بُت کے سجدہ اور اون کے قربان کے کہانے سے انکار کیا۔

منجملہ اون لوگون کے جو پہاڑون اور صحراؤن کیطرف بہاگ گئے تہے متیتیا ابن یوحنا ابن شمعون کا بن اعظم تہا جو حشمنائی بن حونیا۔ بنی نوذاب نسل ہارون علیہ السلام سے معروف ہے یہہ مرد صالح اور شجاع و دلیر تہا اپنی قوم کی بربادی وتباہی سے محزون ومغموم ایک بیابان سنسان مین مقیم رہا جب انطیوخوس بیت المقدس سے کوچ کر گیا تو اوس نے یہود کو اپنے جائے قیام سے مطلع کیا اور اون کو یونانیون پر حملہ کرنے کی ترغیب دی یہود نے اس کے حکم کی تعمیل کی اور مستعد و مصلح ہو لئے فلیلقوس سپہ لار انطیوخوس یہہ خبر پاکر اپنے لشکر کو لئے ہوئے متیتیا کی گرفتاری کو چلا یہود اور فلیلقوس سے مقابلہ ہوا فریقین نے جی توڑ کر داد مردانگی دی مگر اس سے پہلے یہود کی کامیابی اور فلیلقوس کی شکست کاتب تقدیر نے لکہہ دی ہتی لڑائی کا میدان یہود کے ہاتہہ رہا اور فلیلقوس کا لشکر بہاگ نکلا اس اثناء مین متیتیا کا انتقال ہو گیا، بجائے اسکے یہوذا ابن متیتیا حکمران ہوا، اس نے بہی فلیلقوس کو دوبارہ شکست دی انطیوخوس ان دنون اہل فارس کی لڑائی مین مصروف تہا اوس نے اس شکست کا حال سنکر اپنے لڑکے افنظر کو اپنا قایم مقام کر کے اوسکی کمک پر اپنی ہی قوم کے ایک سپہ لار لیشاوش نامی کو مامور کیا اور انکو یہودیون پر فوجکشی کرنیکا حکم دیا پس ان لوگون نے تین نامی جرنلون نیقانور۔ تلمیاس۔ صردوس کو یہودیونکے سرکوبی کو روانہ کیا اور اون سے یہودیون کی پایمالی اور قتل وغارت کا اقرار لیلیا۔ اطراف دمشق وحلب کے کل ارمنی اور دشمنانِ یہود فلسطین وغیرہ سے اس لشکر کے ہمراہ ہو گئے۔ یہوذا ابن متیتیا سردار یہود نے پہلے اللہ تعالی سے اپنی فتح ونصرت کی دعا مانگی اور بیت المقدس کا طواف کیا اور تبرکاً اوسکا

مسح کیا بعدازان مقابلہ پر آیا پہلے نیقالنور کے لشکر سے نبرد آزما ہوا اور پہلے ہی حملہ مین شکست اوسکو ہزیمت دی۔ اوس کے لشکریون کو قتل کیا۔ اوس کے مال و اسباب کو لوٹ لیا پہر سپہ سالاران لشکر تلمیاس اور صردوس سے لڑا اور اونکو بہی شکست دیکر پیچہے ہٹا دیا اور انطیوخوس کے اول سپہ سالار فلیلقوس کو گرفتار کرکے آگ مین جلا دیا۔ نیقالنور لڑائی کے میدان سے بہاگ کر مقدونیہ پہونچا اور لیشاوش افقطر کو اس سے آگاہ کیا اس کے بعد شاہ فارس سے انطیوخوس کی شکست پانے کی خبر آئی اس کے بعد ہی وہ خود بہی مقدونیہ آ پہونچا اور یہودیون کی کامیابی سے برہم ہوکر ایک جرار لشکر مرتب کرکے بیت المقدس کیطرف روانہ ہوا اثناء راہ مین عارضۂ طاعون مین مبتلا ہوکر مرگیا اور وہین دفن کر دیا گیا۔ اسکے مرنے کے بعد افقطر تخت نشین ہوا اور اوسکا نام اوس کے باپ انطیوخوس کے نام سے موسوم ہوا۔

یہوذا ابن متیتیا ان لڑائیون سے فارغ ہوکر قدس شریف کیطرف واپس ہوا اور انطیوخوس کے بنوائے ہوئے مذابح اور اصنام کو توڑوا ڈالے مسجد کو بتون کی نجاست سے پاک کیا اور ایک دوسرا جدید مذبح قربانی کے لئے بنوایا اور اوسمین لکڑیان جمع کرکے یہہ دعاء کی کہ اللہ تعالیٰ اپنی نشانی دکہلانے کی غرض سے اسکو بغیر آگ کے مشتعل کردے چنانچہ وہ لکڑیان بغیر آگ کے جلنے لگین۔ یہہ آگ برابر تا زمان ویرانی ثانی مشتعل رہی۔ اس دن کو یہودیون نے عید کا دن قرار دیا اور اسکو عید العساکر کے نام سے موسوم کیا۔ بعدازان افقطر نے دوبارہ اپنے باپ کی تمنا پورا کرنے کو لیشاوش کو یہودیون سے جنگ کرنیکو روانہ کیا یہوذا ابن متیتیا نے اسکو شکست دیکر پسپا کر دیا لیشاوش بہاگ کر ایک قلعہ مین جا چہپا یہوذا ابن متیتیا نے پہونچکر محاصرہ کر لیا بالآخر

لیشاوش نے دبکر اس امر پر مصالحت کر لی کہ آیندہ لیشاوش یہوذا ابن متیتیا
سے لڑنیکو نہ آئیگا اس معاہدہ مین حسب خواہش یہوذا افطر بہی شامل کیا گیا
لیشاوش محاصرہ سے نجات پاکر اپنے ملک کو واپس آیا اور یہوذا ابن متیتیا اپنے
قوم کے اصلاح مین مصروف ہوا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ کیتم (روم) کی حکومت کا یہی ابتدائی زمانہ تہا یہہ
رومیہ مین رہتے تہے انکے کل امور تین سو تیئیس (۳۲۳) رئیسون کے مشورے پر منحصر تہے
اون مین سے ایک رئیس صدر نشین ہوتا تہا اوسکو وہ شیخ کے لقب سے موسوم
کرتے تہے وہ ان کے کل اُمور کو درست کرتا تہا جو غیر قومین اونپر چڑہ آتی تہین
اسکی راے سے اُن کو دفع کرتے تہے اسپر انکو بہت بڑا اطمینان تہا۔ اسوقت تک
توانکی یہی حالت تہی اس سے پہلے وہ یونانیون پر غالب آچکے تہے، اونکے ملک پر
متصرف ہو گئے تہے اور دریا کو عبور کرکے افریقہ تک اپنے قبضہ مین لیلیا تہا۔
جیساکہ آیندہ ہم ان کے اخبار مین بیان کرینگے۔ غرضکہ یہہ متفق ہو کر انطیوخوس
افطر اور اوس کے چچازاد بہائی لیشاوش یادگار شاہان یونان پر حملہ کرنے
کے غرض سے انطاکیہ کیطرف بڑہے اور یہوذا بادشاہ بیت المقدس کو انطیوخوس
اور یونانیون کی اطاعت سے علیحدہ ہونیکو لکہا یہوذا نے انکے لکہنے پر عمل کیا
جب اسکی اطلاع انطیوخوس افطر کو ہوئی تو یہوذا ابن متیتیا کی عہد شکنی اور جدید
سازش سے سخت برہم ہو کر فوجکشی کردی یہوذا ابن متیتیا نے نہایت ہوشیاری سے
اوسکا مقابلہ کیا ہزیمت پانے کے بعد انطیوخوس افطر نے صلح کا پیام بہیجا
شرایط صلح یہہ قرار پائے کہ یہوذا ابن متیتیا اپنے عہد قدیم پر قایم رہے اور
انطیوخوس جو کچھہ سالانہ بیت المقدس کو بطور نذر دیتا تہا دیتا رہے اور
فتنہ پردازون جو لڑائی کے باعث ہوتے ہین انکو قتل کر ڈالے چنانچہ شملاوش کو

قتل کرڈالا اور عہد و اقرار از سر نو قایم ہوا۔

اِس کے بعد اہل رومہ نے اپنے سپہ سالار دمتریاس بن سلیاقوس کو ایک جرار فوج کے ہمراہ انطاکیہ کے طرف روانہ کیا۔ انطیوخوس افطر نے اونکا مقابلہ کیا مگر اوسکی جی توڑ کوششون نے کچھہ اوسکو فایدہ نہ پہونچایا یہہ اور اسکا چچازاد بہائی لیشاوش لڑائی کے میدان مین مارا گیا۔ روم۔ کامیابی کے ہوا کے جہونکون کیطرح انطاکیہ مین داخل ہو گئے۔

قیموس کاہن۔ اشرار یہود سے جو انطیوخوس کے پاس رہتا تہا اوس نے دمتریاس سپہ سالار روم کو کامیابی کے بعد بیت المقدس کے مال و اسباب کی ترغیب دلائی اور اوس پر قبضہ حاصل کرنے کی تحریک کی اوس نے نیقالنور کو اس کام کے انجام دہی کے غرض سے روانہ کیا۔ یہوذا ابن متتیا بادشاہ بیت المقدس بارادت تمام اس سے ملنے کو آیا اور ہدایا و تحایف اندازہ سے زیادہ پیش کیے نیقالنور۔ یہوذا کی ان پسندیدہ کارروائیون سے بیحد خوش ہوا دونون نے مراسم اتحاد قایم رکہنے کی قسمین کہائین قیموس کاہن نے نیقالنور کے پہونچنے سے پہلے دمتریاس کو نیقالنور اور یہوذا کی باہمی سازش کی اطلاع دیدی اور بیت المقدس پر قبضہ حاصل کرنے کی زیادہ ترغیب دی۔ دمتریاس نے اپنے سپہ سالار کو ملامتانہ خط لکہا اور اپنے حکم کی بجا آوری کی سخت تاکید کی اور یہہ بہی تحریر کیا کہ وہ یہوذا کو گرفتار کر لائے۔ یہوذا کو اوس کے جاسوسون نے اس واقعہ سے مطلع کر دیا وہ بیت المقدس کو چہوڑ کر شہر سامرہ (سبسطیہ) چلا گیا نیقالنور نے اوسکا تعاقب کیا پس یہوذا نے پلٹ کر حملہ کر دیا نیقالنور کو شکست ہوئی یہوذا نے لشکر روم کے زیادہ حصہ کو قتل کر ڈالا اور نیقالنور کو گرفتار کر کے بیت المقدس مین ہیکل پر سولی دیدی۔ یہودیون نے اس

دن کو بہی روز عید مقرر کیا۔ اسکے بعد دمتریاس سپہ سالار روم نے ایک دوسرے
ہوشیار و کار آزمودہ افسر بعیترودس نامی کو تیس ہزار فوج کے ساتہہ یہودیون
سے لڑنے کو بہیجا۔ یہود کا لشکر لڑائی کے میدان سے اپنے بادشاہ یہوذا کو
اکیلا چہوڑ کر بہاگ کہڑا ہوا اور مختلف گہاٹیون مین جا چہپا یہوذا معدودے چند
آدمیون کے ساتہہ لڑتا ہوا بہاگا بعیترودس نے تعاقب کیا اثناے دار و گیر مین
یہوذا مارا گیا اور اپنے باپ متتیاہ کے قریب دفن کیا گیا۔ اسکا بہائی یوناتال
بقیہ یہودیون کو لیکر مضافات اردن کیطرف چلا گیا۔ بعیترودس نے اسکا
مقام پر ... مین پہونچکر محاصرہ کیا ایک مدت تک بغیر کسی جدال و قتال
کے یوناتال کو محاصرہ مین رکہا یوناتال ایک آخری کوشش یا اپنے قسمت کا
آخری فیصلہ کرنے ... یہودیون کو لیکر ... سے نکلا لڑائی ہوئی۔ بالآخر
بعیترودس کو شکست فاش دیکر گرفتار کرلیا اور اس شرط پر کہ بعیترودس آیندہ
یہودیون سے لڑنے کو نہ آئیگا چہوڑ دیا اس کے بعد ہی یوناتال مر گیا اور
یہودیون پر اسکا تیسرا بہائی شمعون حکومت کرنے لگا۔

شمعون کے حسن انتظام اور خوبی سلوک سے اطراف و جوانب کے
یہود مجتمع ہو گئے جس سے اس کے موجودہ فوجی قوت اسقدر بڑہ گئی کہ
اس نے اپنے کل دشمنون پر حملہ کر دیا جس شخص نے اس پر خروج کیا اوسکو
پسپا کیا دمتریاس سپہ سالار روم بہی انطاکیہ ... سے بہ مہر جنگ آیا اس نے
دمتریاس کو شکست دی اور روم کے ایک تعداد کثیر کو مار ڈالا ... کے
بعد روم نے پہر چہیڑ چہاڑ کا نہ کیا تا آنکہ شمعون پر تلمائی شوہر دختر شمعون
نے دفعۃً حملہ کر دیا اور اوسکو قتل کرکے اوس کے لڑکے یہودتون کو گرفتار کرلیا
لیکن شمعون کا بڑا لڑکا قالونس بن شمعون غزہ کیطرف بہاگ گیا۔ اسکا اصلی نام

یوحان تہا یہہ نہایت شجاع تہا اس نے اس سے پہلے کسی لڑائی مین ایک شجاع
ہرقانوس نامی کو مارڈالا تہا اسوجہ سے اس کے باپ نے مقتول کے نام سے
اسکو موسوم کیا اطراف وجوانب کے یہودیون نے اسکی اطاعت قبول کرلی
اوراس کے ہمراہ بیت المقدس کیطرف روانہ ہوئے۔ تلمائی بہاگ کر
قلعہ داخون مین چہپا۔ ہرقانوس نے اوسکا محاصرہ کرلیا۔ ایکروز تلمائی شہرپناہ
کے فصیل پر پہرہ رہا تہا اتفاق سے ہرقانوس کی بہن اور مان کو تنہا پاکر گرفتار
کرلے گیا اوران کے قتل کی ہرقانوس کو دہمکی دی۔ ہرقانوس اسوجہ سے اور
نیز عید مظال کے آجانے سے لڑائی موقوف کرکے بیت المقدس کو واپس آیا
تلمائی ہرقانوس کی بہن اور مانکو قتل کرکے قلعہ داخون سے بہاگ گیا۔
ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد دمتریاس سپہ سالار روم نے
بیت المقدس پر حملہ کیا اور یہودیون کا محاصرہ کرلیا یہودیون نے تا انقضاء
عید۔ جنگ کی مہلت چاہی دمتریاس نے اس شرط سے مہلت دی کہ قربان
مین سے اسکو بہی کچہہ حصہ دیا جائے بعدہ اس کے دل مین خدا جانے کیا خیال
آیا جس سے دمتریاس نے بیت المقدس کے لئے تصویرین بہیجین اور یہہ
موقع یہودیون کو صلح کے درخواست پیش کرنیکا اچہا ہاتہہ آگیا۔ دمتریاس
نے یہودیون کی درخواست صلح کو قبولیت کا خلعت عطا کیا۔ ہرقانوس اوس سے
ملنے کو گیا تین حقے سونے کے دمتریاس کو ہدیۃً دیئے۔ دمتریاس بیت المقدس
سے واپس آکر اپنے دار الحکومت کے درستی وانتظام مین مصروف ہوگیا اسی اثناء
مین فارس اور روم مین نزاع ہوگئی۔ دمتریاس کل کامونکو چہوڑ کر لشکر روم
لیکر موقع جنگ پر پہونچگیا اور ہرقانوس عید کی وجہ سے جنگ پر نہ جاسکا ناگاہ
ہرقانوس کو دمتریاس کی شکست کی خبر معلوم ہوئی ہرقانوس نے موقع مناسب

پاکر اپنے دشمنان اہل شام پر حملہ کردیا۔ نابلس اور قلعات ارُوم کو جو کوہ شراۃ مین تہے فتح کرکے اونپر جزیہ قایم کیا اور اون کے ختنے کرادیئے اونکو احکام توریت کی پابندی پر مجبور کیا اور اوس ہیکل کو جسکو سنبلاط سامری نے باجازت اسکندر بنایا تہا ویران کردیا اور اپنے سرحدی ملوک کو بزور و جبر اپنا مطیع کرلیا بعد ازان روسا و اعیان یہود کو رومہ کے منتظمون اور اراکین دولت کے جانب تجدید عہد نامہ کی غرض سے روانہ کیا اور کل ان چیزون کو واپس مانگا جنکو انطیوخوس اور یونان بیت المقدس سے اوٹہا لے گئے تہے رومہ کے سردارون نے ہرقانوس کے اس فرمان کی تعمیل کی اور کمال خوشی سے عہد کی تجدید کی اور اوسکو ملک الیہود (بادشاہ یہود) کے مبارک لقب سے مخاطب کیا۔

اس سے پہلے اسکے اباو اجداد کاہن کے لقب سے پکارے جاتے تہے اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے لقب سے ملقب کیا اور عہدہ کہونت کو شاہی اختیارات مین شامل کرلیا یہہ ملوک بنی حشمنائی کا پہلا بادشاہ ہے۔

القصہ ہرقانوس۔ قلعات ارُوم پر قبضہ حاصل کرکے شہر سامرہ (صبصطیہ) کے طرف گیا اور اوسکو بزور تیغ فتح کرکے اوس کے شہر پناہ کو ویران اور اوس کے رہنے والون کو قتل کرڈالا۔

ابن کریون کہتاہے کہ یہودیون مین اون دنون تین فرقہ تہے ایک فرقہ فقہاء اور اہل قیاس کا تہا جنکو وہ فروشیم (ربانیین) کہتے تہے دوسرا فرقہ ظاہریہ تہا جو اون کے ظاہری الفاظ کتاب پر عمل کرتے تہے اور ان کو وہ صدوقیہ (قرّاء) سے تعبیر کرتے تہے اور تیسرا فرقہ عُبّاد کا تہا جو دنیاوی تعلقات قطع کرکے عبادت الہی مین مصروف رہتے تہے اور یہہ

حسید کہلاتے تھے۔ ہرقانوس کے اباواجداد فرقہ ربانیین مین سے تھے لیکن اس نے
بذاتہ اپنا مذہب ترک کر کے قُرّار کا مذہب اختیار کر لیا تھا وجہ تبدیلی یہہ ہے کہ
اوس نے ایک دن یہود کو ایک جلسہ خاص مین جمع کیا اور یہود سے مخاطب
ہو کر بولا "مین تم سے نصیحت کا خواستگار ہون" ربانیین کو یہہ خیال پیدا ہوا
کہ شاید وہ حکومت و سلطنت سے دست کشی کرنا چاہتا ہے اسوجہ سے اون
مین سے بعض بول اوٹھے کہ "تمہارے لئے یہی نصیحت ہے - کہ تم اپنے کو
درجہ کہونت سے علیحدہ کر کے صرف حکومت کے رتبہ پر اقتصار کرو کیونکہ کہونت
کی شرط تم مین باقی نہین جاتی - تمہاری مان زمانہ انطیوخوس سے قیدیون
(لونڈیون) مین سے تھی" ہرقانوس نے برہم ہو کر کہا "تم لوگ اپنے حاکم
اور والی پر حکومت کیا چاہتے ہو مین آج سے اس مذہب کو چھوڑتا ہون"
ہرقانوس نے یہہ کہہ کر مذہب قرّار اختیار کر لیا اور فرقہ ربانیین سے ایک گروہ
کثیر کو قتل کر ڈالا - اوسوقت سے یہود کے ان دونون فرقون مین نزاع پیدا
ہو گئی اور ایک زمانہ دراز تک برابر لڑائی ہوتی رہی -

ہرقانوس اپنے حکومت و سلطنت کے اکتیس برس پورے کر کے مر گیا
بعدہ اوسکا بڑا لڑکا ارستبلوس تخت حکومت پر بیٹھا - ہرقانوس کے اس کے
علاوہ دو لڑکے اور تھے ایک کا نام انطغنوس تھا جسکو ہرقانوس پیار کرتا تھا
اور دوسرے کو اسکندر کہتے تھے - ہرقانوس نے ناراض ہو کر اوسکو جبل الجلیل
کی طرف جلاوطن کر دیا تھا پس جب ارستبلوس نے حکومت کے زینہ پر قدم
رکھا تو اوس نے اپنے بھائیون کو اپنے باپ کے مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا
اسکندر اور اوسکی مان کو گرفتار کر لیا - انطغنوس نے معافی چاہی ارستبلوس
نے اسکو اپنے لشکر کا افسر اعلیٰ مقرر کر کے لڑائیون مین اسی کے جانے پر

اکتفا کیا اور تاج کہونت اوتار کر تاج شاہی پہن لیا بعد اس کے الطقنوس نے اُن لوگون پر فوجکشی کی جو سرحدی مقامات پر رہتے تہے اور ارستبلوس کی فرمانبرداری سے نکل گئے تہے چنانچہ اون سب کو بزور تیغ اطاعت و فرمانبرداری کے دایرہ مین کہنیچ لیا۔ اسی اثنا مین چند فتنہ پردازون نے اس کے بہائی ارستبلوس سے اسکی شکایت کی اور اُس کے کانون کو الطقنوس کی شکایتون سے بہردیا۔ جب الطقنوس لڑائی سے واپس آیا تو اتفاق وقت سے وہ زمانہ عید مظال کا تہا اور اسکا بہائی بوجہ علالت گہر سے باہر نہ آتا تہا، الطقنوس شاہی محل مین جانے سے اعراض کر کے بنظر ثواب ہیکل مین چلا گیا۔ فتنہ پردازون نے ارستبلوس سے یہہ جڑدیا کہ الطقنوس ہیکل مین کہونت کا درجہ حاصل کرنے کو گیا ہے اور وہ تمہارے قتل کی فکر مین ہے اور اسکا یہہ ثبوت ہے کہ وہ تمہارے پاس مسلح آئیگا" ارستبلوس نے یہہ سنتے ہی اپنے جان نثارون اور ملازمین قصر سے یہہ تاکید کردی کہ اگر الطقنوس مسلح آئے تو فورًا بلا اجازت و اطلاع اوسکی گردن بارِ سر سے سبکدوش کردینا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا اور فتنہ پردازون کو اپنی کوشش مین کامیابی ہوئی بعد چندے ارستبلوس کو فتنہ پردازون کی سازش اور فریب سے آگاہی ہوئی وہ خودکردہ پر پشیمان ہوا اور فرط غم سے اس درجہ اپنا سینہ پیٹ لیا کہ اوسکو قذف الدم کا عارضہ ہوگیا اور اسی عارضہ مین ایک برس کے بعد مر گیا۔ یہودیون نے اسکے بہائی اسکندر کو قید سے نکالا، اوسکی بیعت کی اور حکومت کی کرسی پر بیٹہایا۔ بعد ازان اس سے عکا اور صیدا والوان نے بدعہدی کی: اہل غزہ۔ قبرص کے طرف بڑہے اسکندر نے عکا پر پہونچکر اوسکا محاصرہ کرلیا۔ اس عرصہ مین ملکہ کلوبطرہ (یادگار ملوک یونان) اور اوس کے لڑکے ظیرومین مخالفت ہوگئی ظیرو جزیرہ قبرص کے

طرف چلا گیا اور اوسپر قبضہ حاصل کر لیا اہل عکا نے کہلا بہیجا کہ اوسپر قبضہ لے لینگے
اگر اسکندر کے محاصرہ سے ہمکو نجات حاصل ہو گئی۔ چنانچہ ظرو تومکر اسکندر کے ممالک کے
طرف بڑہا اور جبل الجلیل پر اوترکر ایک گروہ کثیر کو قتل کیا پہر وہان سے کوچ کر کے
اردن پر خیمہ زن ہوا۔ ان واقعات کے اثناء مین اسکندر نے صیدا پر حملہ
کر دیا اور اوسکو بزور تیغ فتح کر کے قدس شریف کیطرف واپس آیا سرحدی امراء
نے اسکی اطاعت قبول کر لی' اس سے بغاوت کرنے والون کا مزاج درست
ہو گیا۔ بعد ازان یہود مین پہر از سر نو فتنہ اس طرحپر برپا ہو گیا کہ عید مظال
مین کل یہودی مسجد مین مجتمع ہو کر کہا پی رہے تہے اور اسکندر بہی اون مین
موجود تہا کچہہ لوگ اس سے کسی قدر فاصلہ پر تیر اندازی کر رہے تہے اتفاق
سے ربانیون مین سے ایک کا تیر سکندر کے قریب آگرا۔ ربانیین اور قراء مین
بحث ہوتے ہوتے مجادلہ ہونے لگا اور یہہ نزاع اس درجہ ترقی پذیر ہوئی کہ
چہہ برس تک فتنہ و فساد فرو نہوا۔ ان فتنہ و فساد مین تقریباً پچاس ہزار
ربانیین مارے گئے اور اسکندر قراء کا معین و مددگار رہا۔ ربانیین نے
دمتریاس معروف بالنطیوخوس کے پاس وفد (ڈیپوٹیشن) روانہ کیا اور
اوسکو مال و اسباب دینے کا وعدہ کیا۔ دمتریاس ان کے کہنے مین آگیا اور
ایک لشکر جرار لیکر نابلس کیطرف بڑہا۔ اسکندر نے اوسکا مقابلہ کیا اور
دمتریاس کو شکست دیکر اوس کے بیشمار لشکریون کو مار ڈالا۔ پہر مراجعت
کر کے ربانیون کیطرف آیا اور اون پر بہی فتح حاصل کی۔ تقریباً تین سو ربانیین کو
گرفتار کر کے قتل کر ڈالا۔ بعد ازان دمتریاس کے تعاقب مین روانہ ہوا اور
اوس کے اکثر بلاد مقبوضہ کو فتح کر لیا۔ دمتریاس یہہ سنکر ایک آخری کوشش
اور اپنی قسمت آزمائی کے غرض سے لڑائی کے میدان مین آیا لیکن اوسکی

تازہ کوششون نے اوسکو کچہہ بہی فایدہ نہ پہونچایا بالآخر شکست کہاکر بہاگا اسکندر نے اوسکو گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔ محاربہ ربانیین اور دمتریاس کے تین برس بعد بیت المقدس کیطرف لوٹا۔

ان کامیابیون سے اوسکا رعب وداب بڑہ گیا اور اوسکو ایک خاص قوت حاصل ہوگئی اس کے بعد وہ علیل ہوگیا اور تین برس تک حالت علالت مین رہا۔ اثناء علالت مین اوسکو بعض قلعات کے محاصرہ کی ضرورت پیش آئی اسوجہ سے کہ اون قلعات کے حکام نے اس سے سرتابی شروع کردی تہی لیکن اتفاق زمانہ سے اسکندر کو اوسکی موت نے اون قلعات کے فتح کرنے کی مہلت نہ دی۔ دوران محاصرہ مین وہ مرگیا اور مرتے وقت اپنی بی بی کو یہہ وصیت کرگیا کہ تا زمان فتح۔ موت کا حال چہپایا جائے اور لاش بیت المقدس مین لیجاکر دفن کی جائے۔

اسکندر کے مرنے کے بعد ربانیون نے عام طور سے اوس کے لڑکے کیطرف میلان خاطر ظاہر کیا اور جنہون نے ابتداءً اختلاف کیا اونکو ایک جلسہ خاص مین جمع کرکے اونکو بہی اپنی رائے سے متفق کرلیا۔ اسکندر کے دو لڑکے تہے بڑے کا نام ہرقانوس تہا اور چہوٹے کو ارستبلوس کہتے تہے۔ یہہ دونون اسکندر کے مرنے کے وقت چہوٹے چہوٹے تہے جب یہہ بڑے ہوئے تو ہرقانوس کہونت کے لئے منتخب کیا گیا اور ارستبلوس کو لشکر کی سپہ سالاری دیگئی لڑائی کا انتظام سپرد کیا گیا۔ ربانیون نے اسکا ساتہہ دیا۔ اس نے عظیم الشان بادشاہون سے خراج لیا اور اون کو اپنا مطیع کیا اس اثنا مین ربانیون اور فراسین میں پہر کسیقدر مناقشہ پیدا ہوگیا اس فتنہ کے فرو کرنے کے غرض سے ارستبلوس کی ماں بیت المقدس سے روانہ ہوئی لیکن اوسکی موت نے اوسکی تمناؤن کا

خون کر کے اوسکی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جناب عیسی صلوات اللہ
علیہ کا ظہور اسی کے زمانہ مین ہوا! الغرض جب اوس کے لڑکے ارستبلوس کو جو
سپہ سالار لشکر تہا اس کے مرنے کی اطلاع ہوئی تو وہ قرار کو مجتمع کر کے اپنے
بہائی ہرقانوس اور ربانیون سے لڑنے کو چلا اور اونکا بیت المقدس مین محاصرہ
کر لیا۔ سرداران یہود اور بڑے بڑے کاہن باہم صلح کرانیکی سعی کرنے لگے انجام کار
اس امر پر صلح ہوئی کہ حکومت و سلطنت کا ارستبلوس مالک رہے اور ہرقانوس
بدستور کہونت پر قایم رہے۔ اس راے کے قرار پاتے ہی فتنہ و فساد فرو ہو گیا
اور ارستبلوس کی حکومت مستقل ہو گئی۔

الظفر ابو ہیرودس

بعد چندے ہرقانوس اور ارستبلوس مین الظفر ابو ہیرودس کیوجہ سے نزاع پیدا ہو گئی۔ الظفر ابو ہیرودس اون رؤسار
بنی اسرائیل سے تہا جو عزیر کے ساتہہ بابل سے مجتمع ہو کر آئے تہے۔ اس مین
رعب و داب و دلیری کا قدرتی مادہ تہا اس کے پاس مال و اسباب اور بکثرت
مویشیان ہتین اسکندر نے اسکو بلاد ارُوم (جبال شرات) کا حاکم کر دیا تہا برسون
بلاد ارُوم کا حاکم رہا وہین اس نے اپنا نکاح کیا جس سے چار لڑکے فسیلو ہیرودس
فرودا۔ یوسف۔ اور ایک لڑکی سلومت نامی پیدا ہوئی۔ بعضے کہتے ہین کہ
الظفر بنی اسرائیل سے نہ تہا بلکہ وہ اہل ارُوم سے تہا اور بنی حسمنائی کے
خاندان مین پرورش پائی تہی۔ جب اسکندر مر گیا اور اوسکی بی بی اسکندرہ
حکومت کرنے لگی تو الظفر۔ جبال شرات کی حکومت سے معزول کر دیا گیا۔
الظفر جبال شرات سے بیت المقدس مین چلا آیا اور وہین ٹہیر رہا تا آنکہ
عنان حکومت ارستبلوس کے ہاتہہ مین آئی۔ ہرقانوس اور الظفر مین مراسم
اتحاد پہلے سے قایم تہے بعد چندے ارستبلوس اپنے بہائی ہرقانوس سے

کشیدہ خاطر ہو گیا اسوجہ سے کہ اوسکو انظفتر کی چالاکیون اور فریب سے آگاہی ہو گئی
تہی۔ اس نے اوس کے قتل کی کوشش کی لیکن ناکام رہا اور درپردہ
ارستبلوس کے کامون مین رخنہ اندازی کی فکر کرنے لگا اور لوگون مین یہہ
ظاہر کرنے لگا کہ ارستبلوس۔ ہرقانوس اور اوس کے ہمراہیون سے کینہ
رکہتا ہے اسکو حکومت نہ دینی چاہیے۔ ہرقانوس اس سے بدرجہا حکومت
وسرداری کے لایق ہے پہر انظفتر نے ہرقانوس کو یہہ فقرہ دیا کہ ارستبلوس
تیرے قتل کی فکر مین ہے جب ہرقانوس کے دماغ مین یہہ خیال متمکن ہونے لگا
تو انظفتر نے اس کے مصاحبون سے سازش کر کے ارستبلوس کیطرف سے
پورے طور سے بدظن کر دیا پہر بادشاہ عرب ہرتمہ کے پاس جانے کی رائے
دی ہرتمہ اور ہرقانوس مین مراسم اتحاد پہلے سے تہے باین خیال ہرقانوس
اوس کے پاس جانے پر آمادہ ہو گیا غرض دونون عہد وپیمان کر کے ہرتمہ
کے پاس جا پہونچے اور ہرتمہ کو ارستبلوس سے جنگ کرنے پر اوبہار دیا ارستبلوس
اور ہرتمہ سے لڑائی ہوئی اثنا لڑائی مین ارستبلوس کے لشکریون کا زیادہ حصہ
ہرقانوس سے ملگیا ارستبلوس میدان جنگ سے بہاگ کر قدس شریف مین
جا چہپا۔ ہرقانوس اور ہرتمہ نے اوسکا محاصرہ کر کے لڑائی برابر جاری رکہی
تا آنکہ عید الفطیر کا زمانہ آگیا محصور یہود لڑائی کی وجہ سے اپنے مذہبی رسوم کو
ادا نکر سکتے تہے اسوجہ سے اونہون نے ہرقانوس کے مصاحبون کے ذریعہ سے
قیمتی تحایف پیش کرنا چاہا جب اوس نے اسکو منظور کر لیا تو اونہون نے
اس سے بدعہدی کی اور بعض اون لوگون کو جو ارستبلوس اور اوس کے
ساتہیون کے لئے دعا کر رہے تہے مار ڈالا اسوجہ سے اون مین وبا
پہیل گئی جس سے ایک عالم مرگیا۔

ابن کریون کہتاہے کہ ارمن۔ بلاد دمشق و حمص و حلب مین تہا یہہ سب روم کے مطیع تہے انہین دنون ان سب نے سرکشی کی۔ روم نے اپنے سپہ سالار تمقیوس کو انکی بغاوت رفع کرنے کی غرض سے روانہ کیا تمقیوس نے اپنے مقدمۃ الجیش کا افسر سکالوس کو مقرر کرکے آگے بڑہنے کا حکم دیا۔ ارمن نے گہبرا کر اطاعت قبول کرلی پہر سکالوس اوس کے بعد تمقیوس دمشق مین داخل ہوا۔ ارستبلوس نے قدس سے اور ہرقالوس نے مقام حصار سے اوس پر لشکرکشی کی اور لڑائی چہڑنے کے پیشتر تمقیوس کے پاس مال اور تحایف روانہ کئے اوس نے لینے سے انکار کیا اور ہرثمہ کو بیت المقدس مین داخل ہونے سے روک دیا اور خود بیت المقدس سے کوچ کر گیا اوس کے ہمراہ ہرقالوس و انظفتر بہی چلے گئے اور ارستبلوس اور اوس کے تحایف بیت المقدس کو واپس آئے بعد اس کے انظفتر پہر تمقیوس کے پاس بلا مال و تحایف کے گیا اس نے اس سے بدعہدی کی مجبور ہو کر انظفتر نے یہہ چال اختیار کی اور اس سے یہہ ظاہر کیا کہ "مین ہرقالوس کاہن اعظم کا بظاہر مطیع رہونگا تاکہ ارستبلوس کی طاقت کم ہوجائے" تمقیوس نے انظفتر کی رائے پسند کی اور یہہ کہا کہ "مین بظاہر ارستبلوس کی موافقت کرونگا لیکن درحقیقت مین موقع او وقت کا منتظر رہونگا اور بعد کامیابی کے ہرقالوس کو بیت المقدس کی حکومت دونگا" اس مشورے کے اگلے دن ہرقالوس اور ارستبلوس سپہ سالار تمقیوس کے پاس آئے اور ایک دوسرے کی شکایت کرنے لگے انظفتر عام خلایق کو مجتمع کر کے تمقیوس کے پاس لایا وہ لوگ ارستبلوس کی شکایت کرنے لگے تمقیوس نے اون لوگونکی شکایتین انصاف کے کانون سے سنین اور ایک منصفانہ حکم صادر کیا۔ ارستبلوس کو اوسکا حکم شاق گزرا وہ اوسکے لشکرگاہ سے اوٹہہ کر

چلا آیا اور بیت المقدس مین پہونچکر قلعہ بندی کرلی فمقیوس نے اوسکا تعاقب کیا پہلے وہ اریحا مین اوترا بعدہ قدس شریف کے طرف بڑہا۔ ارستبلوس نے فمقیوس سے اس شرط پر صلح کرلی کہ فمقیوس اوسکے بہائی ہرقانوس کی مدد نہ کرے اور ارستبلوس ہیکل کے کل جواہر اور اسباب فمقیوس کو دیدے" فمقیوس نے اس شرط کو مان لیا اور اس شرط کی تعمیل و تکمیل کے غرض سے اپنے ایک جنگی افسر کو اوس کے ساتہہ بیت المقدس کیطرف روانہ کیا کاہنون نے ارستبلوس کو اس فعل سے روکا۔ عامہ خلایق اس سے برہم ہوگئے اور فمقیوس کے جنگی افسر اور اوس کے بعض ہمراہیون کو مارڈالا اور باقیماندون کو بیت المقدس سے باہر نکال دیا۔ فمقیوس کو یہودیون کی اس حرکت سے ناراضگی پیدا ہوگئی اُسیوقت سے اُسنے دہاوا کا حکم دیدیا لیکن شہر پناہ کے دروازے بند ہونیکی وجہ سے اندر نہ داخل ہوسکا باہر سے لڑتا رہا اور شہر کے اندر ارستبلوس اور ہرقانوس کے گروہون مین لڑائی شروع ہوگئی۔ اثنا رجنگ مین ایک یہودی نے شہر کا دروازہ کہولدیا فمقیوس بیخوف و خطر شہر مین داخل ہوگیا اور شاہی محل پر قبضہ کرکے ہیکل کا محاصرہ کرلیا بعد چندے آلات حصار کے ذریعہ سے ہیکل کے بعض برجون کو منہدم کرکے بزور تیغ اوسپر بہی قبضہ کرلیا۔

جسوقت فمقیوس ہیکل مین داخل ہوا۔ باوجود لڑائی جاری رہنے کے کاہنون کو عبادت کرتے ہوئے پایا اس سے اوسکے دل پر ایک ہیبت سی طاری ہوگئی ہیکل کے روبرو چُپکا کہڑا رہ گیا۔ اوسکے مال و اسباب و ذخایر کیطرف ہاتہہ نہ بڑہایا اور اونیر ہرقانوس کو حاکم اور سالانہ خراج مقرر کرکے رومہ کے جانب واپس ہوا اور وقت روانگی بنظر مزید احتیاط ہرقانوس اور انظفتر کی نگرانی کے لئے اپنے سپہ سالار سکالوس کو بیت المقدس مین چہوڑ آیا جس نے

اس سے پیشتر دمشق اور بلاد ارمن کو فتح کیا تہا ارستبلوس اور اس کے دو لڑکے پابزنجیر رومہ کو نمقیوس کے ہمراہ روانہ ہو گئے باقی رہا تیسرا لڑکا اسکندر نامی وہ روپوش ہو گیا۔

نمقیوس جسوقت سرزمین شام کو طے کرتا ہوا اپنے وطن کو جا رہا تہا اوسوقت ہرقالونس اور انطفر نے عرب پر روم کے مطیع کرنے کے غرض سے حملہ کر دیا اسکندر نے میدان خالی دیکھہ کر بیت المقدس کا رُخ کیا اہل قدس نے اوسکا کمال خوشی سے خیر مقدم کیا اور اوسکو اپنا حاکم بنا لیا۔

اسکندر کے حکومت کی کرسی پر بیٹھتے ہی ہیکل کے اون برجونکو درست کرایا جنکو نمقیوس نے منہدم کر دیا تہا۔ اسکی حکومت کچھہ ایسی دلپسند ہوئی کہ ایک خلق اسکی مطیع ہو گئی اس اثنا مین ہرقالونس اور انطفر واپس ہوئے اور اسکندر نے اونکا قدس شریف سے نکلکر چمکتی ہوئی تلواروں اور نوکدار نیزون سے استقبال کیا ہرقالونس اور انطفر کو اس واقعہ مین ناکامی ہوئی اسکندر نے اون کے لشکر پر بہت سختی سے حملہ کر کے پسپا کر دیا۔ ہرقالونس اور انطفر نے کینالونس سپہ سالار روم سے مدد چاہی جو بعد نمقیوس کے بلاد ارمن کا ناظم ہو کر آیا تہا وہ ان دونوں کے امداد کو بلاد ارمن سے قدس شریف کیطرف آیا اسکندر نے کمال مردانگی سے اُسکا مقابلہ کیا لیکن مقابلہ سے پہلے اس کے حصہ مین شکست لکہی جا چکی تہی اوسکی تازہ کوششوں نے کچھہ فایدہ نہ پہونچایا وہ میدان جنگ سے ہزیمت اوٹہا کر قلعہ اسکندرونہ مین پناہ گزین ہوا ہرقالونس نے قدس شریف مین پہونچکر قبضہ حاصل کر لیا کینالونس سپہ سالار روم نے اسکندر کا تعاقب کیا اور قلعہ اسکندرونہ پر پہونچکر محاصر کر لیا اسکندر نے مجبور ہو کر امن کی درخواست کی جسکو کنیالونس نے فوراً قبول کر لیا۔

انہین لڑائیون کے اثناءمین ارستبلوس معہ اپنے لڑکے انطقنوس کے قیدخانہ رومہ سے نکل بہاگا اور ایک گروہ کثیر کو مجتمع کرکے کینالوس کے مقابلہ پر آیا لیکن اوسکی قسمت نے مدد نہ کی پہلی ہی لڑائی مین گرفتار ہوگیا کینالوس نے اوسکو دوبارہ رومہ کے قیدخانہ مین بہیجدیا چنانچہ وہ اوسی قیدخانہ مین اوس زمانہ تک رہا جب تک کہ رومیہ پر قیصر کو غلبہ حاصل نہین ہوا۔ پہر بعد چندے جن دلون روم کو قیصر کے مقابلہ کی ضرورت درپیش ہتی اور فمقیوس رومہ کے باہر قیصر کی لڑائی کے لئے لشکر جمع کررہا تہا ارستبلوس دوبارہ قیدخانہ سے نکل کہڑا ہوا اس مرتبہ اس کے ہمراہ چند سرداران لشکر بہی قیدخانہ سے نکل آئے تہے اس نے دوبارہ۔ بارہ ہزار کی جمعیت سے ارمن اور یہودیہ فمقیوس کی اطاعت سے روکنے کے غرض سے حملہ کیا فمقیوس نے انطفتر کو اس کے مقابلہ اور گرفتاری کے بابت خطوط لکہے اوس نے یہود کے چند آدمیون کو ارستبلوس کے طرف روانہ کیا جنہون نے بلاد ارمن مین بعد چند دلون کے موقع پاکر ارستبلیوس کو زہر دیدیا۔ اس کے بعد کینالوس کی تحریک و تحریر سے شیخ (والی رومہ) نے ارستبلوس کے بقیہ لڑکون کو آزاد کردیا۔

ابن کریون کہتا ہے کہ انہین ایام مین اہل مصر نے اپنے بادشاہ تلمائی سے باغی ہوکر اوسکو تخت سے اوتار دیا تہا اور روم کا خراج بند کردیا تہا جس سے روم نے مصر پر فوج کشی کی اور انطفتر نے بزور تیغ اونپر فتحیابی حاصل کرکے تلمائی کو دوبارہ حکومت کی کرسی پر بٹہایا۔ اوس کے سلطنت کے کاروبار کو درست کردیا پہر کینالوس نے بیت المقدس کیطرف مراجعت کی اور ہرقانوس کو قدس کی حکومت اور انطفتر کو اوسکی وزارت کا عہدہ دیکر رومہ کو واپس آیا

ابن کریون کہتا ہے کہ ان واقعات کے بعد فارس اور روم مین مناقشہ

اسوجہ سے کہتے ہین کہ یہہ ماہ یولیہ مین پیدا ہوا تہا جو اون کا پانچوان مہینہ تہا۔ اور یولیہ کے معنی پانچوین کے بہی ہین۔ اس سے پہلے ہم لکھہ آئے ہین کہ روم کی حکومت جمہوری تہی جس مین تین سو بیس ۳۲۰ ممبر اور ایک شیخ (صدر نشین) کے ذریعہ سے حکومت قایم تہی جب قیصر بڑا ہوا اور شیخ (صدر نشین) نے اسکی شجاعت و مردانگی کو اورون سے بدرجہا زیادہ دیکہا تو وہ اسکو بہی بدستور قدیم لشکرون کا سپہ سالار کرکے ممالک غیر پر بہیجنے لگا۔ ایک مرتبہ اسکو بلاد مغرب کیطرف روانہ کیا اس نے بلاد مغرب کو نہایت سہولیت اور مردانگی سے فتح کیا اور جب وہان سے واپس ہوا تو اس نے اپنے کو بادشاہ کے لقب سے مشہور کیا۔ روم کے ممبرون نے قیصر کو اس خطاب کے لینے سے منع کرکے یہہ وجہ بیان کی کہ "شروع زمانہ حکومت سے روم کی حکومت جمہوری ہے اس کے خلاف کرنا مناسب نہین ہے ـ اس سے پہلے فمقیوس نے بلاد شرق کو فتح اور یہودیون کو مطیع کیا تہا لیکن اوس نے اسکی خواہش نہین کی" قیصر یہہ سنکر خاموش ہو گیا ایک روز موقع پاکر ممبران روم پر حملہ کردیا اور اون کو قتل کرکے تن تنہا روم کا بادشاہ بن بیٹھا اور اپنے کو قیصر کے لقب سے مشہور کرکے فمقیوس پر بہی حملہ کردیا یہہ اون دلون مصر مین تہا۔ قیصر نے اسپر فتح پائی اور اسکو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اور وقت مراجعت مصر سے اوس کے اطراف و جوانب مین فمقیوس کے جنگی افسرون کو پہیلا ہوا دیکہکر اونپر بہی حملہ کردیا اور بلاد ارمن کیطرف ہوکر گذرا ارمن مین اون دلون متر واث بادشاہ حکومت کر رہا تہا اوس نے قیصر کی اطاعت قبول کرلی اور اوس کے حکم سے ارمینون کو لیکر ہرقانوس سے لڑنے کو چلا۔ ہرقانوس بادشاہ یہود نے اوسکا عسقلان مین مقابلہ کیا ارمینون کو شکست ہوئی؛ مظفر اور یہودیون کے لشکر نے فتحیابی کے ساتھہ

مصر پر قبضہ کرلیا جب اسکی خبر قیصر کو ہوئی تو اوس نے انظفتر کو بلا بھیجا۔ انظفتر
مترواث کے ہمراہ قیصر کے دربار مین حاضر ہوا قیصر نے اس کے عذرات سنکر
اسکو عہدہ ہائے جلیلہ دینے کا وعدہ کیا۔ اس سے پہلے انطقنوس بن
ارستبلوس نے قیصر سے ملک ہرقانوس کی شکایتین کی تہین اور نیز یہہ ظاہر
کیا تہا کہ ہرقانوس نے اس کے باپ کو اسوقت قتل کیا ہے کہ جب اہل
رومہ نے قمقیوس کو اسکے لڑائی پر روانہ کیا تہا۔ مگر انطقنوس کی شکایت سے
کوئی برہمی نہ پیدا ہوئی ایک روز ہرقانوس اور انظفتر نے ملک انطقنوس کو
زہر دیدیا بعد چندے قیصر نے انظفتر کو اپنے لشکر کا سپہ سالار مقرر کرکے فارس
کی لڑائی پر بہیجدیا۔ اس لڑائی مین انظفتر مختلف حالتون مین مختلف مقامات پر
طرح طرح کی مصیبتون مین گرفتار ہوتا رہا مگر ہر مصایب سے بچتا ہوا جب بلاد فارس
سے واپس ہوا تو قیصر نے ہرقانوس اور انظفتر کو بیت المقدس کی حکومت
بحال کرکے واپس کردیا۔ ہرقانوس ضعیفی کیوجہ سے لڑائیون کے کام کا نہ تہا
اسوجہ سے انظفتر ہر امور سلطنت مین پیش پیش ہوگیا اور اپنے ایک لڑکے فسیلو کو
بیت المقدس کا ناظم اور دوسرے لڑکے ہیرودس کو جبل الخلیل کا عامل
مقرر کردیا اور اسیطرح جب کوئی لڑکا انظفتر کے خاندان کا بڑا ہوتا تہا تو اوسکو
شام کے کسی صوبہ کی حکومت دیدیتا تہا رفتہ رفتہ ہرقانوس کے تمام بلاد مقبوضہ
مین انظفتر کے لڑکے پہیل گئے۔ انہین دنون ایک سرحدی پہاڑی مین
خزقیا نامی ایک شخص یہودیون کا ایک گروہ لئے ہوئے سکونت پذیر تہا جو
وقتاً فوقتاً موقع پاکر ارمن پر حملہ کرکے اون کے مال ومتاع کو لوٹ لیجاتا تہا،
جب اسکا ظلم وجور حد سے متجاوز ہوگیا تو ناظم بلاد ارمن سفیوس (قیصر کے
چچازاد بہائی) نے ہیرودس والی جبل خلیل سے خزقیا کی شکایت کی۔ ہیرودس نے

ایک سریہ[1] حزقیا کی گوشمالی کے لئے بہیجدیا۔ اتفاق سے اس شبخون میں حزقیا گرفتار ہوکر قتل کرڈالا گیا ہیرودس نے سفیوس کو اس واقعہ سے مطلع کیا اوس نے ہیرودس کا شکریہ ادا کیا اور تحایف بہیجے۔ مگر بیت المقدس کے یہودیون کو ہیرودس کا یہہ فعل نہایت شاق گزرا اور وہ لوگ مجتمع ہوکر ہرقانوس کے پاس آئے اور ہیرودس کے ظلم کی شکایت کی اور اوسکو قصاص کے لئے مجلس حکام مین طلب کیا۔ چنانچہ اس قضیہ کے فیصل کرنے کو ایک مجلس منعقد کی گئی جس مین یہودیون کے ستر شیخ مقدمہ کی سماعت کو جمع کئے گئے ہیرودس مسلح تیور چڑہائے ہوئے آیا۔ ہرقانوس ہیرودس کے تیور چڑہے ہوئے دیکہہ کر گہبرا اوٹہا اور قبل سماعت مقدمہ و انفصال قضیہ مجلس برخاست کردی۔ یہودی اس سے کشیدہ خاطر ہوگئے اور ہیرودس بلاد ارمن کیطرف چلا گیا سفیوس نے اسکو اپنا مدار المہام بنالیا۔

اِن واقعات کے بعد ہرقانوس نے قیصر سے تجدید عہد کی درخواست کی قیصر نے اوسکی درخواست کو قبولیت کا خلعت مرحمت کیا اور یہہ حکم صادر کیا کہ اہلِ ساحل مابین صیدا و غزہ اپنا اپنا خراج بیت المقدس کو روانہ کیا کرین اور یہودیون کو کل وہ بلاد واپس دیدئے جائین جو اس سے بیشتر اون کے قبضہ مین فرات اور اطراف لاذقیہ تک تہے اور جنکو بنی حشمنائی نے بزور تیغ دبالیا تہا وہ بہی اونکو واپس کردئے جائین کیونکہ مقیوس نے اس بابت اونپر سخت نابرداشتنی ظلم کیا تہا۔ یہہ عہدنامہ تانبے کے پترون پر بزبان روم اور یونان مین لکہا گیا اور صور و صیدا کے شہر پناہ کے دروازون پر لٹکا دیا گیا اور ہرقانوس کی حکومت از سر نو قایم کردی گئی۔

ابن کرلون کہتا ہے کہ بعد چندے قیصر بادشاہ روم اور انطفتر وزیر

[1] سریہ اوس لشکر کو کہتے ہین جو شب کو مخالف کے لشکر پر شبخون مارتا ہے۔

ہرقانوس قتل کرڈالے گئے قیصر کے قتل کا یہہ واقعہ پیش آیا کہ کیساوس نامی ایک
شخص نے سپہ سالاران مسقیوس سے بحالت غفلت اسپر حملہ کرکے ایک ہی وار
سے اسکو قتل کرڈالا اور زمام حکومت اپنے ہاتہہ مین لیکے لشکر کو مجتمع کرکے دریا سے
عبور کیا بلاد شیت کو فتح کرتا ہوا قدس شریف کیطرف گیا اہل قدس سے سنتر
حقے سونے کے طلب کیے چنانچہ انطفتر اور اوس کے لڑکون نے یہود سے لیکر
پیش کش کیا پہر کیساوس بیت المقدس سے مراجعت کرکے مقدونیہ کیطرف آیا
اور وہین مقیم رہا انطفتر کے قتل کا یہہ ماجرا گزرا کہ یہود کی خواہش کے مطابق
کیساوس مراجعت کے وقت اپنا ایک سپہ سالار ملیکا نامی بیت المقدس مین
چہوڑ گیا تہا بعد چندے اس سے اور انطفتر سے ناصافی ہو گئی ملیکا نے
موقع پاکر چند یہودیون کی سازش سے انطفتر کو زہر دیدیا ہیرودس یہہ
واقعہ سنکر ہرقانوس کے قتل کرنے کو بیت المقدس مین آیا لیکن فیلو نے اس
قصد سے باز رکہا اسی اثنا مین کیساوس مقدونیہ سے صور کیطرف آیا
ہرقانوس اور ہیرودس اوس سے ملنے کو گئے اوس کے سپہ سالار ملیکا کی
شکایت کی اور انطفتر کے قتل واقعات بیان کیے - کیساوس نے ملیکا کے
قتل کا حکم دیدیا - ملیکا قتل کرڈالا گیا - اس کے بعد کنیانوس برادرزادہ
قیصر آوزا وسکا سپہ سالار انطیوس لشکر لیکر کیساوس سے لڑنے کو نکلے مقدونیہ
کے قریب صف آرائی ہوئی کیساوس نامی کے ساتہہ گرفتار کرکے قتل کرڈالا گیا
اور کنیانوس اپنے چچا کی جگہہ پر متمکن ہوکر اپنے کو اپنے چچا اوغسطس قیصر کے
نام سے موسوم کیا اس فتحیابی کے بعد ہرقانوس بادشاہ یہود نے کنیانوس
کی خدمت مین کچہہ تحائف روانہ کیے جس مین ایک تاج طلائی مرصع تہا اور
تجدید عہد کی درخواست کی اور اون قیدیون کے آزادی کا خواستگار ہوا

جو زمانہ کیساوس سے قید تہے اور نیز اون رعایتون کا طالب ہوا جو اس سے پہلے
کینالوس کے چچا قیصر نے یہود کو دے رکہی تہین۔ اوغسطش قیصر نے ہرقانوس
کی درخواستین منظور کرلین بعدہ انطیانوس کو ہمراہ لیئے ہوئے بلاد ارمن کے طرف
دمشق اور حلب کیطرف گیا کلبطرہ ملکۂ مصر نے (یہہ ایک ساحرہ عورت تہی) قیصر سے
ملاقات کی اور امن کی خواستگار ہوئی قیصر نے امن دیکر اپنی زوجیت مین لیلیا
اسی مقام پر چند لوگون نے ہیرودس اور اوس کے بہائی فسیلو کی شکایتین
کین ہرقانوس نے اوسکی تردید کی انطیانوس نے شکایت کرنے والون کی
گرفتاری کا حکم دیا چنانچہ اون لوگون مین سے اکثر گرفتار ہوکر قتل کرڈالے
گئے۔ ہیرودس اور اوسکا بہائی فسیلو اپنے دار الحکومۃ مین واپس آیا اور بجائے
اپنے باپ کے ہرقانوس کی سلطنت کا انتظام کرنے لگا۔ بعد اس کے انطیانوس
نے۔ بلاد فرس پر حملہ کرکے اون کے سرسبز میدانون کو اپنے فحمند گہوڑون سے
روندایا اون کے ملوک کو زیر وزبر کیا اور رومہ تک بزور تیغ فتح کرلیا۔
— ابن کریون کہتا ہے کہ انہین واقعات کے اثنا مین انطقنوس معہ
ایک جماعت یہودیون کے فارس مین گیا اور یہہ درخواست پیش کی کہ اگر
اس کے چچا ہرقانوس کی حکومت چہین کر مجہکو دیجائے اور ہیرودس معہ اپنے
بہائی فسیلو کے قتل کرڈالا جائے تو اس کے معاوضہ مین کئی حقے سونے کے اور
آٹہہ سو کنیزان رؤساء یہود کی خدمت کے لئے پیش کش کیجائینگی بادشاہ
فارس نے انطقنوس کی اس درخواست پر ایک جرار لشکر لیکر روانہ ہوا اور بلاد ارمن کو
فتح کرلیا جو سپہ سالاران روم ملے اونکو قتل کرڈالا اس کے بعد اپنے ایک سپہ سالار کو
اہل قدس کی لشکر کے ساتہہ بہمراہی انطقنوس بیت المقدس مین نماز ادا کرنے
اور ہیکل مین نذر و نیاز پہونچانے کے حیلہ سے روانہ کیا وسط شہر مین پہونچکر

ان لوگون نے شہر کو لوٹنا اور لوگون کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ ہیرودس اس ناگہانی حملے سے گہبرا کر قصر ہرقانوس مین حفاظت کی غرض سے گہس گیا اور فسیلو قلعہ کو ان کے حملے سے بچاتا رہا۔ اگرچہ اس لڑائی کی ابتدائی صورت انطقنوس کے حق مین نتیجہ خیز دکہائی دیتی تہی لیکن یہودیون کے مستعد ہو جانے سے انطقنوس اور سپہ لار فارس کو جان کے لالے پڑ گئے۔ مگر اس موقع پر انطقنوس کا ایک فقرہ چلگیا اور وہ یہہ تہا کہ وہ لڑائی سے دست کش ہو کر شاہی محل کے قریب گیا اور ہرقانوس و ہیرودس کو دم پٹی دینا شروع کیا ہرقانوس اور فسیلو تو اس کے فقرے مین آگئے اور اس کے ہمراہ شاہ فارس کی خدمت مین حاضر ہونے کو چلے لیکن ہیرودس نے اسکی ایک ہی نہ سُنی برابر لڑتا رہا سپہ لار فارس اور انطقنوس نے مصلحتاً لڑائی موقوف کر دی اور فسیلو اور ہرقانوس کو لیکر شاہ فارس کیطرف روانہ ہوئے جسوقت بلاد ارمن مین شاہ فارس کے پاس پہونچے ہرقانوس اور فسیلو فوراً قید کر لئے گئے فسیلو تو اوسی شب کو مر گیا اور ہرقانوس پابزنجیر فارس کیطرف روانہ کیا گیا۔ انطقنوس کو ہرقانوس کی اس بیچارگی پر بہی رحم نہ آیا اثناء راہ مین اس کے کان کٹوا ڈالے تاکہ کہنت کے قابل نرہجائے پہر شاہ فارس نے اپنے دار الحکومتہ مین پہونچکر ہرقانوس کو آزاد کر دیا اور برائے نام سلوک ہونے لگا تا آنکہ ہیرودس نے اوسکو بلا لیا۔ کما یاتی بعد۔

اس کے بعد شاہ فارس نے اپنا ایک سپہ لار انطقنوس کے ہمراہ بیت المقدس پر قبضہ کرنے کو روانہ کیا ہیرودس اس حال سے مطلع ہو کر اپنے عیال و اطفال کو قلعہ میں اپنے بہائی یوسف کے پاس چہوڑ کر قدس شریف سے جبل شرات کیطرف چلا گیا اور وہان سے پہرتا ہوا قیصر کے پاس جانیکی

غرض سے مصر مین پہونچا۔ کلبطرہ ملکۂ مصر نے اسکی بڑی توقیر کی اور اسکو کشتی پر
سوار کرا کے رومہ کیطرف روانہ کیا۔ ہیرودس رومہ مین پہونچکر انطیانوس کے ہمراہ
اوغسطش قیصر کے دربار مین حاضر ہوا۔ شاہ فارس کے حملے اور بیت المقدس کے
ناگہانی واقعات سے اوسکو مطلع کیا۔ اوغسطش نے اپنے دامان مرحمت سے اوسکے
آنسو پونچھے، تاج شاہی پہنایا اور رومہ مین بڑے تجمل و احتشام سے چارون
طرف پہرایا آگے آگے نقیب کہتے جاتے تھے "اوغسطش قیصر نے اسکو بادشاہ
بنایا ہے"۔ اس کے بعد اوغسطش قیصر نے ایک دربار خاص منعقد کیا اور شیوخ رومہ
کے روبرو تانبے کے پترون پر شاہی فرمان ہیرودس کی بادشاہت کا لکھوایا۔
ہیرودس کی بادشاہت کا یہی پہلا دن تہا اس کے بعد انطیانوس لشکر لیکر شاہ
فارس کیطرف بڑہا انطاکیہ کے قریب پہونچکر ہیرودس اس سے علیحدہ ہوکر براہ
دریا قدس شریف کیطرف انطقنوس سے لڑنے کو روانہ ہوا۔ انطقنوس اسکی
آمد کی خبر سنکر بیت المقدس سے نکلکر جبال شرات کیطرف ہیرودس کے عیال و
اطفال کے گرفتار کرنے کو بڑہا اور قلعہ کا محاصرہ کرلیا اس اثنا مین ہیرودس نے
پہونچکر انطقنوس سے لڑائی چہیڑدی یوسف موقع پاکر قلعہ کا دوسرا دروازہ کہولکر
نکل آیا اور انطقنوس پر دوسرے طرف سے حملہ کردیا انطقنوس اس غیر متوقع
حملہ کا جواب نہ دیسکا مجبور ہوکر لڑائی کے میدان سے پسپا ہوکر قدس شریف
کیطرف بہاگا۔ اثناء راہ مین لشکر کا زیادہ حصہ کام آگیا ہیرودس نے بیت المقدس کا
پہونچکر محاصرہ کرلیا۔ انطقنوس نے سپہ سالاران لشکر روم سے سازش کرنیکی
کوشش کی لیکن ناکام رہا بعد چندے انطیانوس سپہ سالار قیصر کی فارس کی
فتحیابی کی خبر آئی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ وہ کامیابی کے بعد مراجعت کرکے
واپس آرہا ہے اور فرات سے عبور کر آیا ہے ہیرودس یہہ سنکر اپنے بہائی

یوسف کو سیسا سپہ سالار روم کے ساتھہ بیت المقدس کے حصار پر چھوڑ کر انطیالونس
کے استقبال کو روانہ ہوا جسوقت ہیرودس دمشق مین پہونچا یہہ خبر مشہور ہوئی کہ
اسکا بھائی یوسف حصار بیت المقدس مین انطقنوس کے سپہ سالار کے ہاتھہ
مارا گیا اور سیسا سپہ سالار انطیالونس مع لشکر روم پسپا ہوکر دمشق کو آرہا ہے ہیرودس
اس متوحش خبر کو سنکر لوٹ کھڑا ہوا اور انطقنوس کو پہلی ہی لڑائی مین شکست دیکر
میدان جنگ سے بھگا دیا اور بیت المقدس تک اوسکا تعاقب کرتا گیا۔

ان سب واقعات مین سیسا بھی ہیرودس کے ہمراہ تھا یہہ لوگ ایکمدت تک
بیت المقدس کا محاصرہ کئے رہے بالآخر ایکروز چند لشکری شہر پناہ کے دیوار پر
کمند ڈالکر چڑھ گئے نگاہبانونکو قتل کرکے دروازہ کھولدیا ہیرودس اور سیسا نے
شہر پر کامیابی کے ساتھہ قبضہ حاصل کرلیا۔ سیسا نے یہودیون کے قتل پر ہاتھہ
بڑھانا چاہا مگر ہیرودس نے اس فعل سے یہہ کہکر باز رکھا کہ ”اگر تم میری قوم کو
قتل کر ڈالو گے تو مجھکو کس پر حاکم بناؤ گے“ غرض سیسا یہودیون کے قتل سے
باز رہا اور کل مال غنیمت یہودیون کو واپس کردیا ہیرودس نے بیت المقدس
مین بنظر تقرب ایک تاج سونیکا رکھہ دیا اور بہت سا مال نذر مین دیا۔ کامیابی کے بعد
سپہ سالار سیسا انطقنوس کو قید کرکے انطیالونس کیطرف روانہ ہوا۔ انطیالونس
ان دنون شام سے مصر مین آگیا تھا چنانچہ سیسا انطیالونس سے مصر مین ملا اس کے
بعد ہی ہیرودس بھی آگیا اور باجازت انطیالونس۔ انطقنوس کو قتل کرکے
مملکت یہودیہ پر مستقل حکمران ہو گیا انطقنوس کے مارے جانے سے بنی حسمنا کی
کی حکومت منقطع ہوگئی۔ والبقاء للہ وحدہٗ۔

ہیرودس درحقیقت ہیرودس کی اقبالمندی کا ستارہ اوسیوقت سے اوج پذیر
ہو چلا تھا جسوقت سے ہرقالونس پر شاہ فارس نے حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا تھا اور

اوسکو اہل فارس گرفتار کر لے گئے تھے اور اوس کے کان کاٹ ڈالے تھے اس غرض
سے کہ وہ کہونت سے محروم کر دیا جائے چنانچہ یہود نے اسیوجہ سے اسکو معزول کر دیا
لیکن جسوقت ہیرودس بیت المقدس کا حکمران ہوا ہرقانوس کو فارس سے بلاکر
نہایت تعظیم و تکریم سے عزت کی کرسی پر بیٹھایا۔ ہرقانوس کی لڑکی اسکندرہ سکندر
کے عقد مین اور اسکی نواسی مریم نامی ہیرودس کے نکاح مین تھی لیکن چندے ان
دونون کو ہیرودس کیطرف سے بدظنی پیدا ہو گئی جب رفتہ رفتہ یہہ خیال مستحکم
ہو گیا کہ ہیرودس ہرقانوس کے قتل کی فکر مین ہے۔ تو اسکندرہ مریم نے
ہرقانوس کو اس سے آگاہ کر کے بادشاہ عرب کے پاس چلے جانے اور اوس کے
سایۂ امن مین جاکر پناہ گزین ہونے کا مشورہ دیا۔ ہرقانوس نے اس رائے
سے اتفاق کرنے کے بعد ایک شخص کو خط لکھہ کر شاہ عرب کے طرف روانہ کیا۔
اس شخص نے اس عداوت سے کہ ہرقانوس نے اس کے بھائی کو قتل کیا تھا،
ہرقانوس کے خطکو ہیرودس کے روبرو لیجاکر رکھہ دیا۔ ہیرودس نے خط پڑھکر
واپس کر دیا اور یہہ کہا کہ "تم اس خط کو شاہ عرب کے پاس لیجاؤ اور جو کچھہ وہ
جواب دے اوسکو میرے پاس لاؤ" اوس شخص نے ہیرودس کے حکم کی
تعمیل کی شاہ عرب کا جواب اوسکو لا کر دیدیا۔ شاہ عرب نے خط مین آدمیون
کے روانہ کرنے کا وعدہ کیا تھا اور مقام قیام متعین کر دیا تھا۔ ہیرودس نے شاہ
عرب کے آدمیون کو اپنے ملازمین کے ذریعہ سے گرفتار کرا لیا۔ اور یہود کے ستر
شیوخ کو ایک جلسہ مین جمع کر کے ہرقانوس کو طلب کیا اور اوس کے روبرو اوسکا
خط اور شاہ عرب کا جواب پڑھا اور دکھلایا ہرقانوس سے اسکا جواب کچھہ
بن نہ پڑا۔ اوسپر جرم ثابت ہو گیا جس کے پاداش مین ہیرودس نے ہرقانوس کو
اوسیوقت قتل کر ڈالا جبکہ وہ اپنی عمر کے اسّی مرحلے طے کر چکا تھا اور اونکی

حکومت کو چالیس سال گزر چکے تھے - یہی ملوک بنی حسمنائی کا آخری بادشاہ تھا -
اسکندر ابن ارستبلوس کا ایک لڑکا ارستبلوس نامی نہایت حسین اور
خوبصورت اپنی مان اسکندرہ کی کفالت مین پرورش پا رہا تھا اور اسکی بہن
ہیرودس کے عقد مین تھی جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہین - اسکندر کی مان اور بہن کا
دلی مقصود یہہ تھا کہ اسکندر بجائے اپنے جد (نانا) ہرقانوس کے بیت المقدس
مین کاہن مقرر کیا جائے لیکن ہیرودس نے کہونت کو بنی حسمنائی سے منتقل
کرنے کے قصد سے ایک شخص کو عام کاہنون مین سے کاہن اعظم مقرر کر دیا یہہ امر
اسکندرہ بنت ہرقانوس اور اوس کی لڑکی مریم زوجہ ہیرودس کو شاق گزرا -
چونکہ اسکندرہ اور ملکۂ مصر کلبطرہ مین مراسم اتحاد تھے اسوجہ سے اسکندرہ
بتوسط ملکہ کلبطرہ اوس کے شوہر انطیانوس کے سفارش ہیرودس کے پاس
لائی - ہیرودس نے یہہ عذر پیش کیا کہ "کاہن معزول نہین کئے جاتے بفرض
تقدیر اگر ہم کاہنون کے معزول کرنے کا قصد کرین گے تو ہمارے مذہب والے ہماری
مخالفت کرین گے" بعد اس کے اسکندرہ نے انطیانوس کے سفیر سے سازش
کر لی اور اسکو تحایف وہدایا دیکر اس امر کا اقرار لے لیا کہ "وہ انطیانوس کو ہیرودس
کے خلاف برانگیختہ کرے گا اور ارستبلوس کو اپنے پاس طلب کر لیگا" چنانچہ جب
انطیانوس کا سفیر بیت المقدس سے واپس آیا تو اوس نے انطیانوس کے
کان بہرنے شروع کر دیئے اور اوسکو ارستبلوس کے حسن وجمال کا ایسا گرویدہ
کر دیا کہ اوس نے ہیرودس سے ارستبلوس کو طلب کیا اور بصورت عدم روانگی
ارستبلوس - ہیرودس کو اپنی ناراضی کی دہمکی دی - ہیرودس اس سے پہلے
یہہ انتظام کر چکا تہا - کہ کاہن اول کو معزول کر کے ارستبلوس کو کاہن اعظم بنا یا تھا
اسوجہ سے یہہ معذرت پیش کی کہ وہ کاہن بیت المقدس کو چہوڑ کر سفر نہین کر سکتا

اور اگر مین اس امر پر راضی بہی ہوجاؤنگا تو یہود اوسکی سخت مخالفت کرینگے" اسکے بعد
انطیانوس کو ارستبلوس کا خیال جاتا رہا ہیرادس نے کوئی تحریک نہ کی۔

ان واقعات سے ہیرودس در پردہ اسکندرہ بنت ہرقانوس کی نگرانی کرنے لگا۔
بعد چندے اسکندرہ کا ایک خط ہیرودس کے ہاتھہ آگیا جو اوس نے ملکہ کلبطرہ
کے نام روانہ کیا تہا جسمین لکہا تہا کہ "آپ کشتیان معہ چند آدمیون کے ساحل پا خابر
بہیجدیجئے مین معہ اپنی لڑکی کے دو تابوتون مین بشکل میت نکل آؤنگی"۔ ہیرودس
یہ خط پاکر مقابر مین اون تابوتون کا منتظر رہا جب وہ تابوت اسکے طرف ہوکر گذرے
اوس نے اون کو گرفتار کرلیا اور ہیرادس کو معاف کردیا بعد ازان اوسکو یہ معلوم کہ ارستبلوس
نے عید مظال مین مذبح مین آکر لباس قدس پہنا تہا۔ اس سے عام لوگون کا میل خاطر
اوسکے طرف زیادہ ہوا۔ ہیرودس کو اوس سے کشیدگی پیدا ہوگئی در پردہ ارستبلوس کے
قتل کے فکر کرنے لگا۔ اتفاقاً ہیرودس ماہ نیسان مین اریحا گیا اور اپنے ہمراہیون اور مصاحبون
کو وہین طلب کیا از انجملہ ارستبلوس بہی تہا ارستبلوس کو اوسوقت تک شاید یہ خیال بہی نہین
پیدا ہوا تہا کہ ہیرودس میرے قتل کے فکر مین ہے ورنہ دغاباز ہیرودس کے ساتھہ دریا مین نہانے
اوترتا اور نہ اوسکو ہیرودس کے غلام دریا مین ڈبو دیتے ہیرودس بظاہر ارستبلوس کے غرق ہوکر
مرنے سے سخت رنجیدہ ہوا بڑے تجسس سے لاش نکلوائی معقول طور سے تجہیز و تکفین کی غرض
ارستبلوس کی موت اسصورت سے سترہ برس کی عمر مین واقع ہوئی اور اسیوقت سے اسکندرہ
اور اوسکی لڑکی مریم زوجہ ہیرودس کا دل اور ظاہر ہیرودس مین ناصافی پیدا ہوگئی باہم شکوہ و شکایت کے دفتر کہل گئے
ابن کریون کہتا ہے کہ اسکے بعد انطیانوس نے اوغسطش قیصر کی بہن کی اس وجہ سے
کہ انطیانوس نے کلبطرہ سے عقد کرکے مصر پر قبضہ کرلیا اور چونکہ یہ عورت ساحرہ تہی اوسنے
بزور سحر انطیانوس کو اون ملوک کے قتل و قید اور اونکے ملک لینے پر آمادہ کیا
جو اردگرد کے ملکی اور جاگیردار تہے منجملہ اونکے ہیرودس بہی تہا لیکن ہیرودس کے حق مین انطیانوس کوئی خلاف

کارروائی بخوف اوغسطش قیصر نہ کرسکتا تھا کیونکہ اوغسطش قیصر۔ہیرودس کی بیحد عزت
کرتا تھا۔بعد چندے انطیالوس نے ہیرودس کو اوغسطش قیصر کے برخلاف اوبھار کر عہد
شکنی پر آمادہ کردیا اور اوس کو طلب کرکے عرب سے لڑنے کو بھیجدیا اور اوس
کے ہمراہ اینتاون سپہ سالار کلبطرہ کو روانہ کیا اور اوس کو یہ ہدایت کردی کہ میدان
جنگ سے جسوقت لڑائی تیزی کے ساتھہ ہورہی ہو ہیرودس کو تنہا میدان جنگ مین
چھوڑکر بھاگ آنا تاکہ ہیرودس کو اوسکے مخالفین مارڈالین اور اگر یہ بھی بھاگ کھڑا ہوگا
تو ہزیمت کا الزام اوسپر قایم کرکے تخت حکومت سے علیحدہ کردیا جائے گا۔" چنانچہ
اینتاون سپہ سالار نے ایسا ہی کیا مگر ہیرودس ایک سخت اور خونریز لڑائی کے بعد
کامیاب ہوکر بیت المقدس کیطرف واپس ہوا اس کامیابی سے اطراف و جوانب
کے حد سری ملوک نے مصالحت کرلی مگر عرب نے اطاعت قبول نہ کی۔بعد چندے
ہیرودس پھر عرب سے لڑنے کو گیا اور اون پر ایک نام خراج مقرر کرکے واپس آیا
انطیالوس نے جن ایام مین ہیرودس کو عرب سے لڑنے کو روانہ کیا تھا انہین دنون خود
رومیہ کیجانب چلا گیا تھا اور قیصر سے لڑائی چھیڑ دی تھی بالآخر پہلی لڑائی مین اوغسطش قیصر نے
انطیالوس کو گرفتار کرکے مارڈالا اور اوس کے بعد مصر کے طرف بڑھا۔ہیرودس کو اوس کی
پیشقدمی سے سخت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ یہ انطیالوس کا مطیع تھا مگر باین ہمہ اوغسطش
قیصر کی ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے پہلے اپنی ماں اور بہن کو قلعہ شرات مین
اپنے بھائی کے پاس اور اپنی بی بی مریم اور اوس کے ماں اسکندرہ کو
قلعہ اسکندرودین اپنے بہنوئی یوسف کے پاس بھیجدیا اور ایک شخص کو اہل
صور سے جسکا نام سوما تھا اپنی بی بی کے ہمراہ کردیا اور یہ کہدیا کہ اگر قیصر مجکو قتل کرڈالے
تو تم میری بی بی اور ساس کے قتل کرنے مین تاخیر نہ کرنا بعد ازان بکثرت تحائف
اور ہدایا لیکر قیصر کی خدمت مین حاضر ہوا اور اوغسطش قیصر اوس سے

انطیاتوس کے مصاحبت کے وجہ سے کشیدہ خاطر تہا۔ چنانچہ جب یہ قیصری
دربارہ مین حاضر ہوا تو قیصر اُس کو تیز نگاہون سے دیکھکر طیش مین آگیا اور
لپک کر اوسکے سر سے تاج کو اوتار لیا مگر ہیرودس نے کہا اے قیصر مین
انطیاتوس کا مطیع و محب آپ کی عداوت کیوجہ نہ تہا بلکہ عرب کی لڑائی کی وجہ
سے مین نے اُس سے مراسم پیدا کر لئے تہے اگر آپ میرا تاج اوتار لینگے
تو کوئی شخص مجھے سرفراز نہین کر سکتا اور اگر مجھے بحال رکہین گے تو مین
مشکور ہونگا۔ قیصر اس تقریر سے خوش ہو گیا اور اوسکو کمال عنایت سے مہم
مصر پر اپنی لشکر کا سپہ سالار مقرر کر کے روانہ کیا۔ اور جب ہیرودس نے
مصر پر قبضہ حاصل کر کے کلیطرہ کو قتل کر ڈالا تو قیصر نے ہیرودس کو کل وہ
ممالک دیدیئے۔ انطیاتوس کے قبضہ مین تہے۔ ان واقعات کے بعد ہیرودس
اپنے دار السلطنت بیت المقدس کیطرف واپس آیا اور قیصر رومہ کے جانب چلا گیا۔
ابن کریون کا بیان ہے کہ ہیرودس کے بیت المقدس مین واپس آنیکے بعد اسکے متعلقین قلعہ اسکندریہ
سے مع اپنے بہنوئی یوسف اور سوماصوری کے بیت المقدس مین آئے چونکہ اونہون نے ہیرودس کا
راز اور ہرقانوس اور استبلوس کے واقعات قتل۔ ہیرودس کی بی بی اور ساس سے
کہدیئے تہے اسوجہ سے وہ دونون سوماصوری کی بیحد ممنون اور مانوس
ہو رہی تہین پہر ہیرودس کی بہن نے اوسکی بی بی مریم کو سوماصوری کے
ساتہہ متہم کیا لیکن ہیرودس کو اس امر کا یقین نہ ہوا کیونکہ اولاً ان دونون مین پہلے
سے مناقشہ چلا آرہا تہا اور ثانیاً ہیرودس کو اپنی بی بی کی عفت پر بہروسا پورا پورا تہا
بعد چندے جب ہیرودس کو سوماصوری اور اوسکے بہنوئی کی فنازش سے
آگاہی ہو گئی تو اسکا وہ شبہہ قوی ہو گیا جو اوسکی بی بی کیطرف سے اوسکی بہن نے
پیدا کرنا چاہا تہا مگر تاہم بہ تامل اور غور سے کام لیتا رہا تا آنکہ بعض عورتون نے

اسکے بہن کے اشارہ سے یہ بیان کیا کہ مسموم تیر سے کہانے مین سوما اور
یوسف کی سازش سے زہر ملایا چاہتی ہے۔ ہیرودس نے اس کی خفیہ تحقیقات
کی اور اس واقعہ کو صحیح پاکر اپنے بہنوئی یوسف اور سوما صورہی کو اوسی دن
قتل کر ڈالا۔ اور اپنی بی بی کو پہلے تو چھوڑ دیا مگر پھر کچھ سوچ اور سمجھکر اوس کو
بھی مار ڈالا۔ اور پھر خود کردہ پر پشیمان ہوا۔ بعدازان اسی قسم کی افواہی خبرین
اس کی ساس اسکندرہ کے نسبت بھی سنی گیئن اوسنے اوس کو بھی قید حیات
سے آزاد کر کے دوسرے عالم مین پہونچا دیا اور ادوم مین بجاے اپنے
بہنوئی کے ایک دوسرے شخص کو حاکم مقرر کیا جس کا نام کرسوس تھا اور اسی
کے ساتھ اپنی بہن کا عقد کر دیا۔ کرسوس۔ ادوم مین پہونچکر دین موسوی
سے منحرف ہو گیا اور اوس طریقہ کو ترک کر دیا جس کی تعلیم ہرقانوس نے کی
تھی اور اہل ادوم کو بت پرستی کے طرف مائل کر دیا اور ہیرودس کی بہن کو
طلاق دے دیا ہیرودس کی بہن اپنے بہائی کے پاس چلی آئی اور ان کل
واقعات سے اوس کو مطلع کیا اور یہ بھی ظاہر کیا کہ کرسوس کے پاس بنی حسمنائی
کے وہ لوگ مجتمع ہو رہے ہین جو بارہ برس سے سلطنت و حکومت کی خواہش
کر رہے ہین۔ ہیرودس یہ سنکر سخت برہم ہوا اور اوسی وقت ادوم کے طرف
بڑھا اور وہان پہونچکر کرسوس کو گرفتار کر کے قتل کر ڈالا اور بنی حسمنائی کے
ادن لوگون کو سر دربارہ طلب کر کے ادن کے لئے سزاے موت تجویز کی
جو کرسوس کے پاس بہ طمع ملک و سلطنت جمع ہو رہے تھے علاوہ ان کے
اور بھی یہودیون کے چند نامی سردارون اور رئیسون کو قتل کیا جو اوس کے
خلاف کرسوس سے سازش رکھتے تھے۔ اس واقعہ کے بعد ہیرودس کی
حکومت مستحکم ہو گئی اور لوگون پر اوس کا رعب چھا گیا۔ بعد اس کے اس مین بھی

بیدینی آگئی دمصایارتوریتا پر کاہلی سے عمل کرنے لگا بیت المقدس کا شہرپناہ
درست کرایا اور ایک مکان بنواکر اوس مین مختلف قسم کے جانور صحرائی چھوڑا دیے
کبھی کبھی اون جانورون سے لڑنے کو بعض آدمی چھوڑ دیئے جاتے تھے
عوام الناس کو اوس کا یہ فعل ناگوار گذرا - اہل دولت نے اوس کے قتل کی فکر
کی لیکن ناکام رہے - ہیرودس چونکہ لوگون کے حالات کا مستفسر اور اون کا
نگران رہتا تھا اس وجہ سے اوس کی ہیبت عوام الناس کی نظرون مین دوچند
بڑھ گئی - اس کے عہد حکومت مین یہودیون سے ربانیون کا بہت بڑا دور
دورہ تھا اور گروہ عباد معروف بہ حسید کو بھی اوس کے کامون مین دخل تھا
اور اون کا مناحیم نامی پیشوائی کر رہا تھا جس نے اوس کے لڑکپن ہی مین
حکومت و سلطنت کی پیشین گوئی کی تھی اور اوس کے اور اوسکی قوم کے
حق مین دعا کی تھی چنانچہ ایسا ہی ہوا - اتفاق وقت سے جب ہیرودس کے
زمانہ حکومت مین قحط پیدا ہوا اور خلق اللہ گرانی و عدم دستیابی غلہ سے
بھوکھو مرنے لگی تو اس نے غلہ کے ذخایر کھول دیئے اور تمام اطراف و جوانب
مین غلہ پھیلا دیا - قیصر نے بھی قحط کا حال سنکر مصر اور روما کے اطراف سے
بیت المقدس کی طرف غلہ بھیجنے کی منادی کرادی اور براہ دریا کشتیان
غلہ سے بھری ہوئین بیت المقدس کو بھیجنے لگا - ہیرودس کو اس سے
بہت بڑی تقویت ملگئی اور اوس نے نہایت معقول قحط کا انتظام و انسداد کیا
بوڑھے - یتیم بچے - بیوہ عورتون - مساکین - فقرا - محتاجین کے لیے روزینہ غلہ
بھونچاتا رہا - علاوہ اپنی قوم کے دوسرے مذہب کے پچاس ہزار آدمیون
کو یومیہ کھانا دیتا تھا تاآنکہ قحط بالکل زایل ہوگیا اور عالم مین اس کا ذکر نیکی اور
نیک نامی سے ہونے لگا -

ابن کریون کہتا ہے کہ جب اس کی حکومت مستقل ہو گئی اور اس کے غلبہ کو
لوگون نے تسلیم کر لیا۔ تو اودس نے اوس ہیئت و شکل پر بیت المقدس کے
بنانے کا قصد کیا۔ جس صورت پر سلیمان ابن داؤد علیہما السلام نے بنوایا تھا۔ کیونکہ
جس وقت یہود با جازت کورش بیت المقدس کو واپس آئے تھے تو
بیت المقدس بنانے کے لئے ایک مقدار معین کر دی گئی تھی جو کہ سلیمان علیہ السلام
کے حدود تک نہ پہونچتا تھا ہیرودس نے تعمیر کرانے سے پہلے آلات و اسباب
اور معمارون کو چہہ برس کی مدت مین مجتمع کیا اور ایک ہزار کاہنون کو قدس شریف
کے اردگرد بٹھا دیا تا کہ کوئی غیر اوس مین نہ آنے پائے بعد ازان اوس
نے بیت المقدس کو منہدم کرا کے جناب سلیمان علیہ السلام کے بنائے کے
موافق آٹھ برس کے عرصہ مین از سر نو بنوایا اور بعض مقامات پر جیسا اوس
کے دل نے چاہا کسی قدر اضافہ بہی کیا۔ جب بیت المقدس بنکر طیار ہو گیا تو
تو اوس نے قربانیان کین اور مدتون فقراء و مساکین کو کہانا کہلواتا رہا یہ زمانہ
اوس کے حکومت کے بہترین زمانون سے شمار کیا جاتا ہے۔

ابن کریون کہتا ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہیرودس کو اوس کے
اولاد کے قتل مین مبتلا کیا اس طرح پر کہ مریم بنت اسکندرہ کے بطن سے اسکے
دو لڑکے تھے ایک کا نام اسکندر اور دوسرے کا ارستبلوس تہا یہ دونون بہائی
اپنی مان کے قتل کے وقت رومہ مین زبان رومی سیکھ رہے تھے
جب یہ دونون رومہ سے واپس آئے اور اپنی مان کے مارے جانیکا
حال سنا تو انکو اپنے باپ ہیرودس سے کینہ پیدا ہو گیا۔ ہیرودس کا ایک لڑکا
اور بہی تہا جو اپنے دادا کے نام پر بہ اسم انطفتر موسوم تہا اوس کو اوسکی
مان ارسیلس نے مریم کی وجہ سے ایک دوسرے شہر مین ٹھیرا رکہا تہا

جب مریم قتل کردی گئی اور ارسطبس ہیرودس کے آنکھون مین زیادہ عزیز ہوئی تو اوس کا لڑکا انطفتر قدس شریف مین آیا ہیرودس نے اوس کو اپنا دل عہد بنا لیا۔ اس مصلحتاً اپنے دونون بہائیون سے آمد و رفت اور مراسم برابر جاری رکہے اس خیال سے کہ یہ دونون اپنے باپ کے قتل کرنے کے فکر مین تہے بعد چندے ہیرودس ان دونون سے ناراض ہو کر اوغسطش قیصر طرف چلا اور اوس کے ہمراہ اوس کا لڑکا اسکندر بہی تہا۔ دونون نے اوغسطش قیصر سے شکایت کی مگر اوس نے باہم صلح کرا دیا اس وجہ سے ہیرودس بیت المقدس کو واپس آیا اور اوس کو اپنے تینون لڑکون پر تقسیم کر دیا اور اون کو اور عام آدمیون کو وصیت کی اور اون سے مخالطت نہ کرنے کا عہد لیا اس خوف سے کہ اون کی باہم مخالطت سے کوئی جدید بات نہ پیدا ہو انطفتر باوجود اوس کے اپنے دونون بہائیون سے بظاہر ملا رہا اور در پردہ اون کے مخالف کارروائی کرتا رہا اس معاملہ مین اس کا چچا فرورہ اور اس کی بہوپہی سلومنت بہی شریک تہی اور اس کے باپ سے اس کے دونون بہائیون کی اس قدر شکایت کی کہ اوس نے اون کو آزاد کر دیا۔ جب اس واقعہ کی خبر ارسلاوش بادشاہ کفتور کو پہونچی جس کی لڑکی اسکندر کے عقد مین تہی تو وہ ہیرودس کے پاس آیا اور اوس کو اوس کے بہائی فرورا اور بہن سلومنت کی سازش سے مطلع کیا۔ ہیرودس پر جب یہ واقعات منکشف ہو گئے تو وہ اپنے بہائی سے ناراض اور اپنے دونون لڑکون اسکندر اور ارسطبلوس سے راضی ہو گیا ارسلاوش کا شکریہ ادا کیا اس کے بعد ارسلاوش اپنے شہر کو واپس آیا باین ہمہ انطفتر اپنی کوششون اور در پردہ ان کی مخالفت مین مصروف رہا اور برابر اپنے باپ کو ان کے طرف سے برانگیختہ کرتا رہا تا آنکہ ہیرودس نے دوبارہ

اسکندر اور ارسٹبلوس سے ناراض ہوکر قید کردیا اور اپنے ہمراہ روپیہ لیے گیا پس اراکین
دولت کو انطفتر کا یہ فعل ناگوار گذرا انطفتر نے لگی بہی شکایت اپنے باپ ہیرودس سے
کردی اور یہ ثابت کردیا کہ ان بعض اراکین دولت نے بہ سازش اسکندر بذریعہ حجام
تیری موت کی فکر کی ہے اور اس کے عوض میں اوس کو بہت مال و اسباب دینگے
کہا ہے۔ ہیرودس نے اراکین دولت کو سعادن کے خاندان سے اور حجام کو قتل کرڈالا
بعد ازان اپنے دونون لڑکے اسکندر اور ارسٹبلوس کو قید کر کے مقطلیہ پر صلیب دیدی
اسکندر کے دو لڑکے بنت ارسلاوش کے بطن سے تھے ایک کا نام کوبان اور
دوسرے کا نام اسکندر تھا اور ارسٹبلوس کے تین لڑکے اغرباس ہیرودس ارسٹبلوس تھے
ہیرودس اپنے لڑکون کے قتل کے بعد بہت پشیمان ہوا اور ان کے اولاد
پر حد سے زیادہ مہربان ہوا۔ کوبان بن اسکندر کا عقد اپنے بھائی قدودا کی لڑکی سے
اور ارسٹبلوس کی لڑکی کا عقد انطفتر کے لڑکے سے کردیا اور اپنے بھائی قدودا اور
لڑکے انطفتر کو ان کی کفالت اور ان سے بسلوک پیش آنے کے تاکیدی حکم دیا
لیکن ان دونون کو ہیرودس کا یہ حکم شاق گذرا چنانچہ اونھون نے اس حکم کی پابندی نکی اور تا امکان
موقع پاکر ہیرودس کو قتل کرڈالنے کا باہم عہد و پیمان کرلیا۔ بعد چندے ہیرودس نے
انطفتر کو قسطنطنیہ قیصر کے پاس کسی ضرورت سے بھیجدیا اس کے چلے جاتے پر
قدودا کی سازش اور ارادے سے آگاہی ہوگئی۔ اوس نے قدودا کو اوس کے
مکان مین قید کردیا۔ قدودا قید مین بیمار ہوکر مرگیا ہیرودس کو جس کے مرنے پر یہ معلوم
ہوا کہ انطفتر اور قدودا نے ارسٹیس اور انطفتر کے روبرو باہم عہد پیمان کیا تھا اور انطفتر کے خزانچی کے
ذریعہ سے اوسکے قتل کی فکر کی تھی ہیرودس نے خزانچی کو طلب کر کے استفسار کیا خزانچی کل حال کہدیا اور یہ بتایا
کہ تیرے قتل کے لیے مصر سے زہر منگوایا گیا تھا اور وہ اوس وقت تک قدودا کی بی بی کے
پاس موجود ہے۔ قدودا کی بی بی بہی شہادت کے غرض سے بلائی گئی اوس نے بھی